# بے اختیار خلیفہ کی حقیقت

ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

٢٦
ب

ادارۃ الاسلام کیماڑی کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

# بے اختیار خلیفہ کی حقیقت

www.kitabosunnat.com

تالیف
ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ

ادارۃ الاسلام کیماڑی کراچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب

# بے اختیار خلیفہ کی حقیقت

تالیف ______ [illegible]

اشاعت ______ 2021ء

المکتبۃ الرحمانیۃ
[illegible]
34171

ادارۃ الاسلام [illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فہرست مضامین


⊙ ابتدائیہ ---------- 5

❀ **حصہ اول:** چند اہم اور بنیادی اُصول ---------- 6

⊙ باطل فرقوں کی ریشہ دوانیاں ---------- 11

⊙ تکفیری فرقہ خوارج کے خدوخال ---------- 13

⊙ تکفیری جماعتیں ہر دور میں پیدا ہوتی رہیں گی ---------- 15

⊙ یہ باطل فرقے مدینہ کے مشرق سے نکلتے رہیں گے ---------- 16

⊙ گمراہ کرنے والے امام ---------- 18

⊙ بے اختیار خلیفہ کی حقیقت ---------- 22

⊙ دو خلفا کی بیعت؟ ---------- 33

⊙ خلیفہ طاقت و اقتدار کا مالک ہوتا ہے ---------- 35

⊙ امام مہدی ---------- 39

⊙ جناب تنویر اختر صدیقی صاحب کے سوالات ---------- 43

❀ **حصہ دوم:** بے اختیار خلیفہ کی حقیقت کا جواب......الجواب ---------- 53

⊙ مقدمہ ---------- 55

⊙ الجواب بعون الوہاب ---------- 57

⊙ دور نبوت اور دور خلافت میں فرق ہے؟ ---------- 64

⊙ اگر خلافت موجود نہ ہو تو پھر اہل اسلام کیا طرز عمل اختیار کریں گے؟ ---------- 66

⊙ دین کی سربلندی کے لیے دعوت و تبلیغ کا طریقہ کار اختیار کیا جائے ---------- 68


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



⊙ خلیفہ اور نائب کی مثالیں ---------- 70
⊙ شرائط خلافت ---------- 73
⊙ حدیث تسوسھم الانبیاء سے استدلال ---------- 78
⊙ خلیفہ کی بیعت کے متعلق ایک اہم نکتہ ---------- 79
⊙ خلیفہ کے لیے خلافت کا ہونا بنیادی شرط ہے ---------- 90
⊙ فتنۂ تکفیر ---------- 97
⊙ آخری بات......ایک انتہائی اہم نکتہ؟ ---------- 104

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# ابتدائیہ

الحمدللہ! میں نے اکتوبر ۱۹۸۹ء میں جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) کراچی کی اصلاح کے لیے ایک کتاب الفرقۃ الجدیدۃ جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) کے بانی مسعود احمد (بی، ایس، سی) کا علمی محاسبہ تحریر کی تھی۔ اس جماعت کے امیر کا یہ دعویٰ تھا کہ ان کی جماعت، جماعت المسلمین ہے، اور نبی ﷺ نے جماعت المسلمین اور اس کے امام سے چمٹنے کا حکم دیا ہے۔ موصوف نے صحیح بخاری کی حدیث تلزم جماعة المسلمين و امامهم سے غلط استدلال کرتے ہوئے اپنی جماعت اور امیر کو اس حدیث کا مصداق قرار دیا، اور اس طرح موصوف نے اپنی جماعت کے علاوہ دیگر تمام اہل اسلام کو غیر مسلم قرار دے ڈالا، اور اس پُرفتن دور میں یہ ایک بدترین خارجیت ہے۔ اس کتاب میں موصوف کے اس غلط استدلال کا علمی و تحقیقی جواب دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے منظر عام پر آنے سے تحقیقی ذہن رکھنے والے علماء وطلباء اور عوام الناس نے اس کتاب سے خوب خوب استفادہ کیا، اور اس طرح یہ کتاب لوگوں کی اصلاح کا ایک ذریعہ بن گئی۔ اس کتاب کے بعد خلاصۃ الفرقۃ الجدیدۃ اور موصوف کے الفرقۃ الجدیدہ پر لکھے گئے ایک کتابچہ کا جواب بھی شائع کیا گیا۔

اس کے بعد کچھ دوستوں نے ایک دوسری جماعت المسلمین کا تعارف کروایا اور بتایا کہ اس جماعت کے امیر کو یہ لوگ خلیفہ کہتے ہیں اور اس کے ہاتھ پر بیعت کا سلسلہ ہنوز جاری و ساری ہے۔ چنانچہ اس جماعت کے ردّ میں میرا ایک مضمون ماہنامہ الحدیث مارچ ۲۰۰۶ء کے بائیسویں شمارہ میں شائع ہوا، اور اس کے بعد اس مضمون کو ''مقالات الحدیث'' میں بھی شائع ہونے کے کئی سال بعد اس کا جواب جناب عبدالرزاق صاحب نے تحریر کیا۔ چنانچہ اس کا جواب الجواب بھی لکھ دیا گیا ہے، اور اب یہ دونوں مضامین کتابی شکل میں شائع کیے جا رہے ہیں، اور اس کتاب کے شائع کرنے کا مقصد صرف اور صرف اصلاح ہے، اور مجھے اُمید ہے کہ اہل خلافت بھی میری اس کوشش کو تحسین کی نظر سے دیکھیں گے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ

ان أُريد ألا الاصلاح مااستطعت وما توفيقى الا بالله عليه توكلت واليه انيب . هذا ما عندى والله اعلم بالصواب .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**حصہ اول:**

# چند اہم اور بنیادی اُصول

جناب تنویر اختر صدیقی صاحب کی طرف سے ''خلیفہ والی جماعت'' کے متعلق ایک سوالنامہ موصول ہوا، چنانچہ اس سوالنامہ کے جوابات سے پہلے چند گزارشات پیش خدمت ہیں، تاکہ اس وضاحت سے اس نو وار د فتنہ کو سمجھنے میں مدد مل سکے۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا اَوْيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا.))

''(نیک) اعمال میں جلدی کرو ان فتنوں کے پیش آنے سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے (کہ اس وقت) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا، کیونکہ وہ اپنے دین کو دنیا کی تھوڑی سی متاع کی خاطر بیچ ڈالے گا۔'' ❶

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ فتنوں کے دور میں ایمان کو بچانا اور اسے محفوظ رکھنا ایک مشکل کام ہوگا، کیونکہ ایسے فتنے سرگرم عمل ہو جائیں گے جو اَھواء (نفسانی خواہشات) کے تابع ہوں گے اور اہواء کے مطابق قرآن و حدیث کا مطلب بیان کریں گے اور اس سلسلہ میں عقل اور فلسفہ کا سہارا بھی لیں گے اور اس طرح وہ باطل فرقوں کی بھرپور تر جمانی کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے تہتر فرقوں کا ذکر فرمایا جن میں بہتر جہنمی ہوں گے اور ایک جنتی، اور وہ جنتی (فرقہ) الجماعۃ (اہل حق کی جماعت) ہوگی، اس حدیث کے

❶ مسلم ترقیم دارالسلام ح ۳۱۳ کتاب الایمان، الترمذی ح ۲۱۹۵، مسند احمد ۲/۲۰۴، ۳۰۳، ۵۲۳، مشکوٰۃ المصابیح ح ۵۳۸۳، ابو عوانہ ۱/۵۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دوسرے الفاظ یہ ہیں:

((وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارىٰ بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ وَقَالَ عَمْرٌو الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ.)) ❶

''میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن میں اہواء (نفسانی خواہشات کی پیروی) ایسے سما جائے گی جیسے باؤلے کتے کے کاٹنے سے ہڑک کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ (اس حدیث کے راوی) عمرو بن عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہڑک کی بیماری انسان کی ہر رگ اور جوڑ میں سما جاتی ہے یعنی کوئی رگ اور جوڑ اس سے محفوظ نہیں رہتا۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اس امت میں ایسی جماعتیں اور فرقے پیدا ہو جائیں گے جو اہواء (نفسانی خواہشات) کے غلام ہوں گے اور یہ خواہشات ان کے رگ و پے میں اس طرح داخل ہو جائیں گی جیسے ہڑک کی بیماری انسان کے رگ و ریشہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث کے وہ معنی و مطالب بیان کریں گے جن کا تقاضا ان کی نفسانی خواہشات کریں گی۔ اس طرح یہ فرقے قرآن و حدیث کے معنی و مطالب کو بگاڑ دیں گے اور اصل دین سے دور ہو جائیں گے۔ اور لوگوں کو باور کروائیں گے کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں بس وہی قرآن و حدیث ہے اور جو لوگ ان کی آراء سے اختلاف کریں گے انہیں وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج (یا فاسق و فاجر) قرار دیں گے۔

ماضی میں اس کی مثالیں خوارج، روافض، جبریہ، قدریہ، مشبہہ، معطلہ وغیرہ باطل فرقے ہیں اور موجودہ دور میں بہت سی جماعتیں اسی مشن پر رواں دواں ہیں، مثال کے طور پر منکرینِ حدیث کے مختلف فرقے، منکرین عذاب قبر، عثمانی برزخی فرقہ، جماعت المسلمین رجسٹرڈ وغیرہ،

❶ ابو داود کتاب السنة ح ٤٥٩٧، الصحیحة ح ٢٠٤، المستدرك ١/ ١٢٨، مسند احمد ٤/ ١٠٢، الدارمی: ٢/ ٢٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یہ فرقے بھی قرآن و حدیث میں تحریف کر رہے ہیں اور ان کے خود ساختہ معنی و مطالب بیان کر رہے ہیں اور انسانی خواہشات کے بُری طرح غلام بن چکے ہیں نفسانی خواہشات کے متعلق قرآن کریم کی بعض آیات ملاحظہ فرمائیں:

﴿اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (الجاثية: ٢٣)

''پھر کیا تم نے اس شخص (کا حال بھی) دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا الٰہ بنا لیا اور اللہ نے، علم کے باوجود اسے گمراہ کر دیا اور اس کے کانوں اور دلوں پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اللہ کے بعد اب کون اسے ہدایت دے گا؟ کیا تم لوگ کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی خواہشاتِ نفس کا پیروکار بن جائے تو وہ علم کے باوجود گمراہ ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دے گا اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دے گا۔ ایسے شخص کو اللہ کے سوا اب کون ہدایت دے سکتا ہے؟

﴿وَ لَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (البقرة: ١٤٥)

''اور اگر تم نے اس ''العلم'' کے بعد بھی جو تمہارے پاس آچکا ہے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو تب تمہارا شمار یقیناً ظالموں میں ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ آپ صرف اس ''العلم'' یعنی قرآن و حدیث کی پیروی کریں جو اللہ کی طرف سے بذریعہ وحی آپ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر آپ نے قرآن و حدیث کو چھوڑ کر ان لوگوں کی نفسانی خواہشات پر عمل کیا تو اس وقت آپ کا شمار بھی ظالموں میں ہوگا۔ گویا پوری امت کو آگاہ کر دیا گیا کہ قرآن و حدیث کی پیروی ضروری ہے اور نفسانی خواہشات سے دور رہنا بھی از حد ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



﴿وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُونَ﴾ (المومنون: ۷۱)

''اور اگر حق ہی ان کی خواہشات کا پیرو ہو جائے تو زمین و آسمان اور ان کے درمیان ہر چیز درہم برہم ہو جائے حق تو یہ ہے کہ ہم نے انہیں ان کی نصیحت پہنچادی ہے، لیکن وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں۔''

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ (المتوفی ۸۳ھ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ستفترق أمتي على بضع و سبعين فرقة اعظمها فرقة قوم يقيسون الأمور برأيهم فيحرمون الحلال ويحللون الحرام.)) ❶

''میری امت ستر سے کچھ زائد فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سب سے زیادہ افتراق کرنے والی وہ قوم ہوگی جو (دینی) امور میں اپنی رائے کو داخل کرے گی، پس حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے گی۔''

اور ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بالکل صادق آتا ہے:

**عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول:** ((ان الله لا يقبض العلم انتزاعًا ينتزعه من العباد و لكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يبق عالمًا اتخذ

---

❶ المستدرك ٤/٤٣٠، المعجم الكبير للطبراني ١٨/٥١، قال حمدى عبدالمجيد السّلفي: ومن طريقه رواه الخطيب فى الفقيه والمتفقه ١/١٧٩، ١٨٠، ورواه الخطيب ايضاًفى تاريخ بغداد ١٣/ ٣١١،٣٠٧؛ من طرق متعددة ورواه البيهقى فى المدخل ح ٣٥٣٤ و ابن البرفى جامع بيان العلم ٢/١٦٣، وابن حزم فى الرسالة الكبرى فى ابطال القياس و البزار ١٧٢۔ كشف الاستار وقال فى المجمع ١/١٧٩: "ورواه الحاكم ٤/٤٣٠ ح ٨٣٢٥، وصححه على شرط الشيخين، حاشيه المعجم الكبير للطبراني ١٨/٥٠) (وهو حديث حسن).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



الناس رؤوسًا جهالًا فسئلوا فأفتوا بغير علم فضلوا وأضلوا . )) ❶

عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانہ میں) اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دل و دماغ سے اس کا نکال لے بلکہ علم کو اس طرح اٹھائے گا کہ علماء (حق) کو اٹھالے گا حتی کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشا بنالیں گے اور ان سے دین کی باتیں پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

☆......☆......☆

❶ بخاری: ۱۰۰ ـ مسلم: ۲٦۷۳ ـ وترقيم دارالسلام: ٦۷۹٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باطل فرقوں کی ریشہ دوانیاں

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول سیّدنا محمد ﷺ کو دین حق دے کر مبعوث فرمایا، تاکہ اس دین حق یعنی اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ ۞ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۞﴾ (التوبة : ٣٢ ـ ٣٣)

''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں لیکن اللہ کو یہ بات منظور نہیں۔ وہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا، خواہ یہ بات کافروں کو کتنی ہی بری لگے۔ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اس دین کو سب ادیان پر غالب کر دے، خواہ یہ بات مشرکوں کو کتنی ہیں ناگوار ہو۔''

ان آیات سے معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین، اسلام کے نور کو بجھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے، لیکن وہ اللہ کے دین کو کبھی مٹا نہیں سکتے، کیونکہ یہ دین دنیا میں غالب ہونے کے لیے آیا ہے مغلوب ہونے کے لیے نہیں۔

کفار و مشرکین کے علاوہ ایک تیسرا گروہ جسے منافقین کہا جاتا ہے اس نے بھی اسلام کو نقصان پہنچانے اور مٹانے کے لیے خفیہ پروگرام مرتب کئے اور اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا، منافقین نے ہمیشہ آستین کے سانپ کا کردار ادا کیا۔ اور انہوں نے اسلام کو کفار و مشرکین سے بھی زیادہ نقصان پہنچایا۔ اور اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات تک کو بدلنے کے مکروہ کوششیں کیں اور اسلام کے خلاف ایسی سازشیں کیں کہ جس کا حقیقت سے کچھ بھی تعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہ تھا۔ مثلاً یہ کہ خلافت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خلافت کی وصیت فرما دی تھی اور آپ وصیٔ رسول تھے، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے خلافت چھین لی تھی اور اسی طرح یہ بات کہ تمام صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ (نعوذ باللہ من ذلک) سوائے تین صحابہ کرام کے اور ظاہر بات ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی مسلمان نہ رہے تو پھر ان کا پیش کردہ قرآن و حدیث کب درست اور حق ہوسکتا ہے؟ اس طرح ان منافقین نے شجر اسلام کی جڑیں کاٹنے کی بھرپور کوشش کی۔ اس فرقہ کے علاوہ ایک دوسرا فرقہ بھی معرض وجود میں آیا جسے خوارج کہا جاتا ہے۔ اس فرقہ نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور قرآن کریم کو ماننے کا زبردست دعویٰ کیا، لیکن احادیث رسول کا انکار کر دیا۔ اور توحید کا تو ایسا زبردست نعرہ لگایا کہ انہیں اپنے خود ساختہ نظریات کے علاوہ ہر چیز شرک نظر آنے لگی، اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ (حکم صرف اللہ کا چلے گا) کا نعرہ بلند کر کے انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسی مقدس ہستیوں کو بھی کافر قرار دے ڈالا اور بالخصوص سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو کھلم کھلا کافر کہا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اس استدلال کے متعلق فرمایا تھا:

((كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ .)) ❶

''(یہ) کلمہ حق ہے لیکن ان کا ارادہ اس سے باطل ہے۔''

یعنی انہوں نے اس کا مفہوم غلط اخذ کر لیا ہے اور اسی غلط مفہوم کو وہ دوسروں پر بھی مسلط کرنا چاہتے ہیں۔

☆......☆......☆

❶ مسلم: ۱۰۶۶/۱۵۷۔ او ترقیم دارالسلام: ۲٤٦٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# تکفیری فرقہ خوارج کے خدوخال

اس تکفیری فرقہ کے متعلق نبی ﷺ نے یہ پیشین گوئی فرمائی:

(۱)...... علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((یخرج قوم من امتی یقرء ون القرآن لیس قراء تکم الی قراء تھم بشئی ولا صلوتکم الی صلوتھم بشئی ولا صیامکم الی صیامھم بشئی یقرؤون القرآن یحسبون انه لھم وھو علیھم لا تجاوز صلوتھم تراقیھم یمرقون من الا سلام کما یمرق السھم من الرمیة .)) ❶

''میری امت سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے ایسا کہ تمہارا قرآن پڑھنا ان کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہ رکھے گا اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے مقابلے میں کچھ اہمیت رکھے گی وہ قرآن پڑھ کر یہ سمجھیں گے کہ قرآن ان کے لیے حجت ہے، جبکہ قرآن ان کے خلاف حجت ہوگا۔ نماز ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔''

(۲)...... صحیح بخاری کی ایک روایت میں سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(ذوالخویصرہ کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا:) اس کے جوڑے سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں حقیر سمجھو گے اور تم اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابل ناچیز سمجھو گے، وہ قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے

❶ مسلم: ۱۰۶۶/۱۵٦۔ وترقیم دارالسلام: ۲٤٦۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نیچے نہیں اترے گا، یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے زوردار تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے، اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز (خون وغیرہ) نظر نہ آئے گی اور تیر کے دیگر حصوں میں بھی کچھ نظر نہ آئے گا۔ بالکل اسی طرح ان لوگوں پر بھی دین کی کوئی علامت موجود نہ ہوگی۔ ❶

(۳)...... ایک اور روایت میں ہے کہ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اور اگر میں ان کو پالوں تو انہیں قوم عاد کی طرح قتل کر دوں گا۔ ❷

(٤)...... سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے۔''

((ثم لا يعودون فيه وهم شر الخلق و الخليقة .)) ❸

''اور پھر وہ دین میں واپس پلٹ کر نہیں آئیں گے اور وہ ساری مخلوق سے بدتر ہوں گے۔''

(۵)...... سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((سيخرج قوم في آخر الزمان أحداث الأسنان ، سفهاء الأحلام يقولون من خير قول البرية لا يجاوز ايمانهم حناجرهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية فأينما لقيتموهم فاقتلوهم فان في قتلهم أجرًا لمن قتلهم يوم القيامة .)) ❹

---

❶ صحیح بخاری: ٣٦١٠.
❷ صحیح بخاری: ٣٣٤٤.
❸ مسلم: ٢٤٦٩، ابن ماجه: ٧٠.
❹ صحیح بخاری کتاب استتابة المرتدين و المعاندين و قتالهم باب ٦، قتل الخوارج والملحدين ح ٦٩٣٠، کتاب المناقب باب ٢٥، علامات النبوة ح ٣٦١١، صحیح مسلم ح ٢٤٦١، مشكاة المصابيح ح ٣٥٣٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”آخری زمانے میں ایسے لوگ نکلیں گے جو نوعمر، کم عقل (جاہل، بے وقوف) ہوں گے، بات تو سب مخلوق سے اچھی کریں گے (لوگوں کی خیر خواہی و بہتری کی بات کہیں گے۔) لیکن ان کی ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ تم ان کو جہاں بھی پاؤ قتل کر ڈالو بے شک ان کے قتل کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن اجر ہے۔“

سیّدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی یہ الفاظ ہیں:

((يخرج في آخر الزمان قوم كأن هذا منهم .)) ❶

”آخری زمانہ میں ایک قوم نکلے گی گویا کہ یہ اسی میں سے ہے (جس نے نبی ﷺ کی تقسیم پر اعتراض کیا تھا۔) یہ لوگ قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔“

(٦)...... سیّدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

((الخوارج كلاب النار .)) ❷

”خوارج جہنم کے کتے ہیں۔“

اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی اس طرح کے الفاظ ہیں۔ ❸

## تکفیری جماعتیں ہر دور میں پیدا ہوتی رہیں گی:

(٧)...... سیّدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((لايزالون يخرجون حتى يخرج آخرهم مع المسيح الدجال .)) ❹

---

❶ النسائي: ٤١٠٨۔ واسناده حسن.

❷ ابن ماجه: ١٧٣۔ وهو حديث حسن.

❸ الترمذي: ٣٠٠٠ وسنده حسن، ابن ماجه: ١٧٦، المشكوة: ٣٥٥٤.

❹ النسائي: ٤١٠٨، مسند احمد ٤/٤٢١، ٤٢٥، المستدرك: ٢/١٤٨، وقال الأستاذ ☜☜☜

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



''یہ (خارجی، تکفیری) ہمیشہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے آخری لوگ دجال کے ساتھ نکلیں گے۔''

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں ان تکفیری جماعتوں کا دعویٰ کتاب اللہ کے ماننے کا ہوگا، لیکن اہل اسلام کی دشمنی کی وجہ سے ان پر ایسا وقت بھی آ جائے گا کہ یہ کتاب اللہ کو چھوڑ کر کھلم کھلا کفر (وتکفیر) کے علمبردار بن جائیں گے۔

## یہ باطل فرقے مدینہ کے مشرق سے نکلتے رہیں گے:

(۸)...... ((عن سهل بن حنيف قال: سمعت النبي ﷺ يذكر الخوارج فقال سمعته و اشار بيده نحو المشرق: ((قوم يقرء ون القرآن بألسنتهم لا يعدوتر اقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية .)) ❶

''سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو خوارج کا ذکر کرتے ہوئے سنا، پس آپ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا: (یعنی مشرق سے) ایک قوم نکلے گی جو اپنی زبانوں سے قرآن پڑھیں گے، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار میں سے ہو کر نکل جاتا ہے۔''

(۹)...... ((عن سالم عن أبيه عن النبي ﷺ ((أنه قام الى جنب المنبر فقال: الفتنة هاهنا الفتنة هاهنا من حيث يطلع قرن الشيطان أو قال: قرن الشمس .)) ❷

---

☆☆☆ حافظ زبیر علی زئی: اسناده حسن و أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۰/۳۲۰، ۳۲۱، وأحمد ٤/٤٢١، ٤٢٥، من حديث حماد بن سلمة وهو فى السنن الكبرىٰ للنسائى ح ۳۵٦٦...... وللحديث شواهد عمدة المساعى فى تخريج أحاديث سنن النسائى رقم ح ٤١٠٨.

❶ مسلم: ١٠٤٨۔ وترقیم دارالسلام: ٢٤٧٠.

❷ صحیح بخاری ٧٠٩٢، مسلم: ٢٩٠٥/٤٧ وترقیم دارالسلام: ٧٢٩٤، کتاب الفتن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ منبر کے ایک طرف کھڑے ہوئے اور فرمایا: فتنہ اس طرف (ادھر) ہے فتنہ اس طرف سے ہے جدھر شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے''یا سورج کا سینگ'' فرمایا۔''

شیطان طلوع اور غروب کے وقت اپنا سر سورج کے پاس رکھ دیتا ہے تا کہ سورج پرستوں کا سجدہ شیطان کے لیے ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے تھے۔ ❶ ایک روایت میں ہے: فتنہ اس طرف سے آئے گا اور آپ ﷺ نے مشرق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا: جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔ ❷ مدینۃ النبی ﷺ سے مشرق کی طرف عراق، ایران، پاک و ہند (قادیان، دیوبند اور بریلی) وغیرہ کے علاقے ہیں، عراق سے خوارج، روافض وغیرہ کے فتنے برآمد ہوئے، اسی طرح تا تاریوں کا فتنہ بھی مشرق سے نکلا، اور اس طرح کے مزید فتنے مشرق کی طرف سے برابر نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ دجال کا فتنہ اور یاجوج ماجوج کا فتنہ بھی یہیں سے برآمد ہو گا۔ ہماری آنکھوں کے سامنے پندرہویں صدی میں عثمانی برزخی اور جماعت المسلمین کے تکفیری فتنے یہیں پاکستان سے برآمد ہوئے اور عثمانی برزخی فرقے سے مزید منکرین حدیث کے فرقے نکل رہے ہیں جو کھلم کھلا احادیث اور اسلامی تعلیمات کا انکار کر رہے ہیں اور ان عقائد کی باقاعدہ تبلیغ کر رہے ہیں۔

(۱۰)...... سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے شام میں ہمیں برکت دے، ہمارے یمن میں ہمیں برکت دے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں بھی؟ نبی ﷺ نے پھر فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام میں ہمیں برکت دے، ہمارے یمن میں برکت دے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں؟ (صحابی فرماتے ہیں)

---

❶ بخاری: ۷۰۹۳.

❷ مسلم: ۵۰/۲۹۰۵۔ و ترقیم دارالسلام: ۷۲۹۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا: وہاں (نجد میں) زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں شیطان کا سینگ (دجال) طلوع ہوگا۔" ❶

علامہ عینی حنفی شرح صحیح بخاری میں امام خطابی سے نقل کرتے ہیں:

((نجد من جهة المشرق، ومن كان بالمدينة كان نجده بادية العراق و نواحيها وهي مشرق اهل المدينة و أصل نجد ما ارتفع من الارض.)) ❷

"نجد سے مراد مشرق کی طرف والا نجد ہے، جو آدمی مدینہ میں ہو تو اس کے لیے عراق اور اس کے اردگرد کا علاقہ نجد ہے وہی مدینہ والوں کا مشرق ہے۔ اصل میں نجد اس زمین کو کہتے ہیں جو بلند ہو۔"

لہٰذا اس حدیث میں نجد سے مراد عراق ہے جو مدینہ سے بلندی پر واقع ہے اور جیسا کہ اوپر کی احادیث میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ یہاں نجد سے حجاز کا نجد مراد نہیں ہے، کیونکہ فتنوں کی سرزمین کوفہ عراق ہی ہے، اور حدیث اور تاریخ کے طالب علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں۔ اس وضاحت سے ثابت ہوا کہ خارجی وتکفیری فتنوں کا مقام ولادت مشرق کے علاقے ہوں گے اور نبی ﷺ نے ان پرفتن مقامات کے لیے دعا کرنے سے بھی اجتناب فرمایا اور وضاحت فرمادی کہ ان علاقوں میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور سب سے بڑا فتنہ دجال بھی یہیں سے نکلے گا۔

## گمراہ کرنے والے امام:

(۱۱)...... ((عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((انما أخاف على أمتي الأئمة المضلين.)) ❸

---

❶ بخاری: ۷۰۹۴.

❷ عمدة القاری: ۲۴/ ۲۰۰، ح: ۷۰۹۴.

❸ ابو داود: ۴۲۵۴ وسنده صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر خوف ہے گمراہ کرنے والے ائمہ (اماموں، پیشواؤں، راہنماؤں، قائدین) کا (کہ وہ میرے امتیوں کو گمراہ کریں گے)۔''

(۱۲)...... ((عن أبي هريرة يقول: قال رسول الله ﷺ: ((يكون في آخر الزمان دجالون كذابون، يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آباؤكم، فإياكم وإياهم، لا يضلونكم ولا يفتنونكم.)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں دجال (دھوکا دینے والے، جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بنانے والے) کذاب (جھوٹ بولنے والے، جان بوجھ کر غلط خبر دینے والے، حق وصحیح بات کو جھٹلانے والے، خلاف حقیقت بات کرنے والے) لوگ پیدا ہوں گے، وہ تمہارے پاس ایسی احادیث (نئی نئی باتیں) لائیں گے کہ جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے۔ پس تم خود کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھنا، تاکہ نہ تو وہ تمہیں گمراہ کرسکیں اور نہ ہی کسی فتنے میں مبتلا کرسکیں۔''

یہ حدیث وضاحت کرتی ہے کہ جیسے جیسے قیامت قریب سے قریب تر ہوتی چلی جائے گی دنیا دجل وفریب کے ماہرین اور جھوٹے لوگوں سے بھرتی چلی جائے گی اور یہ لوگ اپنی فنکارانہ مہارتوں اور پرفریب اور خوش آئندہ باتوں سے لوگوں کو نہ صرف فتنے میں مبتلا کریں گے بلکہ گمراہ بھی کردیں گے اور وہ لوگوں کو باور (ظاہر) کروائیں گے کہ اگر حق وصداقت کسی چیز کا نام ہے تو وہ انہی کے پاس ہے اور وہی حقیقی مسلم ہیں اور ان کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی مسلم نہیں۔ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ (المتوفی ۱۱۰ھ) نے اس ضمن میں بہت ہی عمدہ بات کہی

❶ صحيح مسلم: المقدمة باب ٤، ح ٧، ص: ١/ ٧٨.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



ہے وہ فرماتے ہیں:

((ان هذا العلم دين فانظروا عمن تأ خذون دينكم .)) ❶

''بے شک یہ (کتاب وسنت کا) علم، دین ہے پس جب تم اس کو حاصل کرو تو دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو؟''

(۱۳)...... سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شر (فتنہ) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((دعاة على أبواب جهنم من أجابهم اليها قذفوه فيها، قلت: يا رسول الله! صفهم لنا قال: هم من جلد تناو يتكلمون بألسنتنا.)) ❷

''کچھ لوگ اس طرح گمراہی پھیلائیں گے کہ گویا وہ جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہیں، اور جو ان کی دعوت قبول کرے گا اسے جہنم میں گرادیں گے (حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان لوگوں کی کچھ صفات بیان فرمادیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہماری قوم کے لوگ ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں گفتگو کریں گے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گمراہی کی طرف دعوت دینے والے اپنی ہی قوم کے لوگ ہوں گے، لیکن تکفیری اور گمراہ فرقوں میں شامل ہونے کی وجہ سے جہنم کے داعی بن جائیں گے اور لوگوں کو قرآن وحدیث کی شاہراہ سے ہٹا کر انہیں نفس وشیطان کا بندہ بنادیں گے۔

سید وقار علی شاہ صاحب جو ایک عرصہ تک جماعت المسلمین کی صف اول کے داعیوں میں سے تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے انہیں دینی شعور عطا فرمایا تو پھر قرآن وحدیث کی روشنی میں اس جماعت کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''یہ اور اس طرح کی بہت سی متعدد احادیث

❶ صحيح مسلم، ترقيم دارالسلام: ٢٦ وسنده صحيح.

❷ صحيح بخاری: ٧٠٨٤، صحيح مسلم: ١٨٤٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ہر دور میں دین کے نام پر گمراہ کرنے والے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے اور امت مسلمہ کے لیے فتنہ بنتے رہیں گے۔ یہ لوگ بظاہر تو بہت اچھی اور خیرخواہی کی باتیں کریں گے، اپنے عقائد قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کریں گے لیکن قرآن و حدیث کی غلط تاویلات کر کے لوگوں کو گمراہ کریں گے اور اس طرح سے امت مسلمہ میں فتنہ، فساد، انتشار، تعصب، نفرت اور گمراہی پھیلا دیں گے۔ بظاہر بہت دین دار، دین کو سمجھنے اور اس کا علم رکھنے والے نظر آئیں گے اور اسی بنیاد پر لوگوں کی کم علمی اور دین سے محبت و عقیدت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں مرعوب کر کے اپنے جال میں پھانس لیں گے، لیکن دین ان کے حلق سے نیچے بھی نہیں اترا ہوگا یعنی صحیح طور پر نہ تو دین ہی پر عمل کر رہے ہوں گے اور نہ ہی انہیں دین کی صحیح سمجھ، شعور، فہم اور معرفت ہوگی۔'' ❶

تنبیہ:

سیّد وقار علی شاہ صاحب اب ایک فرقے سے نکل کر دوسرے فرقے میں شامل ہو گئے ہیں۔

☆......☆......☆

❶ تحقیق مزید، ص: ۱۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# بے اختیار خلیفہ کی حقیقت

موجودہ دور میں دو نو زائدہ فرقے تکفیری میدان میں بہت ہی سرگرم ہیں جن میں سے ایک فرقہ ڈاکٹر مسعودالدین عثمانی کا ہے جسے برزخی عثمانی فرقہ کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ عذاب قبر کا سخت منکر ہے، لیکن لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے اس بات کا اقرار بھی کرتا ہے کہ عذاب قبر حق ہے۔ اس فرقہ کے بانی نے جہنم میں روح کے عذاب والی اور جنت میں روح کی راحت و آرام والی احادیث کو پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جنت وجہنم ہی اصل قبریں ہوتی ہیں اور احادیث میں قبروں میں عذاب کی جو روایات آئی ہیں ان کی انتہائی بھونڈی تاویلات کر کے ان کا انکار کر دیا ہے، کیونکہ ان کے مطابق قبروں میں عذاب وثواب کو مان لینے سے قبر پرستی کے نظریئے کو تقویت ملتی ہے، جس کی تفصیل کے لیے دیکھئے میری کتاب "الـدیـن الخالص" حصہ اول و دوم۔ دوسرا فرقہ جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) ہے جس کے بانی مسعود احمد بی ایس سی ہیں، اور اس کی تفصیل ہماری کتابوں "الفرقة الجدیدہ" اور "خـلاصة الفرقة الجدیدة" میں موجود ہے اور تیسرا فرقہ خلیفہ والی جماعت المسلمین کا ہے۔ اس جماعت کے متعلق ہم یہاں کچھ باتیں ذکر کریں گے۔

جیسے جیسے قیامت قریب آتی جا رہی ہے ویسے ویسے امت مسلمہ میں مختلف فتنوں اور فرقوں کی کثرت ہوتی جا رہی ہے ہر فرقہ اپنے خود ساختہ عقائد ونظریات کو درست ثابت کرنے کے درپے ہے۔ کچھ عرصہ پہلے جماعت المسلمین کے نام سے مسعود احمد بی ایس سی نے ایک جدید فرقہ کی بنیاد رکھی اور اس فرقہ جدیدہ کا نام اس نے جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) رکھا۔ موصوف کے نزدیک کوئی شخص چاہے کتنا ہی صحیح العقیدہ اور نیک اعمال کا پیکر کیوں نہ ہو، نیز وہ کسی جماعت یا فرقہ میں بھی شامل نہ ہو اور صرف قرآن وحدیث ہی پر عامل ہو، لیکن اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس نے موصوف کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) میں شمولیت اختیار نہیں کی تو وہ شخص موصوف کے نزدیک غیر مسلم ہے۔ مسلم اور جماعت المسلمین کہلانے کے مستحق صرف وہی لوگ ہیں جو کہ موصوف کی جماعت میں شامل ہیں۔ موصوف نے بھی خلفا اور حکام کے سلسلہ میں آئی ہوئی احادیث کو (جن میں بیعت اور امیر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے) اپنی خود ساختہ امارت اور جماعت پر چسپاں کر دیا ہے۔ اور اس طرح وہ اپنے چاہنے والوں کے بے تاج بادشاہ بن بیٹھے ہیں۔ ابھی امت مسلمہ اس فتنہ سے دو چار ہی تھی کہ اس نوعیت کا ایک دوسرا فتنہ ظہور پذیر ہوا۔ اس جدید فرقہ نے بھی اپنے فرقہ کا نام جماعت المسلمین رکھا، البتہ انہوں نے اپنے امیر کو امیر یا امام کے بجائے خلیفہ قرار دیا اور خلافت کے سلسلہ کی تمام احادیث کو اس خود ساختہ خلیفہ پر چسپاں کر دیا۔ خلیفہ صاحب تو اب ٹونی بلیئر کے دیس لندن میں مقیم ہیں اور وہاں سے وہ اپنی خلافت کا جال پاکستان میں پھیلا رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح وہ تمام اہل اسلام کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر لیں گے اور سب کو متحد کر دیں گے اور اس طرح اختلاف و افتراق کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اگرچہ مخلص مسلمانوں کی ہمیشہ سے خواہش رہی ہے کہ دنیا کے تمام مسلمان متحد و متفق ہو جائیں۔ ہر جماعت بھی یہ دعویٰ کرتی چلی آئی ہے کہ وہ اپنے جھنڈے تلے تمام اہل اسلام کو متحد کریں گے۔ خلیفہ والی جماعت نے جس طریقہ سے اپنے خلیفہ کا انتخاب کیا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کا سلسلہ جاری کیا ہے یہ ایک انوکھی اور عجیب سی بات لگتی ہے، کیونکہ دنیا کی تاریخ میں آج تک ایسا کوئی خلیفہ نہیں گزرا جو کہ مسند خلافت کے بغیر ہی خلیفہ بن گیا ہو اور اس کے لیے خلافت کی بیعت بھی لی جا رہی ہو۔ اس سلسلہ میں انہیں خلفائے راشدین کی طرف دیکھنا ہوگا اس لیے کہ جب خلفائے راشدین کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تو وہ فوری طور پر تخت خلافت پر بھی براجمان ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وان كان عبدًا حبشياً فانه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافًا كثيرًا فعليكم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الامور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة .)) ❶

''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقویٰ کی اور (امیر کی بات) سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ تمہیں حبشی غلام کی بھی اطاعت کرنی پڑے، تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہا تو وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا تو ایسی حالت میں تم پر لازم ہے کہ تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرنا۔ اسی کے ساتھ وابستہ ہو جانا اور اسے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑے رہنا اور تم (دین میں) نئی نئی باتوں اور کاموں سے بچتے رہنا اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اس حدیث سے کئی چیزیں واضح ہو گئیں:

(۱)...... رسول اللہ ﷺ کے بعد امت مسلمہ میں بہت زیادہ اختلافات پیدا ہوں گے۔

(۲)...... مسلمانوں کے لیے اختلاف کے دور میں بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے تا کہ ان اختلافات کا سد باب ہو سکے۔ اب جس طرح خلفائے راشدین کی بیعت لی گئی اور بیعت کے نتیجے میں وہ مسند خلافت پر براجمان ہوئے اسی طرح آج تمام مسلمانوں کو بھی خلفائے راشدین کی سنت کے مطابق ہی کسی خلیفہ کی بیعت کرنی ہوگی۔

(۳)...... رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دین میں نئے نئے کاموں کو اختیار کرنے سے منع فرما دیا ہے کیونکہ ہر نیا کام بدعت اور بدعت گمراہی ہے، لہٰذا اب جس طرح کی بیعت اہل

❶ رواه احمد: ٤/ ١٢٦، ١٢٧ـ وابو داؤد: ٤٦٠٧ـ والترمذي: ٢٦٧٦ـ وابن ماجه: ٤٣ـ بحواله مشكوٰة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة: ١٦٥ـ وقال الترمذي: حسن صحيح وصححه ابن حبان، موارد: ١٠٢ـ والحاكم: ١/ ٩٥، ٩٦ـ ووافقه الذهبي، وقال الألباني و حافظ زبير علی زئی، سنده صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خلافت اپنے خلیفہ کے لیے لے رہے ہیں یہ بدعت اور نیا نرالا کام ہے اور لوگوں کو گمراہی (بدعت) کی طرف دعوت دینے کے مترادف ہے۔

اس جماعت کے امیر ابوعیسیٰ محمد الرفاعی صاحب اس وقت انگلینڈ میں عیسائیوں کی پناہ میں ہیں اور وہ لندن کے قوانین کے مطابق وہاں بودوباش اختیار کئے ہوئے ہیں اور دوسری طرف پاکستان میں ان کے لیے بیعت خلافت کا فریضہ انجام دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کے لیے اولوالامر کے الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں۔ اولوالامر کے معنی ہیں امر والا یعنی جس کا آرڈر اور فرمان مانا جاتا ہو اور یہاں معاملہ الٹ ہے یعنی خلیفہ صاحب خود مامور ومحکوم ہے۔ اہل خلافت اپنے خودساختہ خلیفہ کے لیے وہ تمام احادیث پیش کرتے ہیں کہ جس میں خلیفہ وامیر کی بیعت کرنے اور اس کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ عربی کا ایک محاورہ ہے کہ ثبت العرش ثم انقش پہلے عرش (تخت) ثابت کریں تو پھر اس پر نقش ونگار کی بات کریں۔ عرش کا کوئی ثبوت ہی نہیں اور آپ اس پر نقش ونگار بنانے کی باتیں کرنے لگے ہیں۔ پہلے آپ یہ تو ثابت کریں کہ یہ خلیفہ واقعی اصلی خلیفہ ہے؟ اور جب اصلی ثابت ہو جائے گا تو پھر ان تمام احادیث کا اطلاق بھی اس کی ذات پر ہو سکے گا۔ ہم اہل خلافت سے دلیل مانگتے ہیں کہ ایسے خلیفہ کے لیے آپ کے پاس آخر ایسی کونسی دلیل ہے کہ جس کی بنا پر آپ نے امت مسلمہ میں ایک نیا فرقہ کھڑا کر دیا ہے اگر اس سلسلے میں کوئی واضح اور صریح دلیل موجود ہے تو اسے پیش کریں، کیونکہ اصولی بات یہی ہے کہ جو شخص کسی بات کا دعویٰ کرتا ہے دلیل اسی کے ذمے ہوتی ہے، لیکن ان کی طرف سے جواب ملتا ہے کہ خلیفہ کے لیے خلافت کی شرط لگانا ہی درست نہیں ہے اور یہ ایسی شرط ہے جو کتاب اللہ میں نہیں ہے اور حدیث میں ایسی شرط کو جو کتاب اللہ میں موجود نہ ہو باطل قرار دیا گیا ہے۔ [1] لیکن ہمارا سوال ہنوز جواب طلب ہے اور وہ یہ کہ ہمیں قرآن وحدیث سے کسی ایسے خلیفہ کا اتا پتا بتایا

[1] صحیح بخاری: ۲۷۳۵.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جائے جو خلافت کے بغیر ہی خلیفہ ہو اور زمین کے کسی بھی ٹکڑے پر اس کی حکومت و خلافت قائم نہ ہو، بلکہ جو اپنے محلے میں بھی قائم شدہ کسی برائی کے اڈے کو مٹانے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ کیا خلافت کی عدم موجودگی کے باوجود بھی کوئی خلیفہ بن سکتا ہے؟ اور اہل خلافت کا یہ کہنا کہ خلیفہ کے لیے خلافت کی شرط درست نہیں ہے۔ تو یہ بالکل ایسی بات ہے جیسے کوئی یہ کہے کہ عالم کے لیے علم کی شرط لگانا درست نہیں ہے، حالانکہ اس ناسمجھ کو معلوم ہونا چاہئے کہ عالم اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس کے پاس علم ہو۔ لوہارا سے کہتے ہیں جو لوہے کا کام کرتا ہو۔ بڑھئی اسے کہتے جو لکڑی کا کام جانتا ہو۔ الغرض جو شخص جس کام پر مامور ہے اسی کی مناسبت سے اس کا نام لیا جاتا ہے مثلاً جج، وکیل، ڈاکٹر، وزیر، صدر، ٹیچر، پروفیسر وغیرہ۔ لہٰذا خلیفہ بھی اس شخصیت کا نام ہے جو کہ حکومت وخلافت رکھتا ہے۔ جو شخص ڈاکٹر نہ ہو اور لوگوں سے کہے کہ مجھے ڈاکٹر کہو تو ظاہر ہے کہ اس شخص کو بچے پتھر ماریں گے اور آوازیں بھی کسیں گے کہ پاگل ہے، پاگل ہے۔ خلیفہ بھی ایک خاص اصطلاح ہے اور اہل علم اس اصطلاح سے اچھی طرح واقف ہیں بلکہ خلیفہ ایک ایسا لفظ ہے کہ عوام الناس بھی اس کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ کچھ ناسمجھ اور بھولے بھالے لوگوں کو خلیفہ صاحب نے اپنے پیچھے لگا لیا ہے اور وہ ان کے پیچھے ناسمجھی میں خلیفہ، خلیفہ کی صدائیں لگا رہے ہیں اور خلیفہ صاحب دل میں خوش ہو رہے ہوں گے کہ اب واقعی میں خلیفہ بن گیا۔

قاضی ابویعلیٰ محمد بن الحسین الفراء (متوفی ۴۵۸ھ) فرماتے ہیں کہ:

((والثالث: أن یکون قیمًا بأمر الحرب و السیاسة و اقامة الحدود، لا تلحقه رأفة فی ذالك، والذب عن الأمة.)) ❶

''امام (خلیفہ) ہونے کی تیسری شرط یہ ہے کہ وہ جہاد، سیاست اور اقامت حدود پر سربراہ ہو۔ اس میں اور امت کے دفاع میں اسے نرمی لاحق نہ ہو۔''

❶ الاحکام السلطانیة، ص: ۲۲، دوسرا نسخہ، ص: ۲۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قاضی ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردی (متوفی ۴۵۰ھ) نے امامت (خلافت) کی چھٹی شرط یہ بیان فرمائی:

((الشجاعة ولا نجدة المؤدية إلى حماية البيضة وجهاد العدو .)) ❶

"شجاعت و دلیری جس سے ملک کی حفاظت اور دشمن سے جہاد کیا جائے۔"

ان شرائط کی مخالفت کسی عالم سے ثابت نہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ اس پر سلف صالحین کا اجماع ہے کہ خلیفہ کے لیے خلافت واقتدار کا ہونا لازمی ہے۔

بے اختیار اور خود ساختہ خلیفہ کے عالم وجود میں آنے کے لیے کچھ دلائل کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور یہ ظاہری بات ہے کہ کوئی شخص جب اپنے لیے کوئی کام ڈھونڈ نکالتا ہے تو اس کے کچھ نہ کچھ دلائل بھی اس کے پاس موجود ہوتے ہیں اور وقت آنے پر وہ ان دلائل کا ذکر بھی کرتا ہے تاکہ ان دلائل کے ذریعے سے اپنے پیروکاروں اور مریدوں کو مطمئن کر سکے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں کوئی واضح اور صریح دلیل تو اہل خلافت کے پاس نہیں ہے، لیکن بقول شاعر ؎

دل کو بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

لہٰذا اہل خلافت کے ایک دو شبہات کا ذکر کر کے ہم اس کا جواب عرض کرتے ہیں تاکہ بعض لوگوں کو اس سلسلے میں جو شبہات ہوئے ہیں ان کا ازالہ کیا جائے۔

<u>پہلا شبہ:</u>

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كانت بنو اسرائيل تسوسهم الأنبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وأنه لانبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون ، قالو! فما تأمرنا؟قال: فوابيعة الأوّل فالأوّل وأعطو هم حقهم فان الله

❶ الاحكام السلطانية، ص: ٦، اردو مترجم، ص: ٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سائلهم عما استر عاهم .)) ❶

''بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاست کیا کرتے تھے جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کے بعد دوسرا نبی اس کی جگہ پر آجاتا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا، البتہ خلفاء ہوں گے اور وہ بہت ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس خلیفہ سے تم نے پہلے بیعت کر لی ہے اس سے وفاداری کرو۔ تم انہیں ان کا حق دو۔ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔''

اس حدیث سے کسی بے اختیار خلیفہ کا کوئی ثبوت فراہم نہیں ہوتا اور ایسے کسی خلیفہ کا اس میں اشارہ تک موجود نہیں ہے، البتہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی امت میں لگاتار اور سلسلہ وار خلفا آتے رہیں گے یعنی ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ الغرض اس طرح خلفا کا ایک سلسلہ قائم رہے گا۔ خلفائے راشدین۔ خلفائے بنوامیہ، خلفائے بنوعباس یہاں تک کہ انتہائی کمزور اور لاغر خلافت جس نے ترکی میں اس وقت دم توڑ دیا کہ جب مصطفیٰ کمال ترکی (سیکولر) نے اقتدار میں آکر اس بچی کھچی خلافت کا صفایا کر دیا۔ اب دنیا میں خلافت نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے۔ قرب قیامت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ایک خلیفہ آئے گا جسے امام مہدی کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد خود عیسیٰ علیہ السلام ہی امت مسلمہ کے خلیفہ بن جائیں گے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((ان هـذا الأمـر فـي قـريش لا يعاديهم أحد الاكبه الله علىٰ وجهه ما أقاموا الدين .)) ❷

''یہ امر خلافت قریش میں رہے گا جو شخص ان کی مخالفت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے

---

❶ صحیح بخاری: ٣٤٥٥۔ وصحیح مسلم: ١٨٤٢.

❷ صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب قریش، ح ٣٥٠٠، کتاب الاحکام، ح ٧١٣٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اوندھا کر دے گا جب تک کہ وہ دین کو قائم رکھیں گے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ امر خلافت قریش ہی میں رہے گا جب تک کہ ان میں دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔'' ❶

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(میرے بعد) بارہ امراء ہوں گے۔'' ❷

اور ان صحابی رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''دین اسلام بارہ خلفا تک غالب رہے گا اور یہ سب قریش میں سے ہوں گے۔'' ❸

ان احادیث سے واضح ہوا کہ امر خلافت قریش میں رہے گا چاہے وہ دو ہی آدمی باقی رہ جائیں جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے۔ دوسرے حدیث سے واضح ہوا کہ بارہ خلفاء تک دین اسلام غالب اور مستحکم رہے گا۔ ان خلفا کے بعد پھر آہستہ آہستہ دین اسلام کمزور ہوتا چلا جائے گا اور مختلف فتنے، بدعات اور گروہ بندیاں اسے کمزور کرتی چلی جائیں گی۔ ایک حدیث میں ہے:

''اس امت کی عافیت پہلے حصہ میں رکھی گئی ہے۔'' ❹

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تكون النبوة فيكم ماشاء الله ان تكون ثم ير فعها اذا شاء أن يـر فعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة فتكون ماشاء الله

❶ صحيح بخاری كتاب المناقب ح ٣٥٠١، كتاب الاحكام ح ٧١٤٠، مسلم كتاب الامارة ح ٤٧٠٤.

❷ بخاری، ح: ٧٢٢٢.

❸ صحيح مسلم كتاب الامارة ح ٤٧٠٨، ٤٧٠٩.

❹ مسلم كتاب الامارة ح٤٧٧٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



أن تكون اذا شاء أن يرفعها ثم تكون ملكًا عاضًا، فيكون ماشاء اللّٰه أن يكون ثم يرفعها اذا شاء أن يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج نبوة ثم سكت.)) ❶

''تم میں نبوت کا وجود اس وقت تک رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نبوت کو اٹھالے گا اور اس کے بعد خلافت ہوگی جو نبوت کے طریقہ پر ہوگی۔ پھر خلافت کو اٹھالے گا اور اس کے بعد بادشاہت ہوگی کاٹنے والی (یعنی جس میں بعض لوگ بعض پر زیادتی اور ظلم کریں گے) پھر جب تک اللہ چاہے گا اسے قائم رکھے گا پھر اس کو بھی اللہ تعالیٰ اٹھالے گا۔ پھر تکبر اور غلبہ کی حکومت ہو گی اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ قائم رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھالے گا اور اس کے بعد (دوبارہ) نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہوگی (جب امام مہدی اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کا دور آئے گا) اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔''

اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ خلافت کو رخصت ہوئے ایک عرصہ بیت چکا ہے اور اب غالباً تکبر اور غلبہ کی حکمرانی کا دور ہے۔ اہل ایمان عیسیٰ علیہ السلام کے اس دور کے آنے کے منتظر ہیں کہ جن کے دور میں خلافۃ علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ اگر خلیفہ صاحب امام مہدی بننے کے خواب دیکھ رہے ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ امام مہدی کی کچھ مخصوص علامات اور ان کے دور کے کچھ ایسے مخصوص حالات ہیں کہ جن سے ان کی شناخت بآسانی کی ہو جائے گی مثلاً دجال کا ظہور وغیرہ۔

ایک حدیث میں خلافت (خلافت علی منہاج النبوۃ) کو تیس سال میں محدود کیا گیا ہے۔

((الخلافة ثلٰثون سنةً ثم يكون ملكًا ثم يقول سفينة: امسك

❶ مسند احمد: ٢٧٣/٤، والبيهقى فى دلائل النبوة: ٤٩١/٦، الموسوعة: ٣٥٥/٣٠، مجمع الزوائد: ١٨٨/٥، مشكوٰة، ح ٥٣٧٨، صحيحة: ٥، وقال الهيثمى: رجاله ثقات وقال الالبانى وشعيب الارنووط و جماعة: "حسن" وقال الحافظ زبير على زئى: صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خلافة أبي بكر سنتين و خلافة عمر عشرة و عثمان اثنتي عشرة و علي ستة .)) ❶

''نبوت کی خلافت تیس برس تک رہے گی، پھر اللہ جس کو چاہے گا، سلطنت دے گا، سفینہ نے بیان کیا کہ اب تم گن لو، ابو بکر کی خلافت دو برس اور عمر کی دس برس اور عثمان کی بارہ برس اور علی کی چھ برس۔''

تسوسهم الأنبياء کی حدیث کا یہ مطلب بیان کیا جا رہا ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی خلفاء ہوں گے اور ان کی بیعت کی جائے گی۔ چنانچہ جماعت الخلیفۃ کے پاکستان میں نئے امیر وقار علی شاہ نے کراچی میں ایک مناظرہ کے دوران، اس حدیث کی یوں وضاحت کی: ''خلفا کثرت کے ساتھ ہوں گے اور ایک ہی وقت میں کئی خلفا کی بیعت ہو سکتی ہے ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ کس خلیفہ کو ہم نے ترجیح دینی ہے یہاں معاملہ طاقت و اقتدار کا نہیں بلکہ معاملہ یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی خلفا کے ہاتھ پر بیعت ہو چکی ہے تو ہم نے کس خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرنی ہے۔''

حالانکہ اس حدیث کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے، شاید ان حضرات کو لفظ کثرت سے دھوکا لگا ہے۔ اس حدیث کا مطلب بالکل واضح ہے اور وہ یہ کہ مسلسل اور یکے بعد دیگرے خلفا آتے رہیں گے۔ اس لیے ایک ہی وقت میں کئی خلفا نہیں ہو سکتے۔ اگر موصوف کی جماعت میں بھی کئی خلفا کھڑے ہو جائیں تو ان کے لیے مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ وقار صاحب کے سابق امیر جماعت المسلمین (مسعود احمد صاحب) نے اس حدیث کا ترجمہ یوں کیا ہے: ''بنی اسرائیل میں سیاست کے فرائض انبیاء انجام دیا کرتے تھے (یعنی وہ نبی بھی ہوتے تھے اور حکمران بھی) [حالانکہ تمام انبیائے کرام حکمران نہیں تھے۔ ابو جابر] جب کبھی کسی نبی کا

❶ مسند احمد: ٥/٢٢٠، ٢٢١۔ ترمذی: ٢٢٢٦۔ وقال: هذا حديث حسن) ابوداؤد: ٤٦٤٦، ٤٦٤٧۔ مشكوة: ٥٣٩٥۔ وقال الالبانی و حافظ زبیر علی زئی: واسناده حسن، مستدرك: ٣/٧١، ١٤٥۔ الطبرانی: ٧/٩٨۔ شرح السنة: ١٤/٧٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



انتقال ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی مبعوث ہو جاتا لیکن میرے بعد یقیناً کوئی نبی نہیں بنے گا البتہ میرے بعد خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا ''آپ ہمیں (اس سلسلہ میں) کیا حکم دیتے ہیں''؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''پہلے (خلیفہ) کی بیعت کو پورا کرو پھر یکے بعد دیگرے ان کی بیعت پوری کرتے رہو ان کا حق ادا کرتے رہو (یعنی تم پر ان کی اطاعت فرض ہے لہذا ان کی اطاعت کرتے رہو) ان کا جو فریضہ ہے اللہ ان سے اس کی بابت باز پرس کرے گا'' (یعنی تمہیں ان کی کسی کوتاہی کو بہانہ بنا کر اطاعت سے روگردانی نہیں کرنی چاہیے)۔''

آگے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں:

''دوسری بات جس کی خبر اس حدیث میں دی گئی ہے یہ ہے کہ یہ خلفاء دو چار نہیں ہوں گے۔ بلکہ کثرت سے ہوں گے ان خلفا کا سلسلہ دراز ایک عرصہ تک جاری رہا اور اقصائے عالم اسلام کو اسلام کے زریں اصول اور تابناک قوانین سے منور کرتا رہا۔ اس سلسلہ زریں کی درازی خلفاء بنوامیہ سے بھی بہت آگے تک چلی گئی ہے۔'' ❶

☆......☆......☆

❶ صحيح تاريخ الاسلام والمسلمين، ص: ٦٥٨، ٦٥٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# دو خلفا کی بیعت؟

اسلامی خلافت کا اصول یہ ہے کہ ایک خلیفہ کی بیعت منعقد ہونے کے بعد (جسے اہل خلافت پہلی بیعت کا حامل خلیفہ قرار دیتے ہیں) اگر کوئی دوسرا شخص بھی خلافت کا دعویٰ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا، کیونکہ جب خلیفہ کا انعقاد ہو چکا تو کسی دوسرے شخص کا دعویٰ خلافت کرنا ہی غلط اور بغاوت کے زمرے میں شامل ہے۔ جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو چکی اسی کو قائم رکھنا چاہئے اور یہی اس حدیث کا مطلب ہے۔

(۱)...... سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اذابويع للخليفتين فاقتلو االآخر منهما .)) ❶

''جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو ان دونوں میں سے آخر والے کو قتل کر دو۔''

(۲)...... سیّدنا عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص تمہارے پاس آئے اور حالت یہ ہو کہ تم سب ایک شخص (خلیفہ) پر متحد ہو چکے ہو اور وہ تمہارے اتحاد کو توڑنے کا ارادہ رکھتا ہو یا تمہاری جماعت کو متفرق کر دینا چاہتا ہو تو اس کو قتل کر دو۔'' ❷

(۳)...... دوسری روایت میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

''عنقریب طرح طرح کے شر و فسادات رونما ہوں گے پس جو شخص اس امت کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کرے جب کہ وہ (ایک خلیفہ پر) مجتمع ہو چکی ہو تو اسے تلوار سے قتل کر دو خواہ کوئی بھی ہو۔'' ❸

---

❶ مسلم: ۴۷۹۹، مشکوٰۃ: ۲/ ۱۰۸۸.

❷ صحیح مسلم: ۱۸۵۲.

❸ صحيح مسلم كتاب الامارة ح ۴۷۹۸، ۴۷۹۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(٤)...... سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے امام سے خلوص نیت کے ساتھ بیعت کر لی حتی المقدور اس کی اطاعت کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اس کے مقابلے میں (خلافت کا دعویٰ لے کر) آجائے تو اس کی گردن مار دو۔'' ❶

اہل خلافت نے خلیفہ کے لیے چھ شرائط کا ذکر بھی کیا ہے۔یعنی:

(١)...... ایمان (٢)...... مرد ہونا

(٣)...... قریشی ہونا (٤)...... عاقل و بالغ ہونا

(٥)...... خلافت کی خواہش سے بے نیاز (٦)...... پہلی بیعت کا حامل ہونا

یہ تمام شرائط اپنی جگہ درست ہیں، لیکن اصل بنیادی بات کو عبدالرزاق صاحب آف اہل خلافت بھول ہی گئے۔اصل چیز ہے مسند خلافت کہ جس پر خلیفہ صاحب کو براجمان ہونا ہے یہ خلافت کہاں ہے؟ خلیفہ صاحب نے کس ملک کا خلیفہ بننے کا ارادہ کر رکھا ہے؟ ملک نہیں تو کم از کم کچھ تھوڑا بہت علاقہ یا کوئی جگہ لے کر وہاں اپنی خلافت کا اعلان کر دیں۔ جب منزل مقصود ہی کا تعین نہیں ہوا تو سواری کیا فضاؤں میں چکر کاٹتی رہے گی؟ اگر کوئی شخص کسی چیز کا مالک ہوئے بغیر ہی اس کی ملکیت کا دعویٰ کر دے تو یہ اس کی دروغ گوئی اور کذب بیانی ہوگی اور ایسے انسان کو کذاب سمجھا جائے گا۔

١۔ نبی کو جب تک نبوت نہیں ملی تو انہوں نے اپنے آپ کو نبی نہیں کہا۔

٢۔ کوئی شخص نکاح سے پہلے اپنے آپ کو شوہر نہیں کہتا۔

٣۔ کسی شخص نے کوئی مکان، کوٹھی یا جائیداد ہی نہیں خریدی تو وہ خریداری سے پہلے ان چیزوں کا مالک نہیں کہلائے گا۔

اسی طرح جس شخص کے پاس خلافت نہیں ہے وہ بھی ہرگز خلیفہ نہیں ہے۔جس طرح

❶ مسلم: ٤٧٧٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ڈاکٹری کی ڈگری کے بغیر کوئی ڈاکٹر، انجینئرنگ کی سند کے بغیر کوئی انجینئر اور علم کے بغیر کوئی شخص عالم نہیں کہلا سکتا۔ خلافت کی عدم موجودگی میں خلیفہ ہونے کے دعویٰ کی دیوانے کی بڑ سے زیادہ حقیقت نہیں اور پھر اس نام نہاد خلافت کے لیے بیعت کا ڈراما رچانا ظلمات بعضها فوق بعض کا مصداق لگتا ہے۔ اس کے بجائے خلیفہ صاحب یہ اشتہار بنالیں: ''خلافت کا امیدوار'' تو یہ انتہائی مناسب قدم ہوگا، لیکن اس کے لیے بھر پور تحریک چلانی ہوگی۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح کریں کہ آپ کس ملک یا کس علاقہ میں خلافت کے امیدوار ہیں؟ آج کل بہت سے علاقے متنازعہ ہیں وہاں بھی یہ تحریک چلائی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک آسان صورت یہ بھی ہے کہ خلیفہ صاحب اپنا نام تبدیل کر کے خلیفہ رکھ لیں اس طرح سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی بچ جائے گی۔ ایک دنیا آپ کو خلیفہ کے نام سے یاد کرنے لگے گی اور اس طرح خلیفہ ہونے کی کچھ نہ کچھ آرزو پوری ہو جائے گی۔ کیونکہ آج کل لوگ نام ہی کو سب کچھ سمجھ رہے ہیں جیسے مسعود احمد صاحب نے اپنی جماعت کا نام جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) رکھا اور دوسرے تمام مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دے ڈالا گویا اس طرح نام رکھ کر وہ بلاشرکت غیرے اسلام کے واحد (اکیلے) ٹھیکے دار بن گئے۔

## خلیفہ طاقت واقتدار کا مالک ہوتا ہے:

یہ دعویٰ بھی کیا جا رہا ہے کہ خلیفہ کے لیے طاقت واقتدار کی شرط لگا درست نہیں ہے اس لیے کہ خلیفہ طاقت واقتدار کے بغیر بھی خلیفہ ہو سکتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ: ''ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ''۔ غور فرمایئے کہ کس قدر جہالت کا مظاہر کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی خانقاہ میں کسی گدی نشین خلیفہ کی بات آپ کر رہے ہیں تو ہم بھی کہتے ہیں کہ اس خلیفہ کے لیے طاقت و اقتدار شرط نہیں ہے۔ لیکن جس خلیفہ نے دنیا میں اسلام کو نافذ کرنا ہے اور اللہ کی زمین میں حق کے پرچم کو بلند کرنا ہے وہ طاقت اور اقتدار کے بغر آخر کیسے خلیفہ بن سکتا ہے؟ اس سلسلہ کے بعض دلائل ملاحظہ فرمایئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(۱)...... سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
((انما الامام جنة يقاتل من ورائه ويتقى به فإن أمر بتقوى الله وعدل فان له بذالك أجرًا وان قال بغير فإن عليه منه .)) ❶
''امام (خلیفہ) ڈھال کی مانند ہے جس کے پیچھے (یعنی سربراہی اور ماتحتی میں دشمنوں سے) جنگ کی جاتی ہے اور جس کی نگرانی میں امن و عافیت حاصل کی جاتی ہے، پس جو خلیفہ اللہ سے ڈر کر اس کے حکم کے مطابق حکمرانی کرے اور انصاف سے کام لے اس کو اس کے سبب اجر ملے گا اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔''

یہ حدیث بالکل واضح کر رہی ہے کہ طاقت و اقتدار کے بغیر خلیفہ کا کوئی تصور ہی اسلام میں موجود نہیں ہے بلکہ خلیفہ کا مطلب ہی طاقت و اقتدار ہے۔ خلیفہ اور امام ڈھال کی مانند ہوتا ہے کہ جس کی پشت پناہی میں جہاد کیا جاتا ہے اور یہ چیز طاقت و اقتدار کے بغیر ناممکن ہے۔

(۲)...... ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۝﴾ (النور: ٥٥)
''اللہ نے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وعدہ کر لیا ہے کہ انہیں زمین میں خلافت عطا فرمائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلافت عطا کی تھی اور ان کے اس دین کو جس کو اللہ نے ان کے لیے پسند کر لیا ہے مستحکم کر دے گا اور خوف کے بعد ان کو امن نصیب فرمائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو صرف میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک

❶ بخاری: ۲۹۵۷۔ مسلم: ٤٧٧٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہ کریں گے اور جو شخص اس (خوشخبری) کے بعد بھی کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو خلافت دینے کا وعدہ فرمایا اور اہل خلافت اللہ تعالیٰ کے قانون کو زمین پر نافذ کریں گے اور یہ طاقت و اقتدار کے بغیر ناممکن ہے معلوم ہوا کہ طاقت و اقتدار کے بغیر خلافت کا تصور ممکن نہیں ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس امت سے پہلے آئے ہوئے لوگوں کی خلافت کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ پہلے لوگوں ہی سے سیّدنا داؤد علیہ السلام کا ذکر ملاحظہ فرمائیں:

﴿يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (ص: ٢٦)

''اے داود! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا۔ لہٰذا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو (یا ان پر حکومت کرو) اور خواہش نفس کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ.....﴾ (ص: ٢٠)

''اور ہم نے اس کی سلطنت وحکومت مضبوط کر دی تھی.....''

تیسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ﴾

(البقرة: ٢٥١)

''اور داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے اسے بادشاہی اور حکمت عطا کی اور اس علم میں سے اس کو سکھایا جس میں سے وہ چاہتا ہے۔''

داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے طالوت کے بعد بادشاہت و خلافت سے نوازا۔ جس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے، لیکن خلیفہ والی جماعت کے پاکستان میں مقرر کردہ امیر وقار علی شاہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



صاحب نے مناظرہ کے دوران میں یہ عجیب نکتہ بیان کیا کہ جالوت کے قتل کے بعد طالوت کو بادشاہ بنایا گیا جس کا اعلان اس آیت میں کیا گیا ہے۔ حالانکہ طالوت کی بادشاہت کا اعلان جہاد سے پہلے کر دیا گیا تھا اور انہیں بادشاہ بنا دیا گیا تھا:

﴿وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا﴾

(البقرة: ٢٤٧)

''اور ان (بنی اسرائیل) کے نبی نے ان کو کہا اللہ نے تمہارے لیے طالوت کو بادشاہ مقرر کر دیا ہے۔''

معلوم نہیں کہ وقار صاحب نے اس مناظرہ کے دوران میں اس قدر جہالت کا مظاہرہ کیوں کیا؟ کیونکہ وہ اپنی اس بات پر مسلسل مصر ہے، اور داؤد علیہ السلام کی خلافت کے ذکر کو طالوت پر چسپاں کرتے رہے۔ موصوف نے سابقہ جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) پر چند انتہائی اہم کتب تحریر کی ہیں:

(۱)...... جماعت المسلمین یا جماعت التکفیر

(۲)...... تحقیق مزید، لیکن ایسا لگتا ہے کہ اب وہ اپنے اس مؤقف سے رجوع کر چکے ہیں اور فرقہ پرستی کی جس گندگی میں وہ پہلے لت پت ہو گئے تھے اب وہ دوبارہ اس میں جا پڑے ہیں۔

﴿كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ کے سلسلہ میں بعض مزید خلافتوں کا ذکر قرآن مجید میں بھی کیا گیا ہے، لیکن میں اس کی تفصیل میں جانا مناسب نہیں سمجھتا اور صرف حوالہ جات نقل کرنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ سیدنا یوسف علیہ السلام (یوسف: ٥٦) سیدنا سلیمان علیہ السلام (ص: ٣٥، ٣٦، النمل: ١٥، ١٦) سیدنا ذوالقرنین علیہ السلام (الکهف: ٨٤)۔

www.kitabosunnat.com

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# امام مہدی

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مسلمانوں کے جو خلیفہ ہوں گے انہیں امام مہدی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے لیے حدیث میں خلیفہ، امام اور امیر وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

(۱)...... سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة، قال: فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیر هم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض أمر آء تکرمة الله هذه الأمة.)) ❶

"میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق کے لیے لڑتی رہے گی اور قیامت تک اپنے مخالفین پر غالب رہے گی۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے پس مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا آیئے اور ہمیں نماز پڑھایئے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ نہیں بے شک تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس امت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے۔"

(۲)...... دوسری حدیث میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((یکون فی آخر الزمان خلیفة یقسم المال ولایعدهٗ وفی روایة: یکون فی آخر أمتی خلیفة یحثی المال حثیًا ولا یعدّه عددًا" وفی روایة: من خلفائکم خلیفة یحثوا المال حثیًا ولا

❶ مسلم کتاب الایمان، ح: ۳۹۵.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یعدہ عددًا.)) ❶

''آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جو (لوگوں میں) مال تقسیم کرے گا اور اس مال کو شمار نہیں کرے گا، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا لپ بھر بھر کر مال دے گا اور اس کا شمار نہیں کرے گا۔ اور ایک روایت میں ہے: تمہارے خلفا میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال تقسیم کرے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔''

(۳)...... سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((کیف أنتم اذا نزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم.)) ❷

''تمہاری کیا حالت ہوگی جب عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارے امام تم میں سے ہوں گے۔''

**دوسرا شبہ:** سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوالات کیا کرتے تھے اور میں ان سے شر کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا اس ڈر سے کہ میں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم جاہلیت اور شر میں مبتلا تھے کہ اللہ نے ہمیں یہ خیر دکھائی تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کیا: اس شر کے بعد کوئی خیر ہے؟ فرمایا: ہاں، مگر اس میں دخن ہوگا۔ فرمایا: ایسے لوگ ہوں گے جو میرے طریقہ پر نہیں ہوں گے، ان کی کچھ باتیں معروف ہوں گی اور کچھ منکر۔ میں نے پھر عرض کیا: اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟ فرمایا: ہاں

---

❶ مسلم کتاب الفتن: ۷۳۱۸، ۷۳۱۵، ۷۳۱۷۔ مشکوٰۃ: ۵٤٤۱۔ مسند احمد: ۳/ ۳۱۷۔ مستدرك: ٤/ ٤٥٤.

❷ بخاری کتاب احادیث الانبیاء، ح: ۳٤٤۹۔ مسلم، کتاب الایمان، ح: ۳۹۳۔ ابو عوانہ: ۱/ ۱۰٦۔ شرح السنہ: ۱۵/ ۸۲. امام مہدی کے سلسلہ میں مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے: صحیح ابن حبان، ح: ٦۷۸٤۔ صحیحہ: ٤۰۱٤۔ قال الحافظ زبیر علی زئی: وھو کما قالوا، یعنی قال الحاکم والذھبی والالبانی صحیح، التحقیق علی کتاب الفتن والملاحم لابن کثیر عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، سنن ابی داؤد، کتاب المھدی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے جو ان کی دعوت قبول کر لے گا وہ اس کو جہنم میں پہنچا دیں گے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! ان لوگوں کے کچھ اوصاف بتائیے۔ فرمایا: وہ ہماری قوم کے لوگ ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں باتیں کریں گے۔ میں نے عرض کیا: کہ اگر میں اس وقت کو پالوں تو آپ مجھے کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: مسلمین کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو تو؟ فرمایا: ان سب فرقوں سے الگ ہو جانا چاہے تمہیں درخت کی جڑیں چبانی پڑ جائیں یہاں تک کہ تمہیں اسی حالت میں موت آ جائے۔ ❶

اس حدیث کے الفاظ تلزم جماعة المسلمین و امامھم (جس میں فتنوں کے دور میں جماعة المسلمین اور اس کے امیر کو لازم پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے) سے استدلال کیا گیا ہے کہ خلیفہ صاحب اور اس کی جماعت میں شمولیت اختیار کر لی جائے۔ ان سے پہلے مسعود احمد (بی ایس سی) بھی اپنی جماعت المسلمین کے لیے اس روایت سے استدلال کر چکے ہیں اور ان سے متاثر ہو کر وقار علی شاہ صاحب بھی ایک عرصہ تک ان کی جماعت میں شامل رہے اور پھر اس جماعت سے خروج اختیار کر کے کچھ عرصہ بعد خلیفہ والی جماعت المسلمین میں شامل ہو کر اس کے امیر پاکستان بن چکے ہیں۔ اس روایت کے دوسرے طریق میں خلیفہ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

((ان كان للّٰه تعالى خليفة فى الأرض فضرب ظهرك وأخذ مالك فأطعه .)) ❷

امام ابوعوانہ نے حدیث تلزم جماعة المسلمين وامامهم کو نقل کر کے اس کے بعد اسی حدیث کو نقل کیا ہے۔

---

❶ بخاری، کتاب النفتن ح ٣٦٠٦،٧٠٨٤ صحیح مسلم کتاب الامارة ح٤٧٨٤.

❷ ابوداود کتاب الفتن: ٤٢٤٤، ٤٢٤٥۔ وهو حديث حسن، مسند احمد: ٥/٤٠٣، مستدرك: ٤/٤٤٣، مشكوٰة: ٣/١٤٨٤، مسند ابی عوانه: ٤/٤٧٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس حدیث کا تعلق حکومت وخلافت سے ہے اگر مسلمانوں کی خلافت قائم ہو تو اس کے امیر کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور اس کا ساتھ دینا ضروری ہے لیکن اگر خلافت موجود نہ ہو تو کسی فرقہ یا جماعت میں شامل نہیں ہو جانا چاہئے، بلکہ تمام فتنوں سے الگ رہ کر قرآن وحدیث کے ساتھ وابستہ رہنا چاہئے۔ خلیفہ صاحب کے پاس اس وقت چونکہ خلافت موجود نہیں، لہٰذا اس کے حواریوں کا اس روایت سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ صرف نام رکھ لینے سے اور بیعت لینے سے کوئی شخص خلیفہ نہیں بن سکتا۔ ورنہ ہر علاقے میں لوگ اس طرح کا عمل شروع کر دیں گے اور اس طرح بے شمار خلافتیں وجود میں آ جائیں گی۔ پھر خلیفہ موصوف کا یہ عمل دھوکا اور فراڈ کے ضمن میں بھی آتا ہے اور مومن کبھی دھوکا باز اور فراڈی نہیں ہو سکتا۔ اس وضاحت کے بعد اب میں جناب تنویر اختر صدیقی صاحب کے سوالوں کی طرف آتا ہوں، ان کے اکثر سوالوں کے جوابات میری وضاحت میں آ چکے ہیں۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# جناب تنویر اختر صدیقی صاحب کے سوالات

**سوال:**......''منجانب: تنویر اختر صدیقی بخدمت جناب محترم ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ داما نوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ وبرکاۃ

امام بعد! امید ہے بخریت ہوں گے۔ گزارش یہ ہے کہ جب میرا ذہن تحقیق اور دین کی طرف مائل ہوا تو جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی میں شامل ہوا اور پھر جب دو سال بعد ان کے عقائد کھل کر سامنے آگئے تو ان سے براءت کی۔ پھر آج تک کسی جماعت میں شامل نہیں ہوا۔ سر دست ایک مسئلہ میں آپ کی مدد درکار ہے کہ مجھے قرآن وسنت سے ان مسائل پر سمجھا کر اللہ سے ثواب کی امید پائیں، جزاک اللہ خیراً۔

آپ کے علم میں ہوگا کہ 1994ء میں علاقہ غیر ''تیراہ'' میں عرب مجاہدین نے ایک شخص ابو عیسیٰ محمد الرفائی کے ہاتھ بطور خلیفہ بیعت کی۔ جب قبائلیوں سے لڑائی ہوئی تو یہ لوگ افغانستان چلے گئے۔ وہاں بھی لڑائی کے نتیجہ میں یہ لوگ پھر انگلینڈ چلے گئے اور آج تک یہ لوگ مسلمانوں سے درخواست کر رہے ہیں کہ ہمارے خلیفہ کی بیعت کریں۔ مجھے بھی یہ دعوت ملی ہے لیکن سخت الجھن کا سامنا ہے کیونکہ ایسے شخص کو خلیفہ کیسے تسلیم کیں جو کفار کے زیر اثر اور قبضے میں ہے؟ بہر حال آپ مہربانی فرما کر میری الجھن دور فرمائیں۔

ا۔ بخاری کی ایک حدیث ہے کہ: ''میرے بعد خلفاء ہوں گے۔ تم پہلی بیعت کے حامل خلیفہ کی وفاداری کرو۔'' جبکہ طبرانی کی صحیح حدیث ہے کہ ''نبوت کے بعد خلافت ہوگی جو رحمت ہوگی، پھر بادشاہت ہوگی، پھر امارت ہوگی جو رحمت ہوگی۔'' گزارش یہ ہے کہ ان دونوں احادیث کی کس طرح تطبیق کریں؟

**الجواب(۱)**: المعجم الاوسط للطبرانی میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((انکم نبوة ورحمة، وستكون خلافة و رحمة، ثم يكون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



كذا وكذا، ثم يكون ملكًا عضوضًا .)) ❶

اس روایت اور صحیح بخاری کی روایت میں کوئی تعارض نہیں۔ خلفا میں خلفائے راشدین بھی ہوں گے اور ان کے بعد ایسے خلفا بھی آئیں گے جو ''کذا وکذا'' اور ملک عضوض سے متصف ہوں گے۔

**سوال (۲):** کیا ''امارت ہوگی جو رحمت ہوگی'' والی حدیث سے امت میں اکثر امارتوں کا ظہور نہیں ہوا جیسا کہ اب بے شمار جماعتوں کے امراء موجود ہیں؟

**الجواب (۲):** امارت سے مراد خلافت وحکومت ہے نہ کہ کسی بے اختیار امیر کی امارت بعض امراء نے جو موجودہ وقت میں اپنی امارتیں قائم کر رکھی ہیں تو یہ صرف تنظیمی لحاظ سے اپنی جماعتوں کے امیر ہیں اور جماعت کے نظم ونسق کو چلانے کے لیے انہوں نے یہ امارتیں قائم کر رکھی ہیں۔ میرے خیال میں ان امارتوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ علمائے کرام ان امارتوں کے بغیر بھی دعوت وتبلیغ کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ تمام امرا اپنی اپنی امارتیں چھوڑ کر ایک امارت کے ماتحت ہو جائیں، لیکن چونکہ معاملہ کرسی کا ہے اور کوئی امیر اپنی کرسی چھوڑ نا نہیں چاہتا۔ اس سلسلہ میں بعض لوگوں نے کوششیں بھی کی ہیں لیکن انہیں کامیابی کی کوئی صورت دکھائی نہیں دی۔ ایک جماعت کے امیر صاحب نے اس سلسلہ میں جو جواب دیا وہ سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے وہ فرماتے ہیں کہ ''جب سب جماعتیں متحد اور ایک ہو جائیں گی تو پھر ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔'' ان جماعتوں کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ تعصب اور نفرت کو ہوا دیتی ہیں بلکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾ (الروم: ۳۲)

''ہر جماعت کے پاس جو کچھ ہے اس پر وہ خوش ہے۔''

**سوال (۳):** کیا موجودہ مسلمانوں کی مذہبی وسیاسی جماعتیں، ساری شرعی ہیں یا غیر شرعی؟ اگر شرعی ہیں تو ''ولا تفرقوا'' پر عمل کیسے ہوگا؟

❶ الخ۔ ۷/ ۳۰۱ ح ۶۵۷۷ وسندہ حسن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**الجواب** (۳): مسلمانوں کا مختلف جماعتوں میں تقسیم ہو جانا تفرقہ کی ایک صورت ہے اور تفرقہ کی یہ شکل وصورت غیر شرعی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (ال عمران : ۱۰۳)

''تم سب کے سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔''

[یعنی تمام موجودہ سیاسی و مذہبی جماعتوں سے علیحدہ ہو جاؤ، کسی ایک کی بھی رکنیت وغیرہ اختیار نہ کرو]۔

**سوال** (٤): مسلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اتباع و پیروی اختیار کرے۔ قرآن و حدیث پر عمل پیرا رہے۔ اور اللہ کی نافرمانی سے بچتا رہے۔ اگر ایسا دور آ جائے کہ اس میں اللہ کی عبادت کرنا مشکل ہو جائے تو جنگل کی طرف نکل جائے وہاں بکریاں چرائے اور اللہ کی عبادت کرے اور اپنے دین کو فتنوں سے بچائے یا پھر اپنے گھر یا کسی مقام میں گوشہ نشین ہو جائے۔ اس سلسلہ میں احادیث میں جو تفصیل آئی ہے وہ ملاحظہ فرمائیں۔

سیّدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يوشك أن يكون خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال و مواقع القطر، يفربدينه من الفتن.)) ❶

''وہ زمانہ قریب ہے جبکہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی وہ ان کو لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا بارش کے گرنے کی جگہ (جنگل کے نالوں پر) چلا جائے گا اور فتنوں سے بھاگ کر اپنے دین کو بچا لے گا''

سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا اور یاد رکھو کہ پھر ان فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ پیش آئے گا۔ اس بڑے فتنہ میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے

❶ بخاری كتاب الايمان: ١٩، ٣٣٠٠، ٣٦٠٠، ٦٤٩٥، ٧٠٨٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



والا بہتر ہوگا فتنہ کی طرف دوڑنے والے سے۔ خبردار! جب یہ فتنہ وقوع میں آئے تو وہ شخص جس کے پاس اونٹ ہوا پنے اونٹ کے ساتھ ہو جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں مل جائے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین میں جا پڑے۔ (یعنی تمام مصروفیتوں کو چھوڑ کر گوشہ تنہائی اختیار کرے اور ان چیزوں میں مشغول و منہمک ہو جائے) ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور زمین نہ ہو وہ کیا کرے؟ فرمایا: وہ اپنی تلوار کی طرف متوجہ ہو اور اس کو پتھر پر مار کر توڑ ڈالے (یعنی اس کی دھار کو بیکار کر دے تا کہ جنگ و جدل کا خیال اس کے دل میں پیدا نہ ہو۔) اور پھر اس کو چاہئے کہ ان فتنوں سے نجات پانے کے لیے بھاگ نکلے اگر وہ جلد ایسا کر سکے (تو اس میں دیر نہ کرے) اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں نے تیرے احکام تیرے بندوں تک پہنچا دیئے۔ تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے۔ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر مجھ پر جبر کیا جائے یہاں تک کہ مجھ کو دونوں فریقوں میں سے کسی ایک فریق کی صف میں لے جایا جائے اور مجھ کو ایک شخص تلوار سے مارے یا کوئی تیر آ کر لگے اور مجھ کو مار ڈالے تو میری نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا: تیرے قاتل پر اپنا اور تیرا دونوں کا گناہ ہوگا اور یہ شخص جہنمیوں میں سے شمار ہوگا۔'' ❶

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بـادروا بـالأعـمـال فتـنًا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل مـؤمـنًـا ويـمسي كافرًا ويمسي مؤمنًا ويصبح كافرًا يبيع دينه بعرض من الدنيا.)) ❷

''اعمال (نیک) میں جلدی کرو ان فتنوں کے پیش آنے سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے (اس وقت) آدمی صبح کو اگر مومن ہوگا تو شام

❶ صحيح مسلم كتاب الفتن: ٧٢٥٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کو کافر ہو جائے گا اور اگر شام کو مومن ہو گا تو صبح کو کافر ہو جائے گا کیونکہ وہ اپنے دین کو دنیا کی تھوڑی سی متاع کی خاطر بیچ ڈالے گا۔"

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت آنے سے پہلے فتنے وقوع میں آئیں گے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے (یعنی ہر ساعت میں انقلاب پیدا ہوتا رہے گا) اس وقت آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ (ان فتنوں میں) بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اس وقت تو اپنی کمانوں کو توڑ ڈال اور کمانوں کے چلوں کو کاٹ دے۔ اور تلواروں کو پتھر پر مار دے (یعنی ان کی دھار کو بیکار کر دے) پھر اگر کوئی شخص تم میں سے کسی کو مارنے آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ آدم کے دو بیٹوں میں بہترین بیٹے کی مانند ہو جائے (یعنی مانند ہابیل کے)۔" ❷

ابو داؤد (۴۲۶۲ وھو حسن) کی ایک اور روایت میں "چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے" کے بعد یہ الفاظ ہیں کہ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ۔ (یعنی گھروں میں پڑے رہو) اور ترمذی (۲۲۰۴ وھو حسن) کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"تم اس میں اپنی کمانوں کو توڑ ڈالو اور ان کے چلے کاٹ دو اور گھروں میں پڑے رہو اور آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی مانند بن جاؤ۔" ❸

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فتنہ کے دور میں عبادت کرنے کا ثواب میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہوگا۔" ❹

---

❶ مسلم کتاب الایمان، ح: ۳۱۳.
❷ ابوداؤد: ۴۲۵۹۔ و اسنادہ حسن.
❸ ترمذی: ۲۲۰۴۔ وھو حسن.
❹ مسلم: ۲۹۴۸۔ دارالسلام: ۷۴۰۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنی امت کے لیے میں جن چیزوں سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے امام (پیشوا) ہیں اور جب میری امت میں تلوار چل جائے گی تو پھر قیامت تک نہ رکے گی۔ (یعنی قتال کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا)۔'' ❶

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری امت کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھ سے ہوگی۔'' ❷

المختصر یہ کہ پرفتن دور میں ہر مسلم کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کرتا رہے اور ایمان کو بچانے کے لیے جس طرح بھی ممکن ہو اس کی حفاظت میں لگ جائے۔ چاہے اس کے لیے اسے گوشہ نشین ہو جانا پڑے اور جنگل بیابان کی طرف نکل جانا پڑے۔ بعض صحابہ کرام اس بہترین دور میں بھی جب کہ وہ خیر کا زمانہ تھا، لیکن مسلمانوں کی جنگ وجدال کی وجہ سے وہ گاؤں، صحرا اور جنگل وغیرہ میں گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ جیسے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ۔ مسلمانوں کی آپس کی جنگ وجدال کی وجہ سے بعض صحابہ کرام نے دونوں جماعتوں سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور وہ دوسرے لوگوں کو بھی اس سے روکتے تھے جیسے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وغیرہما۔

پُرفتن دور میں مسلمانوں کے آپس میں جنگ وجدال میں کسی مسلمان کو حصہ لینے کے بجائے اس سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیے۔ البتہ تکفیری جماعتیں جو تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتی ہیں انہیں مٹانے کے لیے علمائے کرام اور اسلامی حکومت سے تعاون کرنا چاہیے۔ جس طرح خارجیوں کو قتل کرنے کی ترغیب نبی ﷺ نے دی ہے۔ گمراہ کرنے والے اماموں اور فتنہ پرور قائدین سے دور رہے۔

جہاں تک خلافت کے قیام کا معاملہ ہے تو اس سلسلہ میں تمام اہل اسلام کو قرآن و حدیث کے مطابق اپنے اعمال کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنا پڑے گا۔ اور جب ہمارے اعمال درست ہو گئے اور ہم مکمل اخلاص کے ساتھ اسلام پر عمل پیرا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ہمیں

❶ ابوداود: ح: ٤٢٥٢۔ وسنده صحيح۔ ❷ صحيح البخاري: ٧٠٥٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خلافت عطا فرما دے گا۔ خلافت کے لیے ایمان اور اعمال صالحہ ضروری ہیں۔ اور جب ایسی حالت میں تمام اہل ایمان متحد و متفق ہو کر خلافت کے لیے کوشاں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

**سوال (۵)**: کیا ابوعیسیٰ محمد الرفاعی کا پاکستان کے ایک گاؤں میں خلافت قائم کرنا صحیح تھا؟ کیونکہ بعض علماء کہتے ہیں کہ خلافت تو آزاد علاقے میں قائم کی جاتی ہے نہ کہ کسی دوسرے طاغوت یا کافر کی سرزمین پر؟

**الجواب(۵)**: خلافت کے لیے ضروری ہے کہ کسی ملک یا علاقہ کا کنٹرول خلیفہ کے پاس ہو اگر وہ علاقہ کسی ملک کی ملکیت ہو تو ظاہری بات ہے کہ وہاں خلافت کا قیام ناممکن ہے۔ اسی طرح اگر کوئی ملک کافروں کے کنٹرول میں ہو اور وہاں کے مسلمان وہ ملک خلیفہ کے حوالہ کر دیں تو ایسی صورت میں بھی وہاں خلافت قائم ہو جائے گی۔

**سوال (٦)**: کیا خلیفہ کے ساتھ مملکت، فوج اور طاقت کا ہونا لازمی ہے؟

**الجواب(٦)**: خلیفہ کے ساتھ مملکت، فوج اور طاقت کا ہونا لازمی ہے۔ جیسا کہ اس مضمون میں ثابت کر دیا گیا ہے۔

**سوال (۷)**: کیا امارت، خلافت اور سلطنت ہم معنی الفاظ ہیں؟ کیا ان تینوں الفاظ میں اقتدار یا زمین رکھنے کا مفہوم شامل نہیں جیسے سرحد میں خان، پنجاب میں چودھری، سندھ میں وڈیرا اور بلوچستان میں سردار اور اردو میں بادشاہ، حکمران الفاظ ہیں؟

**الجواب(۷)**: امارت، خلافت اور سلطنت مترادف الفاظ ہیں اور ان سے مراد خلافت و حکومت ہی ہے اور خلیفہ کے لیے طاقت و اقتدار ضروری چیز ہے ورنہ وہ خلیفہ برائے نام ہی خلیفہ ہوگا۔

**سوال (۸)**: کیا خلیفہ کے لیے آزاد ہونا بھی لازمی ہے کہ وہ کفار کے تسلط میں نہ ہو؟

**الجواب(۸)**: خلیفہ کے لیے آزاد ہونا ضروری ہے۔ اگر وہ کسی کافر ملک کا محکوم اور برٹش حکومت کا وظیفہ خوار ہو تو ایسا شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال (۹):** ابوعیسیٰ محمد الرفاعی سے بقول ان کی مملکت جب چھین لی گئی اور انہوں نے برطانیہ میں پناہ لی تو کیا اس طرح ان کی خلافت ختم نہیں ہو گئی؟

**الجواب (۹):** ابوعیسیٰ محمد الرفاعی کی خلافت قائم ہی کب ہوئی تھی کہ ان سے چھین لی گئی ہو!! خلیفہ صاحب تو اس وقت برٹش حکومت کی پناہ میں ہیں اور وہاں کے قوانین کے مطابق ان کے ملک میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ وہ تو خود پناہ گزین ہیں، لہٰذا خلافت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

**سوال (۱۰):** کیا نبی ﷺ نے نبوت ملنے سے پہلے اپنے آپ کو نبی کہا یا کہلوایا یا خلفاء نے خلافت ملنے سے قبل اپنے آپ کو خلیفہ کہا یا کہلوایا جیسے ابوعیسیٰ الرفاعی کو ابھی خلافت یعنی سلطنت نہیں ملی، لیکن اپنے آپ کو خلیفہ کہتے ہیں؟

**الجواب (۱۰):** نبی ﷺ نے نبوت ملنے سے قبل کبھی بھی اپنے آپ کو نبی نہیں کہا۔ اسی طرح خلفا نے بھی خلافت ملنے سے پہلے اپنے آپ کو خلیفہ نہیں کہا۔ اسی طرح خلیفہ صاحب کو بھی ابھی تک خلافت نہیں ملی ہے، لہٰذا ان کا اپنے آپ کو خلیفہ کہنا یا کہلوانا درست نہیں ہے۔ بلی کو خواب میں چھیچھڑے دکھائی دیتے ہیں اور ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے، ممکن ہے کہ خلیفہ صاحب بھی اپنی خیالی خلافت ہی میں رہتے ہوں اور اپنے آپ کو خلیفہ کہتے اور کہلواتے ہوں۔

**سوال (۱۱):** کیا خلافت بغیر ریاست وسلطنت لغت یا اصطلاح شرع میں معروف ہے؟

**الجواب (۱۱):** خلافت کا تصور حکومت و ریاست کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

**سوال (۱۲):** کیا قرآن وحدیث میں جو الفاظ آئے ہیں ان کا معنی ہم لغت میں نہیں دیکھیں گے؟ یا ہر زبان کے بامحاورہ جملے والفاظ بھی ہوتے ہیں جیسے ہمارے ہاں اگر گوشت کہا جائے تو اس مراد بڑا گوشت ہوتا ہے اگر چہ لغت میں گوشت چھوٹے جانور اور مچھلی کے گوشت کو بھی کہتے ہیں لیکن مستعمل بڑے گوشت کا مفہوم ہے تو کیا عرب لغت یا اصطلاح میں خلیفہ کو طاقت اور اقتدار کا حامل نہیں سمجھا جاتا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**الجواب(۱۲):** خلیفہ قرآن وحدیث اور لغت ہر جگہ بادشاہ اور سلطان ہی کی معنوں میں آتا ہے۔ لیکن جس نے نہ ماننا ہو اور "میں نہ مانوں" والے محاورے پر وہ عمل پیرا ہو تو ایسے شخص کا کوئی کیا کرسکتا ہے؟ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

**سوال(۱۳):** خلیفہ پر کتنے مسلمانوں کا اجماع ہونا شرط ہے؟

**الجواب(۱۳):** امت کے اہل حل وعقد اور مجلس شوریٰ کے اراکین کسی خلیفہ پر متفق ہو جاتے ہیں تو ایسا شخص خلافت کا حق دار ہے۔ اور تمام لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

فائدہ:..... ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس کی گردن میں امام کی بیعت نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ اس حدیث کی تشریح میں امام اہل سنت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((الامام الذی یجمع المسلمون علیه ، کلهم یقول: هذا امام، فهذا معناه .)) ❶

"اس سے وہ امام مراد ہے جس پر مسلمانوں کا اجماع ہو۔ ہر مسلمان یہی کہے کہ یہ امام (خلیفہ) ہے۔ پس اس حدیث کا یہی مفہوم ہے۔"

**سوال (۱٤):** کیا آپ ﷺ یا کسی خلیفہ سے ثابت ہوسکتا ہے کہ کسی شہر جیسے کراچی پر اس کی حکومت اور سلطنت نہ ہو لیکن اس نے اپنے لیے امیر کراچی کا لقب اختیار کیا ہو۔ جیسا کہ تمام مذہبی وغیر اقتدار سیاسی جماعتوں کے امرا ہیں۔ حتیٰ کہ ابوعیسیٰ خلیفہ جو کہ لندن میں پناہ لیے ہوئے ہیں اس کے بھی مختلف شہروں اور ممالک پر امراء موجود ہیں اگرچہ ان ممالک اور شہروں میں اس کی سلطنت نہیں۔

**الجواب(۱٤):** اس طرح کی کوئی چیز ثابت نہیں ہے۔ یہ لوگ امیر اور حاکم نہیں ہیں، لیکن اس کے باوجود یہ اپنے آپ کو امیر پشاور، امیر ملتان اور امیر المؤمنین تک لکھتے ہیں: دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا۔

---

❶ المسند من مسائل الامام احمد للخلال قلمی: بحواله الامامة العظمیٰ عند أهل السنة والجماعة، ص: ۲۱۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال (۱۵)**: صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق ''اگر خلیفہ نہ ہو تو تمام فرقوں سے الگ ہو جاؤ'' کیا فرقوں سے نماز، جنازہ، نکاح میں علیحدگی مقصود ہے یا خلیفہ نہ ہو اور مسلمین آپ (آپس) میں خلافت کے لیے جنگ کریں تو صرف اس کشمکش میں فرقوں سے علیحدگی ہے؟ خلیفہ نہ ہو اور تمام فرقے دندناتے پھر رہے ہوں تو علیحدگی کی کیا صورت مقصود ہے؟

**الجواب (۱۵)**: تمام فرقوں سے الگ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی تنظیم میں شامل نہ ہوا جائے البتہ براور تقویٰ کے امور میں ان کے ساتھ تعاون ہونا چاہئے اور اثم وعدوان میں ان سے علیحدگی ضروری ہے۔ یہ بھی اس صورت میں کہ جب ان کے عقائد ونظریات درست ہوں۔ اور سنت نبوی ﷺ پر وہ عمل پیرا ہوں۔ نیز سیاسی جماعتوں سے بھی علیحدگی ضروری ہے۔ اور پُرفتن دور میں گوشہ نشینی اختیار کرنی چاہئے جیسا کہ اس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔

**سوال (۱٦)**: سورۃ انعام آیت ۱۲۱ کی رو سے کیا کسی کافر یا طاغوت کی شرک وکفر کی ملازمت، شرک نہ ہوگا؟

مخلص: تنویر اختر صدیقی صوبائی پبلک سروس کمیشن، فیز IV، سکاوٹ بلڈنگ، پشت تا تارہ پولیس اسٹیشن، حیات آباد پشاور۔

**الجواب (۱٦)**: ملازمت کسی کافر اور مشرک کی بھی جائز ہے، جب تک کہ اس ملازمت میں اسلام کو نقصان پہنچانے والا کوئی عمل شامل نہ ہو۔ نیز اس ملازمت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی کوئی نافرمانی نہ ہوتی ہو۔ سورۃ الانعام کی آیت ۱۲۱ میں یہ مضمون ذکر ہوا ہے کہ ''شیاطین اپنے دوستوں کی طرف ایسی باتیں القا کرتے ہیں کہ وہ تم سے لڑائی اور جدال کریں، لہٰذا ایسی صورت میں اگر تم ان مشرکوں کی اطاعت کرو گے تو تم بھی مشرک بن جاؤ گے۔'' هذا ما عندي والله أعلم . (الحديث: ۲۲)

كتبه ابو جابر عبدالله دامانوی

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# بے اختیار خلیفہ کی حقیقت کا جواب

# الجواب

حصہ دوم

مصنف

ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**حصہ دوم:**

# بے اختیار خلیفہ کی حقیقت کا جواب

## الجواب

(مصنف ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔ امابعد:

مقدمہ:

الحمدللہ! راقم الحروف نے چند سال پہلے جماعت المسلمین (غیر رجسٹرڈ) کی اصلاح کے لیے ایک مضمون تحریر کیا تھا جو مارچ ۲۰۰۶ء میں بمطابق صفر ۱۴۲۷ ہجری کو ماہنامہ الحدیث حضرو شمارہ نمبر ۲۲ میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کو لکھنے کی وجہ یہ تھی کہ کیماڑی بھٹہ ولیج میں جناب عبد اللطیف صاحب کے گھر پر اہل حدیث کے معروف مناظر محترم جناب ابو اسجد صدیق رضا صاحب نے پاکستان میں جماعت المسلمین کے امیر جناب وقارعلی شاہ صاحب سے جماعت المسلمین کے عنوان پر ایک مناظرہ کیا تھا جس میں وقارعلی شاہ صاحب سخت بوکھلا گئے تھے، اس مناظرہ کو دیکھ کر اور فریقین کے دلائل کو سن کر راقم الحروف نے سوچا کہ اس موضوع پر ایک مضمون تیار کر دیا جائے جو عامۃ المسلمین کی راہنمائی کا سبب بنے اور جماعت المسلمین کی طرف سے جو مغالطے دیئے جا رہے ہیں ان کا بھی سد باب ہو سکے۔ پھر اسی دوران اس موضوع پر جناب تنویر اختر صدیقی صاحب آف پشاور کی طرف سے ایک سوالنامہ بھی موصول ہوا تھا جس کا جواب لکھتے ہوئے یہ مضمون معرض وجود آیا تھا۔ اب آٹھ سال بعد مارچ ۲۰۱۴ء کو اہل خلافت کی طرف سے اس کا مفصل جواب شائع ہوا، جو جناب عبدالرزاق صاحب نے تحریر کیا ہے، موصوف نے اپنی کتاب پر اپنا عہدہ تحریر نہیں کیا کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جماعت المسلمین میں کس عہدہ پر فائز ہیں؟ یہ جماعت اپنے امیر کو ''خلیفہ'' قرار دیتی ہے اور اس کے لیے بیعت کے انعقاد کو بھی ضروری قرار دیتی ہے۔ اس جماعت کے خلیفہ اول محترم جناب ابوعیسیٰ محمد علی الرفاعی الحسینی الہاشمی القریشی صاحب ہیں۔ جو تا حال برطانیہ میں مقیم ہیں اور اب معلوم ہوا ہے کہ خلیفہ صاحب کا برطانیہ میں انتقال ہو گیا ہے اور وہ بیس (۲۰) سال تک برائے نام خلیفہ رہنے اور اپنے مریدین کی بیعت حاصل ہونے کے باوجود بھی عہدہ خلافت کے حصول میں بری طرح ناکام ہو کر دنیا سے کوچ کر گئے اور خلافت کی جو تمنا وہ دل میں لیے ہوئے تھے، افسوس کہ وہ پوری نہ ہو سکی۔ اور اب ان کی جگہ نئے خلیفہ کا تقرر وجود میں آ چکا ہے، یہ خلیفہ دوم محترم جناب عامر قریشی صاحب آف لاہور ہیں۔ اب دیکھتے ہیں کہ نئے خلیفہ صاحب کب تک برائے نام خلیفہ بنے رہتے ہیں اور عوام الناس کو قرآن و حدیث کے نام سے کب تک بے وقوف بناتے ہیں۔ موصوف اپنی کتاب ''بے اختیار خلیفہ کی حقیقت کا جواب'' میں لکھتے ہیں:

ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی صاحب نے چند سال پہلے ''خلیفہ ابوعیسیٰ محمد علی الرفاعی الحسینی الہاشمی القریشی حفظہ اللہ تعالیٰ اور ان کی بیعت میں مجتمع جماعت المسلمین کے خلاف ایک مضمون بعنوان ''بے اختیار خلیفہ کی حقیقت'' لکھا تھا جو ''الحدیث'' رسالے میں چھپا تھا، میں نے اس مضمون کو غور سے پڑھا اور اس میں سے جماعت المسلمین، ان کے امام خلیفہ ابوعیسیٰ اور مسئلہ خلافت کے حوالے سے ایسے ''حقائق'' تلاش کرنے کی کوشش کی جو ہماری خطاؤں کو واضح کرتے ہوں تاکہ ہم ان حقائق کے سامنے جھک سکیں اور اپنی اصلاح کر سکیں مگر ابو جابر صاحب کے مضمون میں حقائق کا بیان اور مسئلہ خلافت پر سنجیدہ علمی گفتگو کم ہی سامنے آئی، زیادہ تر غلط فہمیاں، ملمع سازیاں اور تنقید کے لیے دلیل کی بجائے محض استہزا اور مناظرہ بازی کا انداز ہی سامنے آیا جبکہ یہ مسئلہ مناظرہ بازی کی بجائے سنجیدہ علمی گفتگو کا متقاضی ہے۔

ابو جابر صاحب نے اس مضمون میں جماعت المسلمین اور ان کے امام خلیفہ ابوعیسیٰ (جسے دامانوی صاحب نے ''خلیفہ والی جماعت'' لکھا ہے) کے حوالے سے بغیر کسی ثبوت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



محض منفی تاثر سازی کے ساتھ حقائق کو چھپانے اور جماعت و امام کو ''خارجی و تکفیری'' ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جس سے لوگوں کے ذہنوں میں جماعت و امام کے حوالے سے غلط فہمیاں اور شکوک و شبہات پیدا ہوئے اس بنا پر میں مضمون چھپتے ہی اس کا جواب لکھنے کی شدید ضرورت محسوس کرتا تھا مگر قدراً ایسا نہ کر سکا۔

حالیہ دنوں میں ابوعیسیٰ حفظہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیعت کا سلسلہ تیز ہونے پر بعض مقامات پر اہل حدیثوں کی طرف سے دامانوی صاحب کا یہ مضمون تقسیم کیا گیا تاکہ بیعت کے تیز ہوتے ہوئے سلسلے کو روکا جا سکے، اس پر بعض بھائیوں نے راقم پر اس مضمون کا ''کتاب و سنت کی روشنی میں جواب'' لکھنے اور چھپائے گئے حقائق کو واضح کرنے پر زور دیا جس پر میں قلم اٹھانے پر مجبور ہوا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری راہنمائی اور مدد فرمائے مجھے ''حقائق'' کو واضح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

**الجواب بعون الوہاب:**

موصوف نے میرے مضمون پر جو تاثرات ظاہر فرمائے ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔ الحمد للہ! میں نے اس مضمون میں ناقابل تردید دلائل کے ساتھ ثابت کیا تھا کہ اس جماعت کا اپنے امیر کو خلیفہ قرار دینا بالکل غلط ہے کیونکہ وہ خلیفہ بالکل نہیں ہیں کیونکہ ان کے پاس خلافت نہیں ہے، اور بغیر خلافت کے کوئی شخص خلیفہ نہیں بن سکتا۔ دراصل خلیفہ صاحب کو ہم اس تناظر میں دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرز کے خلیفہ ہیں:

(۱)...... اولاً اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے اور موصوف نے بھی اس کتاب میں اس مضمون کی بعض آیات نقل فرمائی ہیں، اس طریقہ استدلال سے تو ہر انسان خلیفہ ہے اور اس تناظر میں محترم عبدالرزاق صاحب بھی اور ان کی جماعت کا ہر فرد بلکہ دنیا میں بسنے والے تمام مسلم خلیفہ ہیں۔ تو پھر اس جماعت کے امیر جناب ابوعیسیٰ الرفاعی صاحب کی اس میں کیا خصوصیت ہے؟

(۲)...... ثانیاً خلیفہ سے مراد کسی ملک کا حکمران ہونا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جناب ابو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عیسیٰ صاحب کسی بھی ملک کے خلیفہ نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس خلافت نہیں ہے تو ظاہر سی بات ہے کہ وہ خلیفہ بھی نہیں ہیں، اور انہیں خلیفہ کہنا ایک مذاق سے کم نہیں ہے اسے ایک مثال سے میں واضح کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور وہ مثال یہ ہے: بچے جب کوئی کھیل کھیلتے ہیں تو ان میں ایک بچہ بادشاہ بن جاتا ہے، دوسرے بچے کو وہ وزیر قرار دے دیتے ہیں اور تیسرا بچہ چور بن جاتا ہے اور وہ بچے اس کھیل سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں حالانکہ جو بچہ بادشاہ بنتا ہے اس کے پاس بادشاہت وحکومت نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی، اسی طرح وزیر بچہ کے پاس وزارت نہیں ہوتی اور چور بچہ بھی حقیقتاً چور نہیں ہوتا۔ کسی نے ایسے ہی موقع کے لیے کہا ہے:

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

اب سوچیں کہ مذاق کون کر رہا ہے؟ استہزاء کا موقع کون فراہم کر رہا ہے؟

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

اور آپ کو اس مضمون میں حقائق اس لیے بھی نظر نہیں آئے کہ آپ کے دماغ پر جماعت المسلمین (اہل خلافت) کا خول چڑھا ہوا ہے اور آپ ان کے خلیفہ سے اندھی عقیدت کی حد تک متاثر ہیں اور اسی خلیفہ کو آپ حقائق سمجھ بیٹھے ہیں تو اب اصل حقائق آپ کو کس طرح نظر آ سکتے ہیں؟

خلیفہ ایک تو لغوی معنی کے لحاظ سے ہوتا ہے اور اس طرح کا خلیفہ ہر انسان ہے اور دوسرا خلیفہ اصطلاحی معنی کے لحاظ سے ہوتا ہے کہ ہم جب بھی کسی کو خلیفہ کہیں گے تو خلافت کا تصور فوراً ذہن میں آ جائے گا۔ مثلاً خلیفہ ہارون الرشید کہتے ہی بنوعباس کے خلیفہ کا تصور ذہن میں آ جائے گا۔ لیکن اگر کوئی خلیفہ ابوعیسیٰ الرفاعی کہے تو کس ملک کا تصور ذہن میں آئے گا؟

یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ آپ کے خلیفہ کو کس نے خلیفہ تسلیم کیا ہے؟ اور امت مسلمہ کے حل وعقد اور دین اسلام میں رسوخ رکھنے والے کس عالم دین نے انہیں خلیفہ مان لیا ہے؟ دراصل آپ لوگوں نے جماعت المسلمین کے نام سے ایک نئی جماعت کھڑی کی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لوگوں کو اس میں شامل کرنے کی تگ ودو کی اور اس طرح امت مسلمہ میں ایک نیا فرقہ کھڑا کر دیا ورنہ جماعت المسلمین کسی جماعت کا نام ہے ہی نہیں۔ جماعت المسلمین تو خلافت و حکومت کا نام ہے اور خلافت وحکومت آپ لوگوں کے پاس نہیں ہے تو اس طرح یہ جماعت المسلمین نام رکھنا بھی مذاق ہی ہے۔ جماعت المسلمین کسی کاغذی جماعت کا نام نہیں ہے بلکہ یہ امارت وحکومت کا نام ہے حدیث کے الفاظ ہیں:

((تلزم جماعة المسلمين وامامهم .))

جماعۃ المسلمین (امارت وحکومت) اور اس کے امام (خلیفہ) کے ساتھ رہنا۔

(بخاری ومسلم)

یہی نام جماعت المسلمین رجسٹرڈ نے بھی رکھا اور اسے نام قرار دیا اور امت مسلمہ میں ایک کاغذی جماعت کا اضافہ کر دیا۔ اگر یہ نام ہوتا تو سلف صالحین میں سے کسی امام، محدث اور عالم نے ایسی جماعت بنا کر کیوں نہ انہوں نے یہ نام رکھ لیا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جماعت المسلمین کی حقیقت سے واقف تھے کیونکہ یہ امارت وحکومت کا دوسرا نام ہے۔ اس لیے کسی نے بھی یہ نام نہیں رکھا۔ پھر جماعت المسلمین کا یہ نام عربی رسم الخط کے لحاظ سے بھی غلط ہے کیونکہ عربی رسم الخط میں جماعۃ المسلمین چھوٹی اور گول ''ۃ'' کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ اس میں بڑی ''ت'' استعمال نہیں ہوتی۔

خلیفہ کے تقرر کے لیے میں نے خلفاء راشدین کی مثال پیش کی تھی کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا تقرر نبی ﷺ کی سنت کو سامنے رکھ کر ہی کیا تھا اور نبی ﷺ نے اپنی سنت کے ساتھ ساتھ خلفاء راشدین کی سنت کو بھی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، میں نے لکھا تھا:

خلیفہ والی جماعت نے جس طریقہ سے اپنے خلیفہ کا انتخاب کیا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کا سلسلہ جاری کیا ہے یہ ایک انوکھی اور عجیب سی بات لگتی ہے کیونکہ دنیا کی تاریخ میں آج تک ایسا کوئی خلیفہ نہیں گزرا جو کہ مسند خلافت کے بغیر ہی خلیفہ بن گیا ہو اور اس کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خلافت کی بیعت بھی لی جا رہی ہو۔ اس سلسلہ میں انہیں خلفائے راشدین کی طرف دیکھنا ہوگا اس لیے کہ جب خلفائے راشدین کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تو وہ فوری طور پر تخت خلافت پر بھی براجمان ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں تم کو وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقوی کی اور (امیر کی بات) سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ تمہیں حبشی غلام کی بھی اطاعت کرنی پڑے، تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہا تو وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا تو ایسی حالت میں تم پر لازم ہے کہ تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرنا۔ اسی کے ساتھ وابستہ ہو جانا اور اسے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑے رہنا اور تم (دین میں) نئی نئی باتوں اور کاموں سے بچتے رہنا اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ ❶ مسلمانوں کے لیے اختلاف کے دور میں بھی نبی ﷺ کی سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے تا کہ ان اختلافات کا سدباب ہو سکے۔ اب جس طرح خلفائے راشدین کی بیعت لی گئی اور اس کے نتیجے میں وہ مسند خلافت پر براجمان ہوئے اسی طرح آج تمام مسلمانوں کو بھی خلفائے راشدین کی سنت کے مطابق ہی کسی خلیفہ کی بیعت کرنی ہوگی۔ نبی ﷺ نے ہمیں دین میں نئے نئے کاموں کو اختیار کرنے سے منع فرما دیا ہے کیونکہ ہر نیا کام بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ لہٰذا اب جس طرح کی بیعت اہل خلافت اپنے خلیفہ کے لیے لے رہے ہیں یہ بدعت اور نیا نرالا کام ہے اور لوگوں کو گمراہی (بدعت) کی طرف دعوت دینے کے مترادف ہے۔

اس جماعت کے امیر ابوعیسیٰ محمد الرفاعی صاحب جو اس وقت انگلینڈ میں عیسائیوں کی پناہ میں ہیں اور وہ لندن کے قوانین کے مطابق وہاں بود و باش اختیار کئے ہوئے ہیں اور دوسری طرف پاکستان میں ان کے لیے بیعت خلافت کا فریضہ انجام دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ

❶ رواہ احمد: ٤/١٢٦، ١٢٧، ابو داؤد: ٤٦٠٧، وابن ماجه: ٤٣ بحواله مشکوة المصابیح كتاب الايمان باب الاعتصام بالكتاب و السنة: ١٦٥ وقال الترمذي: حسن صحيح و صححه ابن حبان: موارد ١٠٢ و الحاكم ١/ ٩٥، ٩٦ و وافقه الذهبي، وقال الالباني و حافظ زبير على زئی: سنده صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نے خلیفہ کے لیے اولوالامر کے الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں۔ اولوالامر کے معنی ہیں امر والا یعنی جس کا آرڈر اور فرمان مانا جاتا ہو اور یہاں معاملہ الٹ ہے یعنی خلیفہ صاحب خود مامور و محکوم ہے۔ اہل خلافت اپنے خود ساختہ خلیفہ کے لیے وہ تمام احادیث پیش کرتے ہیں کہ جس میں خلیفہ و امیر کی بیعت کرنے اور اس کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ عربی کا ایک محاورہ ہے کہ ثبت العرش ثم انقش پہلے عرش (تخت) ثابت کریں تو پھر اس پر نقش و نگار کی بات کریں۔ عرش کا کوئی ثبوت ہی نہیں اور آپ اس پر نقش و نگار بنانے کی باتیں کرنے لگے ہیں۔ پہلے آپ یہ تو ثابت کریں کہ یہ خلیفہ واقعی اصلی خلیفہ ہے؟ اور جب اصلی ثابت ہو جائے گا تو پھر ان تمام احادیث کا اطلاق بھی اس کی ذات پر ہو سکے گا۔ ہم اہل خلافت سے دلیل مانگتے ہیں کہ ایسے خلیفہ کے لیے آپ کے پاس آخر ایسی کونسی دلیل ہے کہ جس کی بنا پر آپ نے امت مسلمہ میں ایک نیا فرقہ کھڑا کر دیا ہے اگر اس سلسلے میں کوئی واضح اور صریح دلیل موجود ہے تو اسے پیش کریں کیونکہ اصولی بات یہی ہے کہ جو شخص کسی بات کا دعویٰ کرتا ہے۔ دلیل بھی اس کے ذمے ہوتی ہے۔ (1)

میری گزارشات پر تبصرہ کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں:

محترم ابو جابر صاحب نے اوپر پیرا (۲) میں بہت بڑی ڈنڈی ماری ہے۔ پیرے کے شروع میں لکھتے ہیں کہ: ''مسلمانوں کے لیے اختلاف کے دور میں بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت اور خلفائے راشدین کی سنت اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے'' جبکہ آخر میں لکھتے ہیں کہ ''اب جس طرح خلفائے راشدین کی بیعت لی گئی اور بیعت کے نتیجے میں وہ مسند خلافت پر براجمان ہوئے اسی طرح آج تمام مسلمانوں کو بھی خلفائے راشدین کی سنت کے مطابق ہی کسی خلیفہ کی بیعت کرنی ہوگی۔

محترم قارئین! ابو جابر صاحب سے پوچھیں کہ آپ نے پیرے کے شروع میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کا اور خلفائے راشدین کی سنت کا یعنی دونوں سنتوں کا ذکر کیا ہے مگر آخر

(1) مقالات الحدیث، ص ٤٨٤ تا ٤٨٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں صرف خلفائے راشدین کی سنت کا کیوں پابند کر رہے ہیں؟ کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت منسوخ ہوگئی ہے؟ جبکہ:

(۱)...... خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت اس دور کی ہے جب امت کے پاس ''سلطنت و اقتدار والی خلافت'' پہلے سے موجود تھی جو کہ رسول اللہ ﷺ نے طواغیت کے مقابل انتہائی مغلوبیت میں جدو جہد شروع کر کے حاصل کی تھی اور جاتے ہوئے امت کے پاس چھوڑ کر گئے تھے نہ کہ کسی خلیفہ کو منتقل کر کے گئے تھے۔

(۲)...... رسول اللہ ﷺ کی سنت میں دوطریقے شامل ہیں:

۱۔ نبی ﷺ کی شرعی قیادت میں انتہائی مغلوبیت میں ''سلطنت و اقتدار والی خلافت'' کے حصول کی جدو جہد کا طریقہ۔

۲۔ نبی ﷺ کی شرعی قیادت میں ''سلطنت و اقتدار والی خلافت'' ملنے کے بعد اس کی تدبیر کا طریقہ۔

(۳)...... خلفائے راشدین کی سنت میں دوطریقے شامل ہیں جو سنت نبی ﷺ ہی سے ماخوذ ہیں۔ www.kitabosunnat.com

۱۔ شرعی قائد ''خلیفہ (سیاست امہ میں نبی ﷺ کے نائب و جانشین) کے تقرر کا طریقہ۔

۲۔ امت کو پہلے سے حاصل شدہ ''سلطنت و اقتدار والی خلافت'' کا خلیفہ کو (سیاستِ امہ میں نبی ﷺ کے نائب و جانشین کو) منتقلی کا طریقہ۔

(٤)...... رسول اللہ ﷺ کے دور اور خلفائے راشدین کے دور میں ایک چیز مشترک ہے کہ مومنین صرف شرعی قیادت میں رہے، نبی ﷺ کی موجودگی میں نبی ﷺ شرعی قائد ہوتے تھے اور نبی ﷺ کے بعد خلیفہ شرعی قائد ہوتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم پوری زندگی پہلے نبی ﷺ اور پھر خلیفہ کی شرعی قیادت میں رہے۔

(٥)...... آج اہل ایمان نبی ﷺ کی سنت کے اس دور کی طرح کے دور سے گزر رہے ہیں جب اہل ایمان طاغوت کے ہاتھوں مغلوب تھے مگر آپ ﷺ کی شرعی قیادت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں حصول اقتدار کی جدو جہد کر رہے تھے، مگر آج اس جدو جہد کی قیادت کے لیے کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ اس کی قیادت اب خلیفہ (سیاست امہ میں نبی ﷺ کا نائب و جانشین) کرے گا۔

(٦)..... نبی کی بجائے خلیفہ (سیاست امہ میں نبی ﷺ کے نائب و جانشین) کی شرعی قیادت میں نبی ﷺ کی سنت کے مطابق ''سلطنت واقتدار والی خلافت'' کے حصول کی جدو جہد کرنی ہوگی۔

(٧)..... سلطنت واقتدار والی خلافت پہلے نبی ﷺ نے حاصل کی تھی پھر خلفائے راشدین کو ملی تھی، ابو جابر صاحب کی طرف سے دعویٰ تو نبی ﷺ کی سنت اور خلفائے راشدین دونوں کی سنت پر عمل کا کرنا مگر مثال صرف خلفائے راشدین کی سنت کی دینا اور پابند بھی صرف اسی ایک سنت کا کرنا یہ علمی وعملی خیانت نہیں تو اور کیا ہے؟ (جواب ص ٦٠ تا ٦٢)

ہر نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اس کی قوم کے لیے نبی، قائد اور راہنما مقرر فرمایا۔ بعض انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ خلافت بھی عطاء فرمائی لیکن ہر نبی کو خلافت نہیں ملی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے انبیاء کرام بھی بھیجے جن کے ماننے والے صرف دو افراد تھے بعض کے ماننے والا ایک اور بعض کا کوئی بھی امتی نہیں بنا۔ ❶

موصوف نے نبی ﷺ کے اس دور کو اپنی خلافت کے لیے دلیل بنانے کی کوشش کی ہے کہ جب نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انتہائی مشکل حالات اور مغلوبیت کی حالت میں تھے۔ اس دور میں مسلمان ہر طرح کے تشدد اور ظلم وستم کا نشانہ بن رہے تھے اور انہیں اسلام کی وجہ سے ہر طرح کی اذیتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اور یہ دور نبی ﷺ کی نبوت کا دور تھا اور لوگ آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت نبوت کر رہے تھے اور یہ بیعت خلافت نہیں تھی بلکہ بیعت نبوت تھی یعنی نبی ﷺ کو نبی ماننے اور تسلیم کرنے کی بیعت تھی اور نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دنیا میں اللہ کے دین کو غالب کرنے کی بھر پور جدو جہد فرما

❶ بخاری: ٥٧٥٢، مسلم: ٥٢٧، مسند احمد: ٢٤٤٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



رہے تھے۔ آپ ﷺ کی یہ جدو جہد حصول اقتدار کی کوشش بالکل نہیں تھی، بلکہ آپ ﷺ دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لیے تشریف لائے تھے ورنہ مشرکین مکہ نے تو آپ ﷺ کو اقتدار کی پیش کش کی تھی لیکن آپ ﷺ نے ان کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا تھا اور اسی جدو جہد کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اقتدار بھی عطا فرما دیا تھا۔ موصوف اپنے خلیفہ کو نبی ﷺ پر قیاس کر رہے ہیں موصوف بتائیں کہ ان کا خلیفہ کوئی نبی ہے؟ جو آپ اسے نبی پر قیاس کر رہے ہیں؟ پھر موصوف بتائیں کہ انہیں اور ان کے متبعین کو کیا وہ مصائب و مشکلات پہنچی ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پہنچی تھیں۔ پھر کیا موصوف لوگوں کے سامنے اللہ کی توحید کو کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں، موصوف اور ان کے ساتھی تو طلب خلافت کی دعوت میں لگے ہوئے ہیں اور دین کی اصل دعوت کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ خلافت کے مسئلہ کو خلفاء راشدین کی خلافت ہی پر قیاس کر کے خلیفہ کا تقرر کیا جائے گا اور وہ بھی اس صورت میں کہ جب خلافت موجود ہو عدم خلافت کی صورت میں کسی کو کس طرح خلیفہ تسلیم کر لیا جائے؟ موصوف احادیث میں سے کوئی ایک ہی ایسی مثال پیش کر دیں یا سلف صالحین کے دور کی کوئی ایک ہی مثال ایسی پیش کر دیں کہ کوئی خلیفہ، خلافت کی عدم موجودگی کے باوجود بھی خلیفہ بن گیا ہو، اور لوگوں نے اسے خلیفہ تسلیم کر لیا ہو یہ بات ہم نے بار بار دہرائی ہے کیونکہ اس کی شرعاً کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ نیز اگر کوئی خلیفہ اور خلافت موجود نہ ہو تو کیا اسلام نے اس سلسلہ میں ہماری کوئی راہنمائی نہیں فرمائی؟ یقیناً اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائی گئی ہے، آیئے اس سلسلہ کی احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں، موصوف نے ان احادیث کو نقل تو کیا ہے لیکن ان پر غور و تدبر نہیں کیا۔ احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے دور کو دور نبوت قرار دیا ہے، اسے دور خلافت قرار نہیں دیا۔ اپنے بعد کے دور کو آپ ﷺ نے دور خلافت قرار دیا۔ چنانچہ اس سلسلہ کی احادیث ملاحظہ فرمائیں:

## دور نبوت اور دور خلافت میں فرق ہے؟:

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



فرمایا: تم میں نبوت کا وجود اس وقت تک رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نبوت کو اٹھا لے گا اور اس کے بعد خلافت ہوگی جو نبوت کے طریقہ پر ہوگی۔ پھر خلافت کو اٹھا لے گا اور اس کے بعد بادشاہت ہوگی کاٹنے والی (یعنی جس میں بعض لوگ بعض پر زیادتی اور ظلم کریں گے) پھر جب تک اللہ چاہے گا اسے قائم رکھے گا پھر اس کو بھی اللہ تعالیٰ اٹھا لے گا۔ پھر تکبر اور غلبہ کی حکومت ہوگی اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ قائم رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھا لے گا، اور اس کے بعد (دوبارہ) نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہوگی۔ (جب امام مہدی اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کا دور آئے گا) اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔ [1]

اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ خلافت کو رخصت ہوئے ایک عرصہ بیت چکا ہے اور اب غالباً تکبر اور غلبہ کی حکمرانی کا دور ہے۔ اہل ایمان عیسیٰ علیہ السلام کے اس دور کے آنے کے منتظر ہیں کہ جن کے دور میں خلافة علی منهاج النبوة قائم ہوگی۔ اگر خلیفہ صاحب امام مہدی بننے کے خواب دیکھ رہے ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ امام مہدی کی کچھ مخصوص علامات اور ان کے دور کے کچھ ایسے مخصوص حالات ہیں کہ جن سے ان کی شناخت بآسانی ہو جائے گی مثلاً دجال کا ظہور ہوگا وغیرہ۔

ایک حدیث میں خلافت (خلافت علی منهاج النبوة) کو تیس سال میں محدود کیا گیا ہے۔ سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

((الخلافة ثلثون سنةً ثم يكون ملكاً ثم يقول سفينة: امسك خلافة ابي بكر سنتين و خلافة عمر عشرة و عثمان اثنتى عشرة و علي ستة .)) [2]

---

[1] مسند احمد ٤/٢٧٣، و البيهقي في دلائل النبوة ٦/٤٩١، الموسوعة ٣٠/ ٣٥٥، مجمع الزوائد ٥/١٨٨، مشكوة، ح ٥٣٧٨، الصحيحة: ٥، وقال الهيثمي: رجاله ثقات وقال الالبانى و شعب الارنووط و جماعة "حسن" وقال الحافظ زبير على زئى: "صحيح".

[2] (مسند احمد(٥/٢٢٠، ٢٢١) ترمذى(٢٢٢٦ وقال: هذا حديث حسن) ابوداود(٤٦٤٦، ٤٦٤٧) مشكوة(٥٣٩٥) وقال الالبانى و حافظ زبير على زئى: و اسناده حسن، مستدرك (٣/٧١، ١٤٥) الطبرانى (٧/٩٨) شرح السنة(١٤/٧٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''نبوت کی خلافت تیس برس تک رہے گی، پھر اللہ جس کو چاہے گا، سلطنت دے گا، سفینہ نے بیان کیا کہ اب تم گن لو، ابو بکر کی خلافت دو برس اور عمر کی دس برس اور عثمان کی بارہ برس اور علی کی چھ برس۔''

اوپر کی حدیث میں نبی ﷺ کے دور کو دور نبوت قرار دیا گیا ہے اور دور نبوت کے بعد دوسرا دور، دورِ خلافت کو قرار دیا گیا ہے اور جسے خلافۃ علی منہاج النبوۃ کا نام دیا گیا ہے اور دوسری حدیث میں خلافت راشدہ کی مدت تیس سال بتائی گئی ہے اور اس دور میں دور نبوت کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ دور نبوت الگ ہے اور دور خلافت الگ۔ لہٰذا خلافت کے لیے دور نبوت کو دلیل بنانے کی بجائے دور خلافت کو دلیل بنایا جائے گا۔ کیونکہ دور خلافت امت مسلمہ کے لیے ایک پریکٹیکل نمونہ ہے، اور خلیفہ کے لیے یہی دور ایک عملی نمونہ ہے۔ اور خلافت کے لیے اسی دور کو عملی نمونہ بنایا جاسکتا ہے۔ موصوف ایک ہی مفہوم ''سلطنت و اقتدار'' اور ''سلطان اور مقتدر'' ہی مراد لے رہے ہیں اور دوسرے مفاہیم کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ (ص ۹۲) دلائل کے لحاظ سے خلافت و خلیفہ کا یہی مطلب قرآن و حدیث میں موجود ہے، اس کے علاوہ اگر خلافت و خلیفہ سے کوئی دوسری چیز مراد ہے تو اسے صحیح وصریح احادیث سے واضح فرمائیں۔ ورنہ پھر اس خلافت کے لیے آپ بیعت کا ڈرامہ بھی نہ رچائیں اور لوگوں کو دھوکا نہ دیں۔

## اگر خلافت موجود نہ ہو تو پھر اہل اسلام کیا طرز عمل اختیار کریں گے؟:

یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر خلافت کا نظام قائم نہ ہو اور کوئی حقیقی خلیفہ موجود نہ ہو تو کیا اسلام نے اس سلسلہ میں ہماری کوئی راہنمائی نہیں فرمائی۔ یقیناً اس سلسلہ میں بھی اسلام ہماری مکمل راہنمائی فرماتا ہے اور اس مخفی گوشہ کو بھی واضح کرتا ہے۔ یہ احادیث اگرچہ موصوف نے بھی نقل کی ہیں لیکن انہوں نے ان میں غور و تدبر کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی یا اس حدیث سے انہوں نے اپنی مطلب کی بات تو اخذ کر لی اور باقی حدیث سے انہوں نے چشم پوشی اختیار کر رکھی ہے چنانچہ اس سلسلہ کی احادیث بھی ملاحظہ فرمائیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوالات کیا کرتے تھے اور میں ان سے شر کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا اس ڈر سے کہ میں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم جاہلیت اور شر میں مبتلا تھے کہ اللہ نے ہمیں یہ خیر دکھائی تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میں نے عرض کیا: اس شر کے بعد کوئی خیر ہے؟ فرمایا: ہاں مگر اس میں دخن ہوگا۔ میں نے عرض کیا: دخن سے کیا مراد ہے؟ فرمایا ایسے لوگ ہوں گے جو میرے طریقہ پر نہیں ہوں گے، ان کی کچھ باتیں معروف ہوں گی اور کچھ منکر۔ میں نے پھر عرض کیا: اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟ فرمایا: ہاں جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے جو ان کی دعوت قبول کر لے گا وہ اس کو جہنم میں پہنچا دیں گے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے کچھ اوصاف بتایئے۔ فرمایا: وہ ہماری قوم کے لوگ ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں باتیں کریں گے۔ میں نے عرض کیا: کہ اگر میں اس وقت کو پالوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: مسلمین کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو تو؟ فرمایا: ان سب فرقوں سے الگ ہو جانا چاہے تمہیں درخت کی جڑیں چبانی پڑ جائیں یہاں تک کہ تمہیں اسی حالت میں موت آ جائے۔ ❶

ان سے پہلے مسعود احمد (بی ایس سی) بھی اپنی جماعت المسلمین کے لیے اس روایت سے استدلال کر چکے ہیں اور ان سے متاثر ہو کر وقار علی شاہ صاحب بھی ایک عرصہ تک ان کی جماعت میں شامل رہے اور پھر اس جماعت سے خروج اختیار کر کے کچھ عرصہ بعد خلیفہ والی جماعت المسلمین میں شامل ہو کر اس کے امیر پاکستان بن چکے ہیں۔ اس روایت کے

❶ بخاری: کتاب الفتن ح ۷۰۸٤، ۳٦۰٦، صحیح مسلم کتاب الامارۃ ح ٤۷۸٤) اس حدیث کے الفاظ تلزم جماعة المسلمين و امامهم (جس میں فتنوں کے دور میں جماعة المسلمين اور اس کے امیر کو لازم پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے) سے استدلال کیا گیا ہے کہ خلیفہ صاحب اور اس کی جماعت میں شمولیت اختیار کر لی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دوسرے طریق میں خلیفہ کے الفاظ بھی آئے ہیں:

((ان کـان للّٰه تـعالی خلیفة فی الارض فضرب ظهرك و اخذ مالك فاطعه .)) ❶

اس حدیث میں جماعت المسلمین سے خلافت اور امام سے خلیفہ مراد ہے اور موصوف نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ اگر خلیفہ اور خلافت موجود ہو تو ایک مسلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلامی خلافت کا وفادار بن جائے اور معروف میں خلیفہ کی اطاعت کرے، اور اگر خلیفہ اور خلافت موجود نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ تمام ایسی سیاسی جماعتوں اور فرقوں سے الگ ہو جائے اور حکومت کے لیے قتال کرنے میں وہ ان متحارب فرقوں کا آلہ کار نہ بنے۔ بلکہ اپنے دین و ایمان کو بچانے کے لیے وہ ان فتنہ پرور لوگوں سے الگ ہو جائے اور گوشہ نشین ہو کر اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرے۔ اس حدیث کا دوسرا طریق بھی اوپر والی روایت کی وضاحت کر رہا ہے۔ لہٰذا خواہ مخواہ ہی وہ کسی بے اختیار شخص کو خلیفہ کا نام دے کر ایک مزید نئے فرقہ کی آبیاری نہ کرے۔

## دین کی سر بلندی کے لیے دعوت و تبلیغ کا طریقہ کار اختیار کیا جائے:

اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ اسلام کو سر بلند کرنے اور اسے دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری تمام اہل اسلام پر عائد ہوتی ہے اور اس سلسلہ میں دعوت و تبلیغ کے نظام کو منظم اور فعال کرنے کے لیے تمام مسلمانوں کو کوشاں ہو جانا چاہیے۔ کوئی مسلم اپنی کسی جماعت یا پارٹی کی طرف دعوت دینے کے بجائے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے۔ نیز اس وقت عام مسلمان دین اسلام سے بہت دور اور بیگانے ہو گئے ہیں اور قرآن و حدیث کی تعلیم سے بالکل ناآشنا ہو چکے ہیں ان کی تربیت کا بھی انتظام کیا جائے۔ اور انہیں قرآن و حدیث کے علوم سے آراستہ کیا جائے۔ ان کا تزکیہ اور تربیت کی جائے کیونکہ ان باتوں کے

❶ ابو داود کتاب الفتن: ٤٢٤٤، ٤٢٤٥ وهو حديث حسن، مسند احمد ٥/٤٠٣، مستدرك ٤/٤٣٣، مشکوة ٣/١٤٨٤، مسند ابی عوانه ٤/٤٧٠) امام ابوعوانہ نے حدیث تلزم جماعة المسلمین و امامهم کو نقل کر کے اس کے بعد اسی حدیث کو نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بغیر کوئی مسلم حقیقی معنی میں مسلم نہیں بن سکتا۔ جب قرآن وحدیث کے سانچے میں ڈھلنے کے بعد یہ باعمل مسلم بن جائیں گے اور اسلام کو یہ اپنی منزل مقصود سمجھ لیں گے تو پھر یہ اپنے ہدف کی طرف پیش قدمی شروع کر دیں گے اور وہ لوگوں کو قرآن وحدیث کی بے لاگ اور کھلی دعوت دین دیں گے اور جدوجہد سے ایک مثالی اسلامی معاشرہ قائم ہو جائے گا۔ جس میں لوگ قرآن وحدیث کے مطابق زندگی گزارنے لگیں گے۔

دعوت وتبلیغ کے نتیجہ میں مصائب ومشکلات بھی اس راہ میں آئیں گی اور باطل قوتیں پوری قوت سے اس دعوت کو روکنے کی کوشش کریں گی۔ لیکن اہل اسلام کو راہ حق پر ڈٹ جانا پڑے گا اور اس راہ کی تمام مشکلوں اور مصائب کو انگیز کرتے ہوئے اپنے ہدف کی طرف انہیں پیش قدمی کرنا ہوگی اور اسلام کی کھری اور سچی دعوت سے لوگوں کو آشنا کرنا ہوگا تاکہ اس طرح ان کی جدوجہد اور کوششوں سے اسلام دنیا میں غالب ہو جائے اور کفر کو کہیں سر چھپانے کی جگہ نہ مل سکے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝﴾ (الصف: ۸، ۹)

"وہ (کفار ومشرکین) اپنے مونہوں سے اللہ کا نور (اسلام) کو بجھا دینا چاہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے، چاہے کافر کتنا ہی اس بات کو ناپسند کریں۔ اللہ وہ ذات ہے کہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ (اس سچے دین کو) تمام (باطل) دینوں پر غالب کر دے چاہے مشرک اسے کتنا ہی ناپسند کرتے ہوں۔"

دین اسلام اللہ تعالیٰ کا پیارا، سچا اور محبوب دین ہے اور اس دین کو ماننے والے راسخ العقیدہ مسلمان جو اعمال صالحہ کے سانچے میں ڈھل کر اس دین کو اللہ کی مدد ونصرت سے دنیا میں غالب کر دیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

(آل عمران: ۱۳۹)

''اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ تم غم کھاؤ کیونکہ غالب تم ہی رہو گے اگر تم مومن ہوئے۔''

اور جب مسلمان غالب ہو جائیں گے تو ان کی خلافت بھی قائم ہو جائے گی اور انہیں خلیفہ بھی میسر آ جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ العزیز

خلیفہ اور نائب کی مثالیں:

خلیفہ کے ثبوت کے لیے موصوف نے خلیفہ اور نائب کی مثال بھی بیان کی ہے اور اس سلسلہ میں سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیّدنا ہارون علیہ السلام کی مثال پیش کی ہے، موصوف لکھتے ہیں: اگر خلافت صرف سلطنت واقتدار کا نام ہے تو سورۃ الاعراف کی درج ذیل آیت میں کس خلافت کا ذکر کیا گیا؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ﴾ (الاعراف: ۱۴۲)

''اور وقت ملاقات مقرر کیا ہم نے موسیٰ سے تیس راتیں اور اضافہ کر دیا ہم نے اس میں دس کا اس طرح پوری ہوگئی مقرر کردہ مدت اس کے رب کی چالیس راتیں اور کہا موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہ میری خلافت (نیابت) کرنا تم میری قوم میں اور اصلاح کرتے رہنا اور نہ چلنا راستے پر بگاڑ پیدا کرنے والوں کے۔''

اگر خلافت کا مفہوم ومطلب صرف سلطنت واقتدار ہے تو اوپر درج آیت کے الفاظ: ﴿وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ﴾ کا ترجمہ یوں بنتا ہے کہ: ''اور کہا موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہ میری خلافت کرنا یعنی میری سلطنت واقتدار کرنا تم میری قوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں۔'' کیا اس ترجمے کو صحیح مانا جا سکتا ہے؟ یقیناً نہیں! بلکہ اس کا تحقیقی ترجمہ یہ بنتا ہے کہ..... اور کہا موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہ میری خلافت کرنا یعنی میری نیابت کرنا تم میری قوم میں ..آیت بالا سے خلافت کا مفہوم: ''نیابت'' بھی سامنے آتا ہے جبکہ قرآن وسنت سے خلافت کے اس سے علاوہ بھی مزید مفاہیم سامنے آتے ہیں (جن کا آگے ذکر آئے گا) مگر ابو جابر دامانوی صاحب خلافت کا صرف ایک ہی مفہوم ''سلطنت و اقتدار'' جاننے کی بنا پر مسئلہ خلافت میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ (جواب ص ۴۷، ۴۸)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور جانے سے پہلے اپنے بھائی سیدنا ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب مقرر فرما دیا تھا تاکہ وہ بنی اسرائیل کی تعلیم وتربیت کرتے رہیں اور انہیں صراط مستقیم سے منحرف ہونے سے روکتے رہیں لیکن اس کے باوجود بھی بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگوں نے سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کی عبادت شروع کر دی اور ہارون علیہ السلام کے وعظ ونصیحت کو بھی وہ خاطر میں نہ لائے لیکن اس دلیل سے بے اختیار خلافت کے لیے دلیل فراہم کرنا بہت ہی بعید بات ہے، اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وورث سلیمان داؤد، اور سلیمان، داؤد کا وارث بنا۔'' (النمل: ١٦) اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام، داؤد علیہ السلام کا وارث بنا۔ داؤد علیہ السلام کے بعد سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہت عطا فرمائی تھی لیکن اس آیت میں وراثت سے مراد سلطنت وحکومت نہیں ہے بلکہ یہ وراثت علمی ہے، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ ہم انبیاء کرام کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ (بخاری: ٤٠٣٦، مسلم: ٤٥٨١، مسند احمد: ٩) اس آیت میں بھی خلافت یا نیابت لغوی معنی کے لحاظ سے ہے۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ پر نائب مقرر کر دیا۔ (واستخلف علیا) علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے۔ الا یہ کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ❶

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ پر اپنا نائب مقرر فرمایا تھا اور اس موقع پر آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی مثال بھی پیش فرمائی تھی۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ کے اس موقع پر نائب مقرر ہونے کے باوجود نہ تو ان کی بیعت کی گئی اور نہ ہی آپ حقیقی خلیفہ مقرر ہوئے تھے بلکہ یہ صرف عارضی خلافت تھی کہ جسے نیابت کہا جاتا ہے۔ لہٰذا اسے اصطلاحی خلافت نہیں کہا جا سکتا۔ موصوف کے فلسفہ کو اگر مان لیا جائے تو پھر رافضیوں کا یہ اعتراض صحیح ثابت ہو جائے گا کہ آپ ﷺ نے اپنے بعد علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا تھا اور ان کی بابت وصیت بھی فرمائی تھی۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کی وصیت کا خیال نہ فرمایا۔ (نعوذ باللہ من ذلک) کیا خیال ہے موصوف کا اس بارے میں...... بیّنوا و تو جروا

اسی طرح نبی ﷺ نے سیّدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو بھی کئی غزوات میں مدینہ پر اپنا نائب مقرر فرمایا اور وہ لوگوں کو (نبی ﷺ کی غیر موجودگی میں) نماز پڑھایا کرتے تھے:

((وكان النبي ﷺ يستخلفه على المدينة في عامة غزواته يصلي بالناس .)) ❷

رسول اللہ ﷺ نے بہت سے غزوات میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لوگوں پر امیر مقرر فرمایا تھا اور ان کی اطاعت کا حکم دیا۔ لیکن اس کے باوجود نہ تو ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بیعت کی گئی اور نہ ہی کسی نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خلفاء قرار دیا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مختلف مقامات پر عامل بھی مقرر فرمایا لیکن ان کو بھی کسی نے خلیفہ قرار نہیں دیا۔ اس وضاحت سے ثابت ہوا کہ موصوف خلافت و نیابت کے

---

❶ بخاري كتاب المغازي باب غزوه تبوك: ٤٤١٦، مسلم: ٦٢١٨، مسند احمد: ١٥٨٣ عن سعد بن ابي وقاص.

❷ الاصابه في تمييز الصحابة ج ٤ ص٤٩٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مفہوم سے بھی نا آشنا ہیں اور وہ ہر جگہ اپنے ذہنی مفہوم کو ہی ثابت کرنے کے درپے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ ثابت نہیں کر پا رہے ہیں۔

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا۔ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

موصوف نے لفظ خلیفہ اور وارث سے بھی خود ساختہ خلافت کے وجود پر استدلال کیا۔ دیکھیے ص ۵۶، ۵۷، ۶۲۔ حالانکہ یہ الفاظ یہاں لغوی معنی کے لحاظ سے ہیں اور موصوف نے یہاں اصطلاحی معنی کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اصطلاحی معنی کے لحاظ سے خلیفہ مسلمانوں کا حاکم ہوتا ہے اور اس کے پاس خلافت ہوتی ہے۔ بے اختیار خلیفہ کو کسی نے بھی اصطلاحی خلیفہ قرار نہیں دیا ہے۔ موصوف نے جو آیات پیش کی ہیں تو ان آیات سے تو ہر مسلم خلیفہ ہے تو کیا موصوف کی جماعت کے تمام افراد خلفاء ہیں؟ کثرت خلیفہ والی روایت سے ممکن ہے کہ موصوف کثرت خلیفہ والا نظریہ بھی اپنا لیں تو انہیں کون روک سکتا۔

پسند اپنی اپنی، خیال اپنا اپنا

اور اگر یہ تمام افراد خلفاء نہیں ہیں تو پھر موصوف اس حقیقت کو بھی تسلیم کر لیں کہ ان کا مقرر کردہ خلیفہ بھی اصطلاحی خلیفہ بالکل نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر موصوف اس حقیقت کو تسلیم کر لیں تو پھر ان کی جماعت کا وجود ختم ہو جائے گا۔ امید ہے کہ موصوف حق کو تسلیم کرنے میں پس و پیش سے کام نہیں لیں گے بلکہ ایک اچھے مسلم کی طرح حق و صداقت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ہم سب ہی کو حق و صداقت کو قبول کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

## شرائط خلافت:

موصوف نے شرائط خلافت کا ذکر کیا ہے اور موصوف کا خیال ہے کہ ان شرائط کا حامل شخص خلیفہ بن سکتا ہے، میں نے اس پر لکھا تھا: اہل خلافت نے خلیفہ کے لیے چھ شرائط کا ذکر بھی کیا ہے یعنی:

(۱) ایمان　　(۲) مرد ہونا

(۳) قریشی ہونا　　(۴) عاقل و بالغ ہونا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(۵) خلافت کی خواہش سے بے نیاز (۶) پہلی بیعت کا حامل ہونا۔

یہ تمام شرائط اپنی جگہ درست ہیں۔البتہ پانچویں اور چھٹی شرط میں تفصیل ہے۔لیکن اصل بنیادی بات کو عبدالرزاق صاحب آف اہل خلافت بھول ہی گئے۔ اصل چیز ہے مسند خلافت کہ جس پر خلیفہ صاحب کو براجمان ہونا ہے یہ خلافت کہاں ہے؟ خلیفہ صاحب نے کس ملک کا خلیفہ بننے کا ارادہ کر رکھا ہے؟ ملک نہیں تو کم از کم کچھ تھوڑا بہت علاقہ یا کوئی جگہ لے کر وہاں اپنی خلافت کا اعلان کر دیں۔ جب منزل مقصود ہی کا تعین نہیں ہوا تو سواری کیا فضاؤں میں چکر کاٹتی رہے گی؟ اگر کوئی شخص کسی چیز کا مالک ہوئے بغیر ہی اس کی ملکیت کا دعویٰ کر دے تو یہ اس کی دروغ گوئی اور کذب بیانی ہوگی اور ایسے انسان کو کذاب سمجھا جائے گا۔

(۱)...... نبی ﷺ کو جب تک نبوت نہیں ملی تو آپ ﷺ نے اپنے آپ کو نبی نہیں کہا۔

(۲)...... کوئی شخص نکاح سے پہلے اپنے آپ کو شوہر نہیں کہتا۔

(۳)...... کسی شخص نے کوئی مکان، کوٹھی یا جائیداد ہی نہیں خریدی تو وہ خریداری سے پہلے ان چیزوں کا مالک نہیں کہلائے گا۔

اسی طرح جس شخص کے پاس خلافت نہیں ہے تو وہ بھی ہرگز خلیفہ نہیں ہے۔جس طرح ڈاکٹری کی ڈگری کے بغیر کوئی ڈاکٹر، انجینئرنگ کی سند کے بغیر کوئی انجینئر اور علم کے بغیر کوئی شخص عالم نہیں کہلا سکتا۔ خلافت کی عدم موجودگی میں خلیفہ ہونے کے دعویٰ کی دیوانے کی بڑ سے زیادہ حقیقت نہیں اور پھر اس نام نہاد خلافت کے لیے بیعت کا ڈراما رچانا ظلمات بعضها فوق بعض کا مصداق لگتا ہے۔ اس کے بجائے خلیفہ صاحب یہ اشتہار بنالیں: ''خلافت کا امیدوار'' تو یہ انتہائی مناسب قدم ہوگا،لیکن اس کے لیے بھر پور تحریک چلانی ہوگی۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح کریں کہ آپ کس ملک یا کس علاقہ میں خلافت کے امیدوار ہیں؟ آج کل بہت سے علاقے متنازعہ ہیں وہاں بھی یہ تحریک چلائی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک آسان صورت یہ بھی ہے کہ خلیفہ صاحب اپنا نام تبدیل کر کے خلیفہ رکھ لیں اس طرح سانپ بھی مر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جائے گا اور لاٹھی بھی بچ جائے گی۔ ایک دنیا آپ کو خلیفہ کے نام سے یاد کرنے لگے گی اور اس طرح خلیفہ ہونے کی کچھ نہ کچھ آرزو پوری ہو ہی جائے گی۔ کیونکہ آج کل لوگ نام ہی کو سب کچھ سمجھ رہے ہیں جیسے مسعود احمد صاحب نے اپنی جماعت کا نام جماعت المسلمین رکھا اور دوسرے تمام مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دے ڈالا گویا اس طرح نام رکھ کر وہ بلاشرکت غیرے اسلام کے واحد (اکیلے) ٹھیکے دار بن گئے۔ ❶

اس کے جواب میں موصوف نے لکھا:

❀ **بقول ابو جابر صاحب:** ''کوئی شخص نکاح سے پہلے اپنے آپ کو شوہر نہیں کہتا'' مگر قارئین! کیا وہ نکاح کرنے کی شرط پوری کرنے کے فوراً بعد ہی شوہر کہلاتا ہے کہ نہیں؟ اور وہ نکاح کرنے کے ساتھ ہی اپنی منکوحہ کا اصولاً وارث بن جاتا ہے کہ نہیں؟ اس کی منکوحہ اس کی بیوی بھی کہلانے لگتی ہے کہ نہیں؟ اور وہ اپنی بیوی سے تعلق زن وشو قائم کرنے کا حقدار بھی ہو جاتا ہے کہ نہیں؟ جی بالکل ایسا ہو جاتا ہے! نکاح کرنے کی شرط پوری کرنے کے ساتھ ہی وہ شوہر بھی کہلاتا ہے، اپنی منکوحہ کا اصولاً مالک و وارث بھی بن جاتا ہے، اس کی منکوحہ اس کی بیوی بھی کہلانے لگتی ہے اور وہ اپنی بیوی سے تعلق زن وشو قائم کرنے کا حقدار بھی ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اسے طلاق دینے کا بھی حقدار ہو جاتا ہے جو کہ صرف شوہر اور بیوی کے تعلق کے اختتام کا نام ہے، یہ سب کچھ اس حالت میں بھی ہے جبکہ ابھی اس کی بیوی عملاً اس کے حوالے نہیں ہوئی ہوتی ہے یا تعلق زن وشو کے ساتھ عملاً اس کی بیوی نہیں بنی ہوتی ہے مگر قارئین! منکوحہ بیوی شرعاً کس کے حوالے ہوتی ہے؟ شوہر کے یا کسی اور کے حوالے؟ صرف شوہر کے حوالے! اور بیوی اپنے سے تعلق زن وشو قائم کرنے کا حق کس کو دے سکتی ہے؟ شوہر کے یا کسی اور کے حوالے؟ صرف شوہر کو! یہ سب کچھ محض کس بنا پر ہوتا ہے

❶ مقالات الحدیث، ص ۴۹۳، ۴۹۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



محض اور محض نکاح کرنے کی شرط پوری ہونے کی بنا پر!''

❀❀ **بقول ابو جابر صاحب:** ''کوئی شخص خلافت ملنے سے پہلے اپنے آپ کو خلیفہ نہیں کہلا سکتا''! مگر قارئین! کیا وہ دیگر شرائط خلافت کے ساتھ پہلی بیعت کی شرط پوری کرنے کے ساتھ ہی وہ خلیفہ بھی کہلاتا ہے کہ نہیں؟ بالکل کہلاتا ہے! وہ تمام افراد امت کا اصولاً امیر، امام و سلطان اور ان کی امامت، امارت اور سلطنت کا اصولاً وارث (خلیفہ) بھی بن جاتا ہے، افراد امت کی بیعت، اطاعت و نصرت کا حقدار بھی ہو جاتا ہے، افراد امت اس کی رعیت بھی کہلانے لگتے ہیں اور وہ ان کی امامت کرنے، امارت چلانے اور ان کی سلطنت کی تدبیر کرنے کا اصولاً ذمہ دار بھی ہو جاتا ہے، یہ سب کچھ اس حالت میں ہو جاتا ہے جبکہ ابھی پہلی بیعت (ایک مومن کی بیعت) کے بعد اسے بقیہ افراد امت کی بیعت، اطاعت و نصرت نہیں ملی ہوتی ہے اور اس کے ذریعے سے بقیہ افراد امت کی امامت، امارت اور سلطنت اسے عملاً منتقل نہیں ہوئی ہوتی ہے مگر بقیہ افراد امت شرعاً بیعت، اطاعت و نصرت کس کی کرتے ہیں؟ خلیفہ کی یا کسی اور کی؟ صرف خلیفہ کی! بقیہ افراد امت کی امامت، امارت اور سلطنت شرعاً کس کے حوالے ہوتی خلیفہ کے حوالے یا کسی اور کے؟ صرف خلیفہ کے حوالے! یہ سب کچھ محض کس بنا پر ہوتا ہے؟ محض اور محض شرائط خلافت (مومن ہونا، مرد ہونا، قریشی ہونا، عاقل و بالغ ہونا، خلافت کی خواہش سے بے نیاز ہونا اور پہلی بیعت کا حامل ہونا) پوری ہونے کی بنا پر!''

نبی ﷺ نے ''تمام افراد امت کو'' پہلی بیعت (ایک مومن کی بیعت) کے حامل خلیفہ سے وفاداری کرنے اور اسے اس کے حقوق (اپنی بیعت، اطاعت و نصرت اپنی امامت، امارت وسلطنت) دینے کا حکم دیا ہے ''نہ کہ آخری ایک فرد امت کو'' پہلے تمام افراد امت کی بیعت، اطاعت و نصرت سے ان کی امامت، امارت اور سلطنت کے عملاً وارث بن جانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



والے خلیفہ کی بیعت کا حکم دیا ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

((فوابيبعة الاول فالا و ل اعطو هم حقهم فان الله سائلهم عن ما استرعاهم .)) ❶

''وفاداری کرو پہلی بیعت (کے حامل خلیفہ) کے ساتھ اور پھر پہلی بیعت کے ساتھ، تم انہیں ان کا حق دو، ان سے ان کی رعیت کے بارے میں اللہ پوچھے گا۔'' (جواب ص۸۴، ۸۵)

موصوف نے شرائط خلافت کا ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہیں:

(۱) ایمان۔ (۲) مرد ہونا۔ (۳) قریشی ہونا۔ (۴) عاقل و بالغ ہونا۔ (۵) خلافت کی خواہش سے بے نیاز۔ (۶) پہلی بیعت کا حامل ہونا، اور جب یہ شرائط کسی میں موجود ہوں گی تو بقول موصوف وہ شخص خلیفہ بن جائے گا۔ حالانکہ پانچویں اور چھٹی شرط میں تفصیل ہے۔

اور یہاں موصوف نے ایک بنیادی بات پر غور و فکر کیا ہی نہیں اور وہ بنیادی بات اور بنیادی شرط ہے خلافت کا موجود ہونا اور جب خلافت ہی نہیں ہوگی تو کوئی شخص ان تمام شرائط کے پورا ہونے کے باوجود بھی خلیفہ بن ہی نہیں سکتا اور یہ ہے وہ بنیادی بات کہ جو موصوف کی کھوپڑی میں ابھی تک نہیں سما سکی ہے، جس حدیث کو پیش کر کے موصوف کے امیر نے جماعت المسلمین قائم کی ہے اور جس کے الفاظ ہیں:

((تلزم جماعة المسلمين و امامهم .))

''جماعت المسلمین اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔''

اسی حدیث میں آگے یہ الفاظ بھی موجود ہیں:

((قلت: فان لم يكن لهم جماعة ولا امام؟ قال: فاعتزل تلك الفرق كلها، ولو ان تعض باصل شجرة، حتى يدرك الموت و انت على ذلك .)) ❷

❶ بخاری: کتاب احادیث الانبیاء۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ ❷ بخاری: ۷۰۸٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''میں نے عرض کیا اگر مسلمین کی جماعت (خلافت) موجود نہ ہو اور نہ امام (خلیفہ) ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان سب فرقوں سے الگ ہو جانا چاہیے تمہیں درخت کی جڑیں چبانی پڑ جائیں یہاں تک کہ تمہیں اسی حالت میں موت آ جائے۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب خلافت نہ ہوگی اور لوگ حصول اقتدار کے لیے باہم جنگ و جدال میں مصروف ہو جائیں گے تو ایسے وقت میں ان تمام لوگوں سے الگ ہو جانا چاہیے، اور گوشہ نشینی اختیار کر لینا چاہیے۔ میں نے مثال بیان کی تھی کہ جب تک نبی کو نبوت نہیں ملتی تو اس وقت تک وہ نبی نہیں کہلاتا ہے اور اس کا جواب موصوف کے پاس نہیں ہے۔ البتہ کچھ نہ کچھ لکھ دینا جواب نہیں ہوتا۔ میرا دوسرا سوال تھا: کوئی شخص نکاح سے پہلے اپنے آپ کو شوہر نہیں کہتا۔ موصوف نے اس پر لمبی چوڑی گفتگو کی ہے کہ نکاح کے بعد وہ شخص اصولاً اس کا وارث بن جاتا ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ نکاح سے پہلے اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ وہ شوہر ہے جبکہ اس کے پاس بیوی موجود ہی نہیں تو وہ شوہر کیسے بن جائے گا؟ چلئے اس سوال کو یوں بنا لیتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس بیوی ہے ہی نہیں اور وہ دعویٰ کرے کہ وہ شوہر ہے تو ظاہر ہے کہ اس کے دماغ کا علاج کسی دماغی ہسپتال میں کرانا پڑے گا کیونکہ کوئی شخص بغیر بیوی کے شوہر بن ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا اس کا یہ دعویٰ ہی باطل ہے اور شوہر بننے کے لیے بیوی بنیادی شرط ہے۔ اسی طرح خلیفہ کے لیے خلافت بھی بنیادی شرط ہے۔ موصوف نے اوپر جو کچھ لکھا ہے لگتا ہے کہ وہ غنودگی میں کچھ نہ کچھ اظہار خیال فرما رہے ہیں اور ان کی حالت کچھ اس طرح کی ہو کر رہ گئی ہے:

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

حدیث تسوسھم الانبیاء سے استدلال:

اہل خلافت نے حدیث تسوسھم الانبیاء سے بھی اپنے بے اختیار خلیفہ کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



استدلال کیا ہے، حالانکہ اس حدیث سے بھی ان کا استدلال باطل ہے کیونکہ اس حدیث میں بھی ایک خلیفہ کی وفات کے بعد دوسرے خلیفہ سے بیعت کرنے کا ذکر ہے۔ حدیث میں ہے: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے انبیاء کرام ان کی سیاسی راہنمائی بھی فرمایا کرتے تھے، جب کبھی بھی ان کا نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے البتہ میرے بعد خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ان کے متعلق آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((فوابيعة الاول فالاول.)) ''سب سے پہلے جس سے بیعت کرلو۔'' بس اسی کی وفاداری پر قائم رہو، اوران کا جو حق ہے اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا۔ [1]

## خلیفہ کی بیعت کے متعلق ایک اہم نکتہ:

اس حدیث کا جو مفہوم موصوف نے بیان کیا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں:

نبی ﷺ نے تمام افراد امت کو پہلی بیعت (ایک مومن کی بیعت) کے حامل خلیفہ سے وفاداری کرنے اور اسے اس کے حقوق (اپنی بیعت، اطاعت ونصرت، اپنی امامت، امارت وسلطنت) دینے کا حکم دیا ہے۔ ''نہ کہ آخری ایک فرد امت کو'' پہلے تمام افراد امت کی بیعت، اطاعت ونصرت سے ان کی امامت، امارت اور سلطنت کے عملاً وارث بن جانے والے خلیفہ کی بیعت کا حکم دیا ہے۔ (ص ۸۵) موصوف نے اسے شرعی خلیفہ قرار دیا ہے۔

موصوف نے اس حدیث کے ترجمہ میں بھی ڈنڈی ماری ہے اور اس کا مفہوم بھی غلط بیان کیا ہے۔ اس حدیث میں ایک خلیفہ کی بیعت کا ذکر کیا گیا ہے کہ جو بیعت کے بعد عملاً بااختیار خلیفہ بن جاتا ہے۔ جب کہ موصوف کے مقرر کردہ خلیفہ کی بیعت کے باوجود وہ بیس (۲۰) سال گزر جانے کے بعد بھی بااختیار خلیفہ نہیں بن سکا یعنی برائے نام خلیفہ بنے ہوئے اسے بیس (۲۰) سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس کے باوجود بھی وہ بااختیار

[1] بخاری: ۳۴۵۵.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خلیفہ نہ بن سکا اور نہ اسے اہل خلافت کی بیعت نے کوئی امارت وسلطنت عطا کی ہے، اور نہ ہی تمام مسلمین نے اس کی بیعت اور اطاعت ونصرت کی۔ دلچسپ بات یہی ہے کہ موصوف نے یہ تاثر دیا ہے کہ پہلی بیعت کے حامل کے خلیفہ ہونے پر یعنی کوئی ایک شخص سب سے پہلے اپنے پسندیدہ شخص کی بیعت کر لیتا ہے مثلاً عبدالرزاق صاحب سب سے پہلے اپنے مزعومہ خلیفہ کی بیعت کر کے اسے پہلی بیعت کا حامل قرار دے دیتے ہیں، اور اب تمام اہل اسلام کا یہ فرض ہے کہ وہ عبدالرزاق صاحب کے مزعومہ امام کی بیعت کر کے اسے مضبوط کریں۔ لیکن بیس (۲۰) سال گزرنے کے باوجود بھی نہ تو اس کی بیعت مکمل ہوئی ہے اور نہ ہی وہ مضبوط ہو سکا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ ایسے خلیفہ کی بیعت کرنے کا کیا فائدہ کہ جو بیعت کے باوجود بھی وہ بے اختیار خلیفہ ہی ہے، اور اسی بے اختیاری اور عاجزی کی حالت میں وہ دیار غیر برطانیہ میں وفات پا گیا ہے اس حدیث کا مطلب حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((فوا، فعل امر بالوفاء، والمعنى انه اذا بويع الخليفة بعد خليفة فبيعة الاول صحيحة يجب الوفاء بها و بيعة الثاني باطلة...... وقال القرطبي: في هذا الحديث حكم بيعة الاول و انه يجب الوفاء بها، وسكت عن بيعة الثاني وقدنص عليه في حديث عرفجة في صحيح مسلم حيث قال: "فاضربوا عنق الآخر".)) ❶

"نبی ﷺ نے خلیفہ سے وفاداری کا حکم دیا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ (کی وفات) کے بعد کے خلیفہ سے بیعت کی جائے تو اسی پہلے خلیفہ کی بیعت درست و صحیح ہے اور اسی کی وفاداری واجب ہے اور دوسرے (خلافت کے امیدوار) کی بیعت باطل ہے......اور امام القرطبی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اس حدیث میں پہلے خلیفہ کی بیعت کا حکم دیا گیا ہے اور اس

❶ فتح الباري ج٤ص ٤٩٧ تحت ح: ٣٤٥٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خلیفہ سے وفاداری واجب ہے اور دوسرے کی بیعت سے رک جائے (اس کی بیعت نہ کرے) اور اس پر صحیح مسلم کی حدیث عرفجہ میں نص موجود ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: دوسرے (خلافت کے امیدوار) کی گردن ماردو۔" ❶

اس حدیث پر میں نے لکھا تھا:

تسوسھم الانبیاء کی حدیث کا یہ مطلب بیان کیا جارہا ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی خلفاء ہوں گے اور ان کی بیعت کی جائے گی۔ چنانچہ جماعت الخلیفۃ کے پاکستان میں نئے امیر وقار علی شاہ نے کراچی میں ایک مناظرہ کے دوران، اس حدیث کی یوں وضاحت کی: "خلفاء کثرت کے ساتھ ہوں گے اور ایک ہی وقت میں کئی خلفاء کی بیعت ہو سکتی ہے ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ کس خلیفہ کو ہم نے ترجیح دینی ہے یہاں معاملہ طاقت واقتدار کا نہیں ہے بلکہ معاملہ یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی خلفاء کے ہاتھ پر بیعت ہو چکی ہے تو ہم نے کس خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرنی ہے۔"

حالانکہ اس حدیث کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے، شاید ان حضرات کو لفظ کثرت سے دھوکا لگا ہے۔ اس حدیث کا مطلب بالکل واضح ہے اور وہ یہ کہ مسلسل اور یکے بعد دیگرے خلفاء آتے رہیں گے۔ اس لیے ایک ہی وقت میں کئی خلفاء نہیں ہو سکتے۔ اگر موصوف کی جماعت میں بھی کئی خلفاء کھڑے ہو جائیں تو ان کے لیے مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ وقار صاحب کے سابق امیر جماعت المسلمین (مسعود احمد صاحب) نے اس حدیث کا ترجمہ یوں کیا ہے: "بنی اسرائیل میں سیاست کے فرائض انبیاء انجام دیا کرتے تھے (یعنی وہ نبی بھی ہوتے تھے اور حکمران بھی) [ حالانکہ تمام انبیائے کرام حکمران نہیں تھے۔ ابو جابر ] جب کبھی کسی نبی کا انتقال ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی مبعوث ہو جاتا لیکن میرے بعد یقیناً کوئی نبی نہیں بنے گا البتہ میرے بعد خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا "آپ ﷺ ہمیں (اس سلسلہ میں) کیا حکم دیتے ہیں"؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ فتح الباری ٤/٤٩٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''پہلے (خلیفہ) کی بیعت کو پورا کرو پھر یکے بعد دیگرے ان کی بیعت پوری کرتے رہو ان کا حق ان کو ادا کرتے رہو (یعنی تم پر ان کی اطاعت فرض ہے لہٰذا ان کی اطاعت کرتے رہو) ان کا جو فریضہ ہے اللہ ان سے اس کی بابت باز پرس کرے گا۔'' (یعنی تمہیں ان کی کسی کوتاہی کو بہانہ بنا کر اطاعت سے روگردانی نہیں کرنی چاہئے)

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں:

''دوسری بات جس کی خبر اس حدیث میں دی گئی ہے یہ کہ یہ خلفاء دو چار نہیں ہوں گے۔ بلکہ کثرت سے ہوں گے۔ ان خلفاء کا سلسلہ دراز ایک عرصہ تک جاری رہا اور اقصائے عالم اسلام کو اسلام کے زریں اصول اور تابناک قوانین سے منور کرتا رہا۔ اس سلسلہ زریں کی درازی خلفاء بنوامیہ سے بھی بہت آگے تک چلی گئی ہے۔'' ❶

اسلامی خلافت کا اصول یہ ہے کہ ایک خلیفہ کی بیعت منعقد ہونے کے بعد (جسے اہل خلافت پہلی بیعت کا حامل خلیفہ قرار دیتے ہیں) اگر کوئی دوسرا شخص بھی خلافت کا دعویٰ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا، کیونکہ جب خلیفہ کا انعقاد ہو چکا تو کسی دوسرے شخص کا دعویٰ خلافت کرنا ہی غلط اور بغاوت کے زمرے میں شامل ہے۔ جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو چکی اسی کو قائم رکھنا چاہیے، اور یہی اس حدیث کا مطلب ہے۔ اس سلسلہ کی بعض احادیث ملاحظہ فرمائیں:

(۱)...... سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

((اذا بویع للخلیفتین فا قتلو االآ خر منهما .)) ❷

''جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو ان دونوں میں سے آخر والے کو قتل کر دو۔''

(۲)...... سیدنا عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

❶ صحیح تاریخ الاسلام و المسلمین ص ٦٥٨، ٦٥٩.

❷ مسلم: ٤٧٩٩، مشکوۃ ٢/٨٨، ١٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہوئے سنا:

''جو شخص تمہارے پاس آئے اور حالت یہ ہو کہ تم سب ایک شخص (خلیفہ) پر متحد ہو اور وہ تمہارے اتحاد کو توڑنے کا ارادہ رکھتا ہو یا تمہاری جماعت کو متفرق کر دینا چاہتا ہو تو تم اس کو قتل کر دو۔'' ❶

(۳)...... دوسری روایت میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

''عنقریب طرح طرح کے شر و فسادات رونما ہوں گے پس جو شخص اس امت کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کرے جب کہ وہ (ایک خلیفہ پر) مجتمع ہو چکی ہو تو اسے تلوار سے قتل کر دو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔'' ❷

(٤)...... سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے امام سے خلوص نیت کے ساتھ بیعت کر لی حتی المقدور اس کی اطاعت کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اس کے مقابلے میں (خلافت کا دعویٰ لے کر) آ جائے تو اس کی گردن مار دو۔'' ❸

اس حدیث سے کسی بے اختیار خلیفہ کا کوئی وجود ثابت نہیں ہوتا اور ایسے کسی خلیفہ کا اس میں اشارہ تک موجود نہیں ہے، البتہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی امت میں لگاتار اور سلسلہ وار خلفاء آتے رہیں گے یعنی ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ الغرض اس طرح خلفاء کا ایک سلسلہ قائم رہے گا۔ خلفائے راشدین، خلفائے بنوامیہ، خلفائے بنوعباس یہاں تک کہ انتہائی کمزور اور لاغر خلافت جس نے ترکی میں اس وقت دم توڑ دیا جب مصطفیٰ کمال ترکی (سیکولر) نے اقتدار میں آ کر اس بچی کھچی خلافت کا صفایا کر دیا۔ اب دنیا میں خلافت نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے۔ قرب قیامت عیسیٰ علیہ السلام

❶ صحیح مسلم: ١٨٥٢.

❷ صحیح مسلم: ٤٧٩٨، ٤٧٩٦.

❸ مسلم: ٤٧٧٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے پہلے ایک خلیفہ آئے گا جسے امام مہدی کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد خود عیسیٰ علیہ السلام ہی امت مسلمہ کے خلیفہ بن جائیں گے۔ (ص ۴۸۸)

یہ حدیث بالکل واضح ہے اور اس میں کوئی ابہام نہیں ہے لیکن موصوف چونکہ ہر صورت اپنے خلیفہ کو اصطلاحی خلیفہ ثابت کرنے کے درپے ہیں اس لیے موصوف نے اس حدیث پر الٹی سیدھی بحث کر کے اس حدیث میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، موصوف لکھتے ہیں:

ابو جابر صاحب حدیث بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ: اس حدیث سے کسی بے اختیار خلیفہ کا کوئی وجود ثابت نہیں ہوتا اور ایسے کسی خلیفہ کا اس میں اشارہ تک موجود نہیں ہے۔

محترم قارئین! ابو جابر صاحب سے پوچھیں کہ اگر اس حدیث سے کسی ''بے اختیار خلیفہ'' کا کوئی وجود ثابت نہیں ہوتا اور ایسے کسی (بے اختیار) خلیفہ کا اس میں اشارہ تک موجود نہیں ہے تو اس حدیث میں کسی ''بااختیار خلیفہ'' کا وجود کہاں ثابت ہوتا ہے؟ اور ایسے کسی (با اختیار) خلیفہ کا اشارہ تک کہاں موجود ہے؟ اس میں تو صرف ''خلفاء'' کا ذکر ہے ہر بار پہلی بیعت (کے حامل خلیفہ) کے ساتھ وفاداری کریں اور انہیں ان کا حق دیں، جبکہ خلفاء سے ان کی رعیت کے بارے میں اللہ پوچھے گا۔ خلیفہ کے مفاہیم وحیثیتوں میں قائم مقام، نائب، جانشین، وارث (اصولاً وارث بھی اور عملاً وارث بھی) اور سلطان ومقتدر سب شامل ہیں، مگر اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے ارشاد میں خلیفہ کے ان مختلف مفاہیم وحیثیتوں میں سے صرف کسی ایک مفہوم وحیثیت کو ''امت کے شرعی سیاسی قائد خلیفہ'' ہونے کی شرط کے طور پر خاص نہیں کیا ہے تو ہم اپنے پاس سے کیسے کر سکتے ہیں؟ اللہ کے نبی ﷺ نے ''اپنے اس ارشاد میں امت کے شرعی سیاسی قائد خلیفہ'' ہونے کی شرط کے طور پر تو صرف ''پہلی بیعت کی حاملیت'' کو خاص کیا ہے اور پہلی بیعت والے خلیفہ کو اس کے حقوق ادا کرنا لازم کیا ہے۔

پہلی بیعت ظاہر ہے اس ایک مومن کی بیعت ہوتی ہے جس نے دیگر مومنین کے مشورے سے سب سے پہلے کسی مومن، مرد خلافت کی خواہش سے بے نیاز، عاقل و بالغ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قریشی کے ہاتھ پر بیعت کی ہے جس سے پہلے بیعت کا حامل شخص خلیفہ بنتا ہے جبکہ خلیفہ کے بنیادی حقوق جو پہلی بیعت کے بعد تمام مومنین نے خلیفہ کو ادا کرنے ہیں وہ خلیفہ کی بیعت، اطاعت ونصرت کرنا ہے جس کو ادا کرنے کے ذریعے سے پہلی بیعت کے ذریعے خلیفہ بننے والے شخص کو تمام مومنین کی امامت، امارت اور سلطنت عملاً منتقل ہو جاتی ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے اس ارشاد میں کسی بااختیار و بااقتدار خلیفہ کا ذکر نہیں کیا ہے البتہ محض ایک شخص کی بیعت سے خلیفہ قرار پانے والا شخص اپنی اس انتہائی کمزور حالت سے بااختیار و بااقتدار کیسے ہو جاتا ہے اس کا سارا طریقہ بتا دیا ہے کہ ''ہر بار پہلی بیعت والے خلیفہ سے وفاداری کرو اور انہیں ان کا حق (بیعت، اطاعت ونصرت) دو۔ (ص: ۷۰، ۷۱)

**الجواب:** موصوف نے ہر جگہ اپنی گفتگو میں اپنے ذہنی نظریئے کو پیش کیا ہے اور وہ ہر جگہ ہی اپنے فلسفے کو منوانے کے درپے ہے۔ جیسا کہ اوپر کی عبارت سے واضح ہو رہا ہے۔

حالانکہ کوئی شخص بھی اقتدار وخلافت کے بغیر کبھی بھی اصل اور بااقتدار خلیفہ نہیں بن سکتا اور نہ ہی ایسے شخص کو کوئی خلیفہ مانتا ہے۔ موصوف کے فلسفہ کے مطابق ایسے شخص کو اگر خلیفہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر شہر کی ہر ہر گلی میں اس طرح کے بے شمار خلیفے نظر آنے لگیں گے۔ سوچیں اب اس جہالت کو کیا نام دیا جائے؟؟؟

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

﴿اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (الجاثية: ۲۳)

''کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا کہ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا الٰہ بنا لیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا پھر اللہ کے بعد کون ہے جو اسے ہدایت دے۔ پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔''

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو ہدایت نصیب فرمائے تا کہ وہ قرآن وحدیث میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ڈنڈی مارنے سے باز آ جائیں۔

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے امام و خلیفہ کی تعریف کی ہے کہ جس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہو جائے وہ امام ہوتا ہے، اور ان کا ارشاد احادیث کی روشنی میں ہے لیکن موصوف نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی سخت الفاظ میں تردید کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ موصوف کے دل میں سلف صالحین، محدثین کرام کا کوئی ادب و احترام نہیں ہے، اور وہ سلف صالحین کی گواہی کو نہیں مانتے اور یہ انتہائی خطرہ کی بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سلف صالحین ہمارا بہت بڑا سرمایہ ہیں اور ہم قرآن و حدیث کو انہی کے فہم کے مطابق سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو لوگ اپنے طور پر قرآن و حدیث کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو پھر ان کا انجام بھی بے اختیار خلیفہ والی جماعت کی طرح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسی گمراہیوں سے محفوظ فرمائے (آمین)۔

موصوف نے بعض جگہ ایسی احادیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ جس کا تعلق امارت و حکومت وخلافت سے ہے اور جو بااختیار خلیفہ سے تعلق رکھتی ہیں، مثلاً:

((انها ستكون اثرة و امور تنكرونها قالوا يا رسول الله كيف تامر من ادرك منا ذلك قال تو دون الحق الذى عليكم و تسئلون الله الذى لكم .)) ❶

''تم (خلفاء میں) ایسی باتیں دیکھو گے جن کو تم برا سمجھو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا ایسے وقت میں جو رہے اس کو آپ ﷺ کیا حکم کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ادا کرو اس حق کو جو تم پر ہے اور جو تمہارا حق ہے وہ اللہ سے مانگو''

((من خلع يدا من طاعة لقى الله يوم القيامة لا حجة له و من مات و ليس فى عنقه بيعة مات ميتة جاهلية .)) ❷

❶ مسلم: كتاب الامارة. ❷ مسلم: كتاب الامارة۔عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''جس نے (خلیفہ کی) اطاعت سے ہاتھ نکالا وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس اپنے اس عمل کے لیے کوئی حجت نہ ہوگی اور جو اس حال میں مر گیا کہ اس کی گردن میں بیعت کا قلادہ نہیں وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

((و انا امرکم بخمس اللہ امرنی بھن بالجماعة و السمع و الطاعة و الھجرة و الجھاد فی سبیل اللہ .))

''میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے: جماعت کے ساتھ ہونے کا (خلیفہ کا) حکم سننے کا، اطاعت کرنے کا، ہجرت کا اور جہاد فی سبیل اللہ کا۔''

((و من یعص الامیر فقد عصانی و انما الامام جنة یقاتل من و رائه و یتقی به .)) ❶

''جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور امام ڈھال ہے اسی کی قیادت میں قتال کیا جاتا ہے اور اسی کے ساتھ دفاع کیا جاتا ہے۔''

(( من رای من امیر شیئا فکر ھه فلیصبر فانه لیس احد یفارق الجماعة شبرا فیموت الا مات میتة جاھلیة .)) ❷

''جو کوئی اپنے امیر میں ایسی بات دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا اور مر گیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔''

خلیفہ کے حوالے سے خاص درج بالا آیت اور احادیث میں ''مومنین کو'' احکامات دیے گئے ہیں کہ وہ خلیفہ سے وابستہ ہوں اور اس کی بیعت، اطاعت اور نصرت کے حقوق ادا کریں

❶ بخاری: کتاب الجہاد و السیر۔ عن ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ۔

❷ بخاری: کتاب الاحکام۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور اس سے الگ نہ ہوں، اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ یہ خود مومنین کی ذمہ داری ہے کہ وہ خلیفہ کے ساتھ وابستہ ہوں اور اس کے لیے اس کی بیعت کریں، اس کی اطاعت اختیار کریں، اس کی نصرت کرتے ہوئے اس کے گرد اکٹھے ہوں اور اس کے دست و بازو اور افواج بنیں، یوں اسے مضبوط بنائیں، جب مومنین اپنی یہ ذمہ داریاں پوری کریں گے تو لامحالہ خلیفہ مضبوط ہو کر مومنین کے لیے ڈھال بنے گا اور اگر مومنین اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کریں گے تو تنہا خلیفہ مومنین کے لیے کیسے ڈھال بنے گا؟ (ص ۸۸، ۸۹)

((من خرج من الطاعة و فارق الجماعة فمات مات میتة جاھلیة و من قاتل تحت رایة عمیة یغضب لعصبة او یدعوا الی عصبة او ینصر عصبة فقتل فقتلة جاھلیة و من خرج علی امتی یضرب برھا و فاجرھا لا یتحاشی من مومنھا ولا یفی لذی عھد ھا فلیس منی و لست منه .)) [1]

''جو شخص (خلیفہ کی) اطاعت سے نکل جائے اور جماعت کو چھوڑ دے اور مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرا۔ جو شخص کسی اندھے جھنڈے تلے جنگ کرے یا کسی گروہ کے لیے غضب ناک ہو، یا کسی گروہ کی طرف دعوت دے یا کسی گروہ کی نصرت کرے اور قتل ہو جائے تو اس کا قتل جاہلیت کا قتل ہے اور جس شخص نے میری امت پر خروج کیا اور اچھوں اور بروں سب کو قتل کیا کسی مومن کا لحاظ کیا نہ کسی کا کیا ہوا عہد پورا کیا وہ مجھ میں سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔''

اب ظاہر ہے کہ ان احادیث کا تعلق حکومت و امارت و خلافت کے ساتھ ہے جیسا کہ ان کے حوالوں سے بھی ظاہر ہو رہا ہے اور یہاں خلیفہ صاحب حکومت و امارت سے محروم ہیں کیونکہ وہ خلیفہ نہیں ہیں، لہٰذا ضدی لوگوں کی طرح غلط بات پر جم جانے کے بجائے ایک

[1] مسلم: کتاب الامارہ۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اچھے مسلم کی طرح حق کو قبول کر لینا چاہیے۔ نبی ﷺ نے تکبر کی تعریف بھی یہی فرمائی ہے۔ تکبر حق کے انکار اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔ (مسلم) موصوف نے جتنی احادیث بھی نقل فرمائی ہیں ان سب کا تعلق حکومت و اقتدار والے خلیفہ ہی کے ساتھ خاص ہے، اور کسی بھی اختیار خلیفہ کا اس میں ذکر نہیں ہے، اور خلیفہ کے علاوہ کسی نائب یا قائم مقام یا کسی لشکر کے امیر وغیرہم کی بیعت کا بھی کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔ کیونکہ بیعت تو صرف صاحب اقتدار خلیفہ ہی کی ہوتی ہے۔ فافہم

ایک مقام پر میں نے لکھا کہ دنیا کی تاریخ میں اگر ایسا کوئی خلیفہ گزرا ہو تو اس کی ایک ہی مثال موصوف پیش کر دیں تو میری اس بات پر گرفت کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں کہ کیا دنیا کی تاریخ بھی کوئی دلیل ہے؟ اس جہالت کا اندازہ لگائیں کہ دنیا کی تاریخ میں آج تک ایسا کوئی خلیفہ گزرا ہی نہیں لیکن موصوف حق کو تسلیم کرنے کے بجائے خواہ مخواہ کا اعتراض کر کے سچائی کا انکار کر رہے ہیں۔ چلئے ہم موصوف ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ قرآن و حدیث سے "بے اختیار خلیفہ" کے لیے کوئی ایک ہی دلیل پیش فرما دیں۔ تاکہ آپ کا دعویٰ دلیل کے ساتھ ثابت ہو جائے۔ بینوا و تو جروا۔

ظاہر ہے کہ خلفاء اسی زمین پر اور اسی امت میں آئیں گے اور دنیا کی تاریخ واضح کرے گی کہ کونسا خلیفہ کب اور کس سن میں خلیفہ بنا تھا۔ اگر دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسا خلیفہ بھی آیا ہوتا جو بے اختیار خلیفہ تھا تو اس کا ذکر بھی یقیناً دنیا کی تاریخ میں ضرور ہوتا۔ لیکن تاریخ اس بات سے بالکل خاموش ہے۔ علاوہ ازیں سلف صالحین میں ایسے عظیم علماء گزرے ہیں کہ جو علم کے سمندر تھے اور قرآن و حدیث پر ان کی گہری نظر تھی، اور کتاب و سنت کی زبردست بصیرت ان کو حاصل تھی۔ موصوف ان ہی سے کسی ایک ہی عالم کا کوئی حوالہ اپنی تائید میں پیش کر دیں کہ انہوں نے یہ کہا ہو کہ کوئی شخص "بے اختیار خلیفہ" بھی بن سکتا ہے۔ بینوا و تو جروا۔

معلوم نہیں کہ موصوف پاکستان کے کس کونے کھدرے میں چند ساتھیوں کو جمع کر کے خلافت کے خواب دیکھ رہے ہیں اور اپنی نفسانی خواہش کے لیے قرآن و حدیث کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



احکامات تک کو بدلنے کے لیے کوشاں ہیں، کبھی ان کا کہنا ہے کہ ''پہلی بیعت کا حامل'' شخص خلیفہ بن جاتا ہے حالانکہ یہ موصوف کا من گھڑت فلسفہ ہے۔ کیونکہ ان کا خلیفہ بیس (۲۰) سال میں بھی خلیفہ نہ بن سکا۔ بتایئے کہ خلافت کے بغیر بھلا کوئی کیسے خلیفہ بن سکتا ہے؟ اور بغیر خلافت کے خلیفہ کی بات کرنا جہالت کی انتہاء ہے۔ جب مکان موجود ہوتا ہے تو اس کے رہنے والے اس کے مکین ہوتے ہیں، اور جب مکان ہی موجود نہ ہو تو اس کے رہنے والے کہاں سے آئیں گے؟ اور اس کی واضح مثال ان کے سامنے موجود ہے کہ ان کا نامزد خلیفہ بیس (۲۰) سال تک ''نام نہاد خلیفہ'' رہنے کے باوجود ''حقیقی خلیفہ'' نہ بن سکا، اور اسی محتاجی کی حالت میں انہیں دیارِ غیر برطانیہ میں موت آ گئی، اور وہ ایک غیر مسلم ریاست کے شہری کے طور پر دنیا سے روانہ ہوئے۔ کیا خلافت اس طرح کی بچکانہ حرکتوں سے حاصل ہو سکتی ہے؟

یاد رکھیں کہ خلیفہ بننے کے لیے خلیفہ صاحب نے یہ ایک خیالی پلاؤ تیار کیا تھا جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی کوئی حقیقت ہوتی تو قرآن و حدیث اور تاریخ میں اس طرح کے کسی ''بے اختیار خلیفہ'' کا ضرور کہیں نہ کہیں ذکر مل ہی جاتا، جبکہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔ میری ان لوگوں سے بھی یہ درخواست ہے کہ جو ان کے دھوکے میں آ چکے ہیں کہ وہ بھی ہوش کے ناخن لیں اور سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے ان ناسمجھ لوگوں سے علیحدہ ہو جائیں کیونکہ اسلام کے ساتھ اس طرح کا مذاق کرنے والوں کا ساتھ دینا اسلام سے غداری کے مترادف ہے، اور اب جبکہ خلیفہ صاحب جو اس فلسفہ کے بانی تھے وہی فوت ہو چکے ہیں تو ان کی وفات کے ساتھ ہی اس فلسفہ کو دفن ہو جانا چاہیے۔ امید ہے کہ اولــــــو ا الالباب اس بات پر ضرور غور و فکر کریں گے۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ۔ اور اگر خلیفہ صاحب ''خلافت کی خواہش سے بے نیاز'' تھے تو یہ تحریک پھر کس مقصد کے لیے چلائی گئی ہے! لگتا ہے کہ یہاں بھی دال میں کچھ کالا ہے بلکہ پوری دال ہی کالی ہے۔

خلیفہ کے لیے خلافت کا ہونا بنیادی شرط ہے:

خلیفہ کے لیے خلافت ایک بنیادی شرط ہے، اور اس شرط کی عدم موجودگی میں کوئی شخص

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com
134171



کبھی بھی خلیفہ نہیں کہلا سکتا۔ مثلاً کوئی شخص دعویٰ کرے کہ وہ بادشاہ ہے لیکن اس کے پاس بادشاہت نہیں ہے تو ایسے شخص کو لوگ کیا کہیں گے؟ اس کا جواب موصوف دیں۔ لیکن اس کے برخلاف یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ خلیفہ کے لیے طاقت و اقتدار کی شرط لگانا درست نہیں ہے اس لیے کہ خلیفہ طاقت و اقتدار کے بغیر بھی خلیفہ ہو سکتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ ''ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ''۔ غور فرمایئے کہ کس قدر جہالت کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی خانقاہ میں کسی گدی نشین خلیفہ کی بات آپ کر رہے ہیں تو ہم بھی کہتے ہیں کہ اس خلیفہ کے لیے طاقت و اقتدار شرط نہیں ہے۔ لیکن جس خلیفہ نے دنیا میں اسلام کو نافذ کرنا ہے اور اللہ کی زمین میں حق کے پرچم کو بلند کرنا ہے وہ طاقت اور اقتدار کے بغیر آخر کیسے خلیفہ بن سکتا ہے۔ اس سلسلہ کے بعض دلائل ملاحظہ فرمایئے:

(۱)...... ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ (النور: ۵۵)

''اللہ نے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وعدہ کر لیا ہے کہ انہیں زمین میں خلافت عطا فرمائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلافت عطا کی تھی اور ان کے اس دین کو جس کو اللہ نے ان کے لیے پسند کر لیا ہے مستحکم کر دے گا اور خوف کے بعد ان کو امن نصیب فرمائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو صرف میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور جو شخص اس (خوشخبری) کے بعد بھی کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو خلافت دینے کا وعدہ فرمایا اور اہل خلافت اللہ تعالیٰ کے قانون کو زمین پر نافذ کریں گے اور یہ طاقت و اقتدار کے بغیر ناممکن ہے معلوم ہوا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



کہ طاقت و اقتدار کے بغیر خلافت کا تصور ممکن نہیں ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس امت سے پہلے آئے ہوئے لوگوں کی خلافت کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ پہلے لوگوں ہی سے سیّدنا داود علیہ السلام کا ذکر ملاحظہ فرمائیں:

﴿ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴾ (ص: ٢٦)

"اے داود ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا، لہٰذا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو (یا ان پر حکومت کرو) اور خواہش نفس کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔"

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ...... ﴾ (ص: ٢٠)

"اور ہم نے ان کی سلطنت و حکومت مضبوط کر دی تھی۔"

تیسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ﴾

(البقرة: ٢٥١)

"اور داود علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا اور اللہ نے اسے بادشاہی اور حکمت عطا کی اور اس علم ہی سے اس کو سکھایا جس میں سے وہ چاہتا ہے۔"

مزید خلافت و حکومتوں کے لیے ملاحظہ فرمائیں: سورہ یوسف: ٥٦ جس میں سیّدنا یوسف علیہ السلام کی بادشاہت کا ذکر ہے۔ نیز سیّدنا سلیمان علیہ السلام (ص: ٣٥، ٣٦، النمل: ١٥، ١٦) سیّدنا ذوالقرنین علیہ السلام (سورہ الکھف: ٨٤) وغیرہ۔

(٢)...... ﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴾ (الحج: ٤١)

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ صلوۃ قائم کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



گے، زکوۃ دیں گے، معروف کا حکم کریں گے، منکر سے روکیں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔''

اس آیت سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب کبھی اہل ایمان کو زمین میں اقتدار عطا فرمائیں گے تو وہ نماز کے نظام کو قائم کریں گے اور زکوۃ کا نظام بھی قائم کریں گے اور لوگوں کو نیکی کا حکم دیں گے اور برائیوں سے منع کریں گے، اور آخر میں واضح فرمایا کہ تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور خلافت قائم کرنا اور دنیا میں اسلام کو سر بلند کرنا اللہ کے اذن کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو بھی خلافت دے گا اور کبھی وہ خلافت سے محروم ہوں گے۔

(۳)...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((انمـا الامـام جنة يقاتل من و رائه و يتقى به فان امر بتقوى الله و عدل فان له بذ لك اجراً و ان قال بغيره فان عليه منه .)) ❶

''امام (خلیفہ) ڈھال کی مانند ہے جس کے پیچھے (یعنی سربراہی اور ماتحتی میں دشمنوں سے) جنگ کی جاتی ہے اور جس کی نگرانی میں امن و عافیت حاصل کی جاتی ہے، پس جو خلیفہ اللہ سے ڈر کر اس کے حکم کے مطابق حکمرانی کرے اور انصاف سے کام لے اس کو اس کے سبب اجر ملے گا اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔''

یہ حدیث بالکل واضح کر رہی ہے کہ طاقت و اقتدار کے بغیر خلیفہ کا کوئی تصور ہی اسلام میں موجود نہیں ہے بلکہ خلیفہ کا مطلب ہی طاقت و اقتدار ہے۔ خلیفہ اور امام ڈھال کی مانند ہوتا ہے کہ جس کی پشت پناہی میں جہاد کیا جاتا ہے اور یہ چیز طاقت و اقتدار کے بغیر ناممکن ہے۔

(۴)...... ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

❶ بخاری: ۲۹۵۷، مسلم: ٤٧٧٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قَدِيْرٌ ۝﴾ (آل عمران: ٢٦)

''آپ کہہ دیجئے، اے اللہ، اے بادشاہی کے مالک، تو ہی دیتا ہے بادشاہی جس کو چاہے اور تو چھین لیتا ہے بادشاہی جس سے چاہے اور تو عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور تو ہی ذلت دیتا ہے جس کو چاہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں۔ یقیناً تو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔''

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ بادشاہت اور خلافت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہے خلافت سے نواز دے اور جس سے چاہے بادشاہت وخلافت چھین لے۔ نیز عزت وذلت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۵)...... ﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝﴾ (النساء: ٥٤)

''اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کو جو کچھ عطا فرمایا تو کیا یہ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں؟ پس تحقیق ہم نے دی آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت اور ہم نے ان کو عظیم بادشاہت بھی عطا فرمائی۔''

اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم کو کتاب وحکمت کے علاوہ عظیم بادشاہتیں بھی عطا فرمائیں تھیں:

(٦)...... ﴿وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾

(المائدہ: ٢٠)

''اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر (اللہ تعالیٰ نے) فرمائی، جب اس نے تمہارے اندر انبیاء بنائے اور اس نے تمہیں بادشاہ بنایا اور اس نے تمہیں وہ کچھ دیا کہ جو اس نے جہاں والوں میں سے کسی کو نہیں دیا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یہ چند آیات نقل کی گئی ہیں اور جن کے نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حکومت و خلافت اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اور وہ جس قوم کو چاہتا ہے اسے عطا فرما دیتا ہے اور اہل ایمان سے بھی اس کا وعدہ ہے کہ جب وہ پختہ ایمان لائیں گے، صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ نیز وہ نیک اعمال کے پیکر بنیں گے تو انہیں بھی اللہ تعالیٰ خلافت وحکومت عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ خلیفہ طاقت واقتدار کا مالک ہوتا ہے اور اس کے دلائل ہم نے پیش کر دیے ہیں۔ والحمد للہ علی ذلك۔

موصوف ایک مقام پر لکھتے ہیں: محترم قارئین! ابو جابر صاحب دنیا میں موجود خلافت ابوعیسیٰ کا انکار محض اس وجہ سے کر رہے ہیں کیونکہ وہ معاملے کا پورا علمی احاطہ نہیں کر سکے ہیں اور ایسا ابو جابر صاحب ہی سے نہیں ہوا بلکہ پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَ لَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (یونس : ۳۹)

''حقیقت یہ ہے کہ جھٹلایا انہوں نے ان باتوں کو جن کا وہ پورا علمی احاطہ نہیں کر سکے ہیں اور جن کی حقیقت ابھی ان کے سامنے واضح نہیں ہو سکی ہے، اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، سو دیکھ لو کیا ہوا انجام ظلم کرنے والوں کا۔''

ابو جابر صاحب کی طرف سے معاملے کا پورا علمی احاطہ نہ کر سکنے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ وہ قرب قیامت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے صرف امام مہدی کو خلیفہ مان رہے ہیں جبکہ خود امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت ایک خلیفہ کی موت کے بعد ہوگی جس سے واضح ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے صرف امام مہدی ہی خلیفہ نہ ہوں گے بلکہ ان سے پہلے ہی سلسلہ خلافت قائم ہو چکا ہوگا اور امام مہدی اس سلسلہ خلافت ہی کے ایک خلیفہ ہوں گے جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کہ ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف پیدا ہوگا، بنو ہاشم کا ایک آدمی مکہ آئیگا، لوگ اسے گھر سے نکال کر لے آئیں گے اور رکن اور مقام (ابراہیم) کے درمیان اس کی بیعت کرلیں گے، پھر شام سے ایک لشکر اس کی طرف چڑھائی کرے گا جب وہ مقام بیضاء میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا پھر عراق اور شام سے علماء و فضلاء اس کے پاس (بیعت کے لیے) آئیں گے۔ ❶

**الجواب:** ابو جابر اپنے آپ کو ایک طالب علم ہی سمجھتا ہے، البتہ دینی مسائل میں، تحقیق کا دلدادہ ہے اور بغیر تحقیق کے کسی حدیث سے اس وقت تک استدلال نہیں کرتا جب تک کہ اس حدیث کا صحیح ہونا واضح نہ ہو جائے۔ موصوف نے امام مہدی سے پہلے ایک خلیفہ کے ثبوت کے لیے طبرانی کی ایک روایت سے استدلال کیا ہے اور اصل کتاب کی بجائے محمد اقبال کیلانی صاحب کی کتاب ''علامات قیامت'' سے اس روایت کو نقل کیا ہے لیکن اس روایت کی سند تک کا موصوف کو پتہ نہیں ہے۔ موصوف کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کی پیش کردہ یہ روایت ضعیف ہے۔ ❷

حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث قتادہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ❸

موصوف کے احاطہ علمی کا عالم یہ ہے کہ انہوں نے اصل کتاب کے بجائے علامات قیامت کا سہارا اختیار کیا اور اس روایت کی سند تک نہیں دیکھی، اور ابو جابر پر یہ الزام تھوپ دیا کہ وہ اس معاملہ کا پورا علمی احاطہ نہ کر سکے۔ بہر حال واللہ اعلم بالصواب۔ ممکن ہے کہ امام مہدی سے پہلے کچھ خلفاء آ جائیں، لیکن ان کا حقیقی علم صرف اللہ رب العالمین ہی کے پاس

---

❶ طبرانی: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا (ماخوذ از کتاب ''علامات قیامت کا بیان'' محمد اقبال کیلانی ص۱۹۲) (ص ۴۳، ۴۷)۔

❷ اس روایت کی تحقیق و تخریج ملاحظہ فرمائیں: مسند احمد: ٦/٣١٦، ابو داؤد: ٤٢٨٦، مسند ابی یعلیٰ: ٦٩٤٠، مصنف ابن ابی شیبه: ١٥/٤٥، ٤٦ و الطبرانی فی الکبیر ٢٣/(٩٣٠) مستدرك ٤/٤٣١ وقال شعیب الارنووط و اصحابه: حدیث ضعیف لابهام صاحب ابی خلیل، ولاضطراب قتادة فیه (الموسوعة الحدیثية، مسند الامام احمد بن حنبل (٤٤/٢٨٧).

❸ ابو داؤد: ٤٢٨٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ البتہ ان خلفاء میں کوئی بے اختیار خلیفہ نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ موصوف کے افلاس علمی کا یہ عالم ہے کہ وہ ان قرآنی آیات اور احادیث تک سے واقف نہیں ہے کہ جن میں بااختیار خلیفہ اور خلافت کا ذکر ہے اور جن میں سے بعض کو ہم نے اوپر نقل کر دیا ہے۔ موصوف کو چاہیے کہ وہ ان آیات واحادیث کا اچھی طرح مطالعہ کریں تاکہ ان کے علم میں اضافہ ہو جائے۔

فتنہ تکفیر:

امت مسلمہ کی یہ بدنصیبی ہے کہ اس امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے گروہ اور پارٹی کے علاوہ دنیا کے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دے ڈالا۔ ابھی حال ہی میں عذاب قبر کے منکرین نے عذاب قبر پر ایمان رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دے دیا اور امت مسلمہ کے بڑے بڑے اماموں اور محدثین کو بھی انہوں نے معاف نہیں کیا۔ حالانکہ علم وتحقیق کے لحاظ سے یہ گروہ جاہلوں کا ایک گروہ ہے اور قرآن کریم کی چند آیات سے استدلال کرتے ہوئے یہ عذاب قبر کا انکار کرتے ہیں، اور احادیث صحیحہ کو بھی یہ جھٹلاتے ہیں اور یہ ہر جگہ جہالت کے جھنڈے گاڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ (آمین)

دوسرا فرقہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ والوں کا ہے یہ بھی اپنے فرقہ کے علاوہ دنیا کے تمام مسلمانوں کو غیر مسلم سمجھتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ جو شخص ہمارے امیر کی بیعت نہیں کرتا اور بیعت کر کے ہماری جماعت میں شامل نہیں ہوتا تو وہ غیر مسلم ہے۔ حالانکہ یہ فرقہ خود طاغوتی حکومت سے رجسٹرڈ ہے یعنی انہیں طاغوت نے مسلم قرار دیا ہے۔ طاغوت کے حکم کو ماننے والے اپنے متعلق غور کریں کہ ان کا کیا مقام ہے؟

اس کے علاوہ منکرین حدیث کے مختلف گروہ جو احادیث صحیحہ کا انکار کرتے ہیں اور قرآن کریم کی تفسیر وتشریح احادیث صحیحہ کے بجائے اپنے خود ساختہ اقوال اور اپنی ذاتی رائے سے کرتے ہیں اور قرآن کریم میں تحریف کے بھی مجرم ہیں، اور ماضی میں خوارج اور دیگر باطل فرقوں کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ میں نے اپنے مضمون کے شروع میں تکفیری فرقوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پر ایک مضمون لکھا تھا، جس کا مقصد یہ تھا کہ ان تکفیری فرقوں کی کسی نہ کسی طرح اصلاح ممکن ہو سکے۔ شروع میں ابوعیسیٰ الرفاعی صاحب کی جماعت المسلمین کے متعلق مجھے یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ یہ لوگ بھی تکفیری ہیں۔ لیکن محترم عبدالرزاق صاحب کی وضاحت سے معلوم ہوا کہ یہ جماعت تکفیری نہیں ہے۔ میں نے یہ مضمون اپنی کتاب عذاب قبر کی حقیقت کے شروع میں بھی لگایا ہے اور جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے رد میں لکھی گئی کتاب کے شروع میں لگانے کا بھی ارادہ ہے۔ بہرحال یہ انتہائی خوشی کا مقام ہے ابوعیسیٰ الرفاعی صاحب کی جماعت تکفیری نہیں ہے چنانچہ جناب عبدالرزاق صاحب لکھتے ہیں:

جماعت المسلمین رجسٹرڈ اور جماعت المسلمین اور ان کا امام (خلیفہ) جماعت المسلمین رجسٹرڈ والے اپنی جماعت کو کل امت مسلمہ قرار دیتے ہیں اور اس کے باہر کے تمام کلمہ پڑھنے والوں کو بھی کافر قرار دیتے ہیں جبکہ جماعت المسلمین اور ان کے امام (خلیفہ ابوعیسیٰ) کا اس حوالے سے درج ذیل عقیدہ ہے:

دیگر احادیث کی بنا پر حدیث حذیفہ کے الفاظ "جماعة المسلمين و امامهم" کا اردو میں ترجمہ ''مسلمین کی جماعت گروہ یا ملت اور ان (یعنی مسلمین) کا امام'' بنتا ہے۔ جماعت المسلمین: اہل تفرق گروہوں اور ملتوں کے مقابل ''مسلمین کا اہل حق گروہ'' ہوتا ہے جبکہ ان (یعنی مسلمین) کا امام: ''خلیفہ'' ہوتا ہے۔ احادیث میں ''جماعت المسلمین'' کو ''الجماعۃ'' اور ''جماعت'' بھی کہا گیا ہے جبکہ خلیفہ کو امیر، امام اور سلطان بھی کہا گیا ہے۔

اولین جماعت المسلمین صحابہ رضی اللہ عنہم پر مشتمل تھی، صحابہ رضی اللہ عنہم سب کے سب جماعت المسلمین تھے، اس وقت امت مسلمہ اور جماعت المسلمین ایک ہی چیز تھی پھر جب امت مسلمہ/ مسلمین کے اندر اہل بدعت فرقوں نے سر اٹھایا تو انہیں ''اہل بدعت و الفرق'' کہا جانے لگا ان کے مقابلے میں صحابہ رضی اللہ عنہم اور وہ لوگ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقے پر قائم تھے اور ساتھ خلیفہ کی قیادت میں مجتمع تھے انہیں ''اہل سنت و الجماعۃ'' کہا جانے لگا، لوگوں کی طرف سے اختیار کیا گیا۔ ''اہل سنت و الجماعۃ'' نام جماعت المسلمین ہی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اجتہادی نام ہے البتہ وحی کے الفاظ میں ''جماعت المسلمین'' جماعت'' اور ''الجماعۃ'' ہی کے نام ملتے ہیں۔

آج کے دور میں جماعت المسلمین کا امت مسلمہ نہیں بلکہ امت کے تہتر گروہوں اور ملتوں میں سے وہ گروہ ملت ہے ''جو صرف حق یعنی: ''کتاب وسنت پر اس کی اتباع میں کوئی تفرق (ملاوٹ وکمی بیشی) کیے بغیر محض اسی طرح سے قائم ہے جیسے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم قائم تھے۔''

خلیفہ ابوعیسیٰ کی بیعت میں مجتمع جماعت المسلمین کے لوگ جماعت المسلمین سے باہر کے تمام کلمہ پڑھنے والوں کے ''کافر'' ہونے کے عقیدے کو بدترین خارجیت سمجھتے ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے امام کے زیر بیعت لوگوں کے علاوہ تمام کلمہ پڑھنے والوں کے ''گمراہ'' ہونے کا عقیدہ بھی نہیں رکھتے ہیں بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے امام کے زیر بیعت لوگوں کے علاوہ بھی دنیا میں بے شمار اہل حق ہیں، اس کی اتباع میں کوئی تفرق کئے بغیر محض اسی طرح سے قائم ہے جیسے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم قائم تھے، خواہ وہ فرد دنیا کے کسی بھی حصے میں مقیم ہے، خواہ وہ فرد ابھی ان کے امام کی بیعت کر چکا ہے یا (خبر نہ پہنچنے یا کسی دلیل وتاویل کی بنا پر) ابھی بیعت نہیں کر سکا ہے۔

جماعت المسلمین کے لوگ امام شرعی ''خلیفہ'' کی بیعت نہ کرنے والوں کے جاہلیت کی موت مرنے کا خدشہ رکھتے ہیں مگر وہ اس جاہلیت کو کفر نہیں جانتے بلکہ دور جاہلیت کی بدنظمی و گروہ بندی سمجھتے ہیں جبکہ وہ اس جاہلیت (بدنظمی وگروہ بندی) کی موت کا خدشہ بھی صرف اس شخص کے حوالے سے رکھتے ہیں جس کو بات پہنچ جائے پھر بھی وہ بغیر کسی دلیل وتاویل کے بات کو رد کر دے۔ خلیفہ کی جماعت والے جاہلیت کو کفر نہ سمجھنے کے باوجود اس جاہلیت سے خود بچنے اور اہل ایمان کو بچانے کے لیے کوشاں ہیں؟ اس لیے کہ جاہلیت کی یہ حالت تفرق فی الدین اور تفرق فی الامت کی خطرناک حالت ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اس حالت سے سخت خفا ہیں اور اس حالت کے ساتھ امت کا مغلوبیت سے نکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کر دوبارہ غلبہ حاصل کرنا ناممکن ہے (سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہی کچھ اور چاہے)۔
جماعت المسلمین رجسٹرڈ والے اپنے آپ کو صرف ''مسلم'' کہلاتے ہیں جبکہ خلیفہ کی جماعت المسلمین والے اپنے ساتھیوں کو ''مسلمین'' کے علاوہ ''مومنین'' اور ''عباداللہ'' بھی کہتے ہیں کیونکہ نبی ﷺ کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان کے یہ نام رکھے ہیں۔

❀ طاغوت سے کفر و اجتناب کرنا توحید کا اصل الاصول ہے اور طاغوتی، قوانین کی اطاعت واضح طور پر شرک ہے جبکہ شرک سب سے بڑا کفر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ بغیر توبہ معاف نہیں کرتا جبکہ امام کی بیعت نہ کرنا کفر نہیں ہے، اس بنا پر خلیفہ کی بیعت میں مجتمع جماعت المسلمین والے طاغوت سے کفر واجتناب (مسئلہ توحید وشرک) کو اولیت دیتے ہیں اور امام کی بیعت کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں، جماعت المسلمین والے ہر اس شخص کو اپنا بھائی جانتے ہیں جو توحید پر قائم ہے، شرک پر قائم نہیں ہے اور اہل شرک سے جماعتی تعلق نہیں رکھتا ہے خواہ وہ ابھی بعض عام گناہوں میں مبتلا کیوں نہ ہو اور اس نے ابھی ان کے امام کی بیعت نہ کی ہو۔ درج بالا کے برعکس ''جماعت المسلمین رجسٹرڈ'' والے اپنے امام کی بیعت نہ کرنے والوں کو تو کافر قرار دیتے ہیں جبکہ وہ خود طاغوت کی عدالتوں میں مقدمات دائر کرتے ہیں، طاغوت کے ایسے محکموں میں ملازمتیں کرتے ہیں جو طاغوتی قوانین بناتے و نافذ کرتے ہیں اور انہوں نے طاغوتی شرائط پر اپنی جماعت المسلمین کو طاغوت کے پاس رجسٹرڈ بھی کروا رکھا ہے جبکہ یہ سب امور شرک ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ والے امام کی بیعت کو اولیت دیتے ہیں اور اپنے امام کی بیعت نہ کرنے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں جبکہ طاغوت سے کفر و اجتناب (مسئلہ توحید و شرک) کو بالکل اہمیت نہیں دیتے ہیں یوں جماعت المسلمین رجسٹرڈ والے عام گناہ (یعنی امام کی بیعت نہ کرنے وغیرہ) کی بنا پر لوگوں کو کافر قرار دینے کی بنا پر ''خوارج'' کی طرح ہیں اور شرک جیسے عظیم گناہ کو ہضم کر جانے کی بنا پر ''مرجیہ'' سے چار ہاتھ آگے ہیں۔

محترم قارئین! آپ نے دیکھا کہ منکرین حدیث کے مختلف فرقوں میں منکرین عذاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قبر، عثمانی برزخی فرقے، جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے گمراہ کن عقائد اور خلیفہ ابوعیسیٰ کی قیادت میں مجتمع ہونے والی جماعت المسلمین کے عقائد میں کتنا بڑا فرق ہے اس کے باوجود ابو جابر صاحب کی طرف سے ان گمراہ فرقوں کے ساتھ خلیفہ والی جماعت المسلمین کا ذکر کرنا اس جماعت کے خلاف محض منفی تاثر بازی کی کوشش کے سوا اور کیا ہے۔ (ص ۱۲، ۱۳، ۱۴)

موصوف کی وضاحت سے ان کی جماعت کے متعلق تکفیر کے سلسلہ میں جو منفی تاثر تھا وہ ختم ہو گیا ہے، البتہ میں نے اس سلسلہ میں صحیح احادیث کو جمع کیا تھا اور کسی جماعت کو نشانہ نہیں بنایا تھا البتہ جو تکفیری جماعتیں ان احادیث کی زد میں آتی ہیں انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ موصوف نے ان احادیث کا جواب دینے کی بھی کوشش کی ہے اور ان احادیث کو اہل حدیث اور راقم الحروف پر فٹ کرنے کی کوشش کی ہے۔

حالانکہ ان احادیث کا جواب دینے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ، اگر یہ علامات آپ کی جماعت میں موجود نہیں ہیں تو پھر پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ موصوف کی اہل حدیث پر ہرزہ سرائی کے جواب میں بہت کچھ لکھا جا سکتا تھا لیکن میں نے اس مضمون کو مختصراً لکھنے کا ارادہ کیا تھا اس لیے میں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں البتہ اہل حدیث پر تفصیل کے لیے میری کتاب "الفرقة الجديدة" کا مطالعہ مفید رہے گا۔ نیز اہل خلافت کے افراد کو چاہئے کہ وہ قرآن و حدیث کو فہم سلف صالحین کی روشنی و تناظر میں دیکھیں اور سلف صالحین کے متفقہ فہم کو اختیار کر کے اجماع امت کی راہ کو اختیار کر لیں تاکہ جس طرح وہ اپنے فہم سے ''بے اختیار خلیفہ'' کی خلافت کے قائل ہوئے ہیں تو اس طرح وہ دیگر مسائل میں بھی امت مسلمہ سے بے سبب اختلاف و انتشار کا شکار نہ ہوں۔ کیونکہ جب کوئی شخص دین اسلام کے اتفاقی مسائل میں بھی کوئی نئی راہ اختیار کرتا ہے تو اس کے پیچھے اس کی کوئی غرض و غایت اور خواہش چھپی ہوتی ہے کہ جسے وہ اسلام کا نام دے کر دین سے ناواقف لوگوں کو بے وقوف بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مجھے امید ہے کہ میری اس تحریر کو اہل خلافت اصلاح کی نیت سے پڑھیں گے اور اس تحریر میں اگر کوئی بات خلاف واقعہ نظر آئے تو اس کی نشاندہی فرمائیں گے۔ اور اگر انہیں اس تحریر میں کچھ سختی نظر آئے تو اسے جوش کتابت سمجھ کر نظر انداز کر دیں کیونکہ میرے لکھنے کا مقصد صرف اور صرف اصلاح ہے اور بس۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس پرفتن دور میں ایمان پر قائم رکھے اور قرآن و حدیث کی پیروی کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین) هذا ماعندي الله اعلم بالصواب ۔ کتبه ابو جابر عبد الله دامانوی۔ ۳۰ ذوالقعده ۱۴۳۵ هجری بمطابق ۲٦ ستمبر ۲۰۱٤ء بروز جمعة المبارك

## آخری بات......ایک انتہائی اہم نکتہ؟:

بنو ہاشم کو دنیا کی خلافت کبھی نہیں ملے گی؟

اہل خلافت نے جناب ابوعیسیٰ محمد علی الرفاعی الحسینی الہاشمی القرشی رحمہ اللہ کو اپنا خلیفہ بنایا اور اس کے لیے بیعت کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا اور آخر کار وہ بیس (۲۰) سال کے بعد برطانیہ میں وفات پا گئے۔ واضح رہے کہ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہاشمی کبھی بھی خلیفہ نہیں بن پائے گا یہاں تک کہ جب امام مہدی جو ہاشمی ہوں گے خلیفہ بن جائیں گے تو پھر قیامت قریب آ جائے گی، لیکن اس مسئلہ کا علم اہل خلافت کو بالکل نہیں ہے چنانچہ اس سلسلہ کی دو اہم احادیث ملاحظہ فرمائیں:

**حدیث**(۱): ((وقال غير واحد، عن شبابه بن سوار قال: حدثنا يحيى بن اسماعل بن سالم الاسدي قال: سمعت الشعبي يحدث عن ابن عمر.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مکہ میں تھے کہ آپ کو اطلاع ملی کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ عراق کی طرف روانہ ہوئے ہیں تو آپ تین دن مسافت طے کر کے ان سے جا ملے اور پوچھا کہ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟۔ انہوں نے جواب دیا۔ عراق اور ان کے پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(کوفیوں) کے خطوط بھی تھے اور انہوں نے کہا کہ یہ ان کے خطوط اور بیعت ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان کے پاس نہ جائیے لیکن انہوں نے انکار کیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کو ایک حدیث سناتا ہوں کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو دنیا و آخرت کے درمیان اختیار دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو اختیار کیا اور دنیا کو نہ چاہا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے ہیں اور اللہ کی قسم آپ میں سے کوئی شخص کبھی دنیا کا حکمران نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے ہٹا کر اس چیز کی طرف پھیر دیا ہے کہ جو تمہارے لیے بہتر ہے لیکن حسین رضی اللہ عنہ نے واپس جانے سے انکار کر دیا پس ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو گلے لگا لیا اور رو پڑے اور کہا: اے مقتول میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کافی کوشش کی کہ وہ کسی طرح سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو واپس لے آئیں لیکن وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حدیث کے تناظر میں یہ معلوم تھا کہ:

(۱)...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو دنیا کی امارت نہیں ملے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دین کا امام بنایا ہے اور آخرت کا اعلیٰ مقام ان کے لیے ہے۔

(۲)...... سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کوفہ کے قریب کربلا میں شہید ہو جائیں گے اسی وجہ سے انہوں نے آخری کلمات یہی کہے کہ اے قتیل میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

**حدیث(۲)**: ((وقال یحییٰ بن معین: حدثنا ابو عبیدہ، حدثنا سلیم بن حیان، عن سعید بن مینا قال: سمعت عبد اللّٰہ بن عمر و یقول.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے فیصلہ کی طرف

---

❶ مجمع الزوائد ۹/۳۰۸، (۱۵۱۳۰) وقال الھیثمی: رواہ البزار ۲۶۴۳، ۲۶۴۴ و الطبرانی فی الاوسط ۶۰۱ و رجال البزار ثقات۔ تاریخ دمشق ۱۴/۲۰۲، سیر اعلام النبلاء ۴/۴۱۰)۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: اہل عراق برے لوگ ہیں انہوں نے آپ کے باپ کو قتل کیا اور آپ کے بھائی کو مارا (زخمی کر دیا) اور انہوں نے (بہت کچھ) کیا اور کیا۔ (السیر ۴/۴۱۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سبقت کی ہے اللہ کی قسم اگر میں ان کو پالیتا تو انہیں جانے نہ دیتا سوائے اس کے کہ وہ مجھے مغلوب کر لیتے۔ بنی ہاشم سے اس حکومت کا آغاز ہوا اور بنی ہاشم ہی پر اس کا اختتام ہوگا پس جب تو دیکھے کہ کوئی ہاشمی بادشاہ بن گیا ہے تو زمانہ ختم ہو جائے گا قیامت قریب آ جائے گی امام مہدی محمد بن عبداللہ جب حکمران ہوں گے تو قیامت قریب آ جائے گی۔ ❶

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے ساتھ یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ فاطمی جھوٹے لے پالک تھے۔ انہوں نے مصر میں جو حکومت قائم کی تھی اس میں دعویٰ کیا تھا کہ وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہیں جب کہ ان کا یہ دعویٰ جھوٹا تھا اور وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے نہ تھے جیسا کہ کئی آئمہ کرام نے اس کی وضاحت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس پرفتن دور میں ایمان پر قائم رکھے اور قرآن و حدیث کی پیروی کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین) هذا ماعندی الله اعلم بالصواب

جب میں نے اپنا مضمون مکمل کر لیا تھا تو ایک انتہائی مخلص ساتھی کے ذریعے مجھے معلوم ہوا اور جن کا اسم گرامی ابو اسجد محمد صدیق رضا حفظہ اللہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے جناب ابوعیسیٰ الرفاعی الہاشمی رحمہ اللہ کا بیان سنا تھا جس میں انہوں نے اہل حدیث کو اپنا بھائی قرار دیا تھا۔ جسے سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی، اور مجھے امید ہوگئی کہ اہل خلافت اور اہل حدیث میں کوئی زیادہ دوری نہیں ہے اور بے اختیار خلیفہ کا معاملہ ایک غلط فہمی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ ایک وقت آئے گا کہ یہ دونوں جماعتیں ایک ہو جائیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ العزیز۔

www.kitabosunnat.com

کتبہ ابو جابر عبداللہ دامانوی

۵ رجب ۱۴۳۷ھ

بمطابق ۱۳ اپریل ۲۰۱۶ء بروز بدھ

المکتبۃ الرحمانیۃ
نمبر 134171

❶ تاریخ دمشق: [illegible] وإسناده صحيح، البداية والنهاية: ۸/ ۱۶۰ - ۱۶۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

# بے اختیار خلیفہ کی حقیقت

ادارۃ الاسلام کیماڑی کراچی